إن من الشعر لحكمة وإن من البيان لسحرا
الحمد لله والمنہ کہ یہ مجموعہ سخندانی گنجینہ شیوا زبانی آئینہ شیرین بیانی یعنی
دیوان اطہر ملتانی
موسوم باسم تاریخی
نیرنگ خوش بیانی
باہتمام خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار
قومی پریس واقع لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لٹاتا ہون مین گنجِ شائگان توحیدِ یزدانکا
مرا سینہ ہے گنجینہ دُرِ تصدیق و

رہی اک عمر سبکو جستجوی گوہرِ معنی
مرے دلمین ملا آخر پتا اس گ

خمارِ کیفِ ہستی سو رہا بتک سر مین کہتا ہون
پیا تہا ایک ہی جرعہ ازل مین جام

بہرے ہین گوہرِ اسرار لاکہون میرے دامن مین
مراد آجکل غوّاص ہی دریای غ

پسینا آگیا ہر عضو مین فرطِ تگاپو سے
سمندِ فکر کو جب عرصہ گاہِ حمد مین

صفات و ذات تیری ای خدا بالذّات واجب ہین
نہین ہی دخل تیری بارگہ مین نقص

پے ادراک شہبازِ تفکر گو اڑا برسون
تہا پایا آجتک لیکن کنارہ عزت و ش

کلیات

طالب ملتانی

یعنی

نیرنگ خوش بیانی — حدائق نعت خوانی — چمن تواریخ

۱۳۰۹ھ — ۱۳۱۰ھ — ۱۳۱۰ھ

طبعزاد جناب منشی خدا بخش صاحب طالب ملتانی شاگرد حضرت شوق نیموی عظیم آبادی

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک قومی پریس کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار

۱۸۹۳ع

قومی پریس لکھنؤ مین چھپا

مفید کتابین

لوح محفوظ

یہ کتاب حزب البحر کی شرح ہے جسکو فقیر نے نہایت جانفشانی سے تالیف کیا ہے اسمین حزب البحر کے پڑھنے کی ترکیب مع دیگر عملیات نہایت شرح وبسط سے لکھی ہے۔ قیمت فی جلد۔ ۸/

غایۃ التسہیل

یہ رسالہ ناقصون کے علاج مین فقیر کی تالیفات سے نہایت بے نظیر ہے۔ نایاب نایاب نسخے اسمین لکھے ہین۔ جن حضرات کے پاس ناقص ہون وہ ضرور اس رسالے کی خریداری کرین۔
قیمت فی جلد۔

ذباح البقر

اسمین گاؤکشی کی بحث نہایت صاف صاف طور پر لکھی گئی ہے۔ اسکے ساتھ رسالہ تذئیل بھی ملحق ہے۔ جسمین بزرگانِ دین کی قدمبوسی و دستبوسی کا بیان ہے۔ حضرت مؤلف کی نظر ثانی اور محو و اثبات کے بعد دوبارہ چھپا ہے۔
قیمت فی جلد۔

المشتہر

حکیم سید محفوظ الحق واصل۔ عظیم آبادی۔ شاگرد مولانا شوق نیموی
شہر پٹنہ۔ کنگھیا ٹولہ۔ لال پھاٹک

رسول اللہ کا جب تو نے لا احصی ثنا کہہ بس ہے
کمالِ شکر کیا ہو مجھسے تیری لطف و احسانکا

مری اقلیم دل پر نفس سرکش نے چڑہائی کی
خدا کے ہاتھ ہے بچنا متاع دین و ایمان کا

ندامت سے اگر یونہین رہی جاری مری آنسو
کسی دن تو ہو ہی ڈالونگا مین وفتر اپنے عصیانکا

اگر مانع نہوتی آیت لا تقنطو یا رب
تو بنتا کثرتِ عصیان سے دل گہرایں حرمانکا

پڑا ہون لطمۂ موج بلا مین دستگیری کر
ڈبو دیگا وگرنہ جزر و مد اس بحر عصیانکا

بنانا خضر راہِ منزلِ تقوی مرے دلکو
اگر بہولے سے ہون ہر و طریق زشت شیطان کا

مرے مان باپ کی کر مغفرت اپنی کرم سے
مجھے بھی بخشدے صدقہ رسولِ جن و انسانکا

جزاک اللہ طالب تو نے کیا اچھی غزل لکھی
کہ ہے روح القدس بھی آفرین خوان تیرے دیوان کا

ہوا لکہا وصف مین نے عارضِ محبوب یزدانکا
بنا ہر صفحۂ دیوان نمونہ باغ رضوان کا

یہانتک گرمیِ سودای خورشید رسالت ہے
بہار چاک دامن پر ہے جوبن صبح خندانکا

کہلائے وہ گلِ عشقِ محمد گلشن دل مین
کہ نکلا طائرِ سدرہ بھی طوطی اس گلستانکا

غسالہ پاے اقدس کا ملا جس خضر طالع کو
کبھی بہولے سے بھی خواہان نہین وہ آب حیوانکا

منور آپکی خاکِ قدم سی دیدۂ دل ہین / مری آنکہون کو آگے کیا ہچی سرمۂ صفاہان کا

شبِ معراج پہونچا برقِ آسا لامکان دم مین / براق اوس یکہ تازِ عرصۂ اسریٰ نی جب ہانکا

مقرر قاب قوسین آپکا اک رتبۂ ادنیٰ ہے / کہ اکو اور نی ہی قرب ظاہر ہی محبوبِ یزدان کا

لگایا کحل مازاغ البصر جب شاہ اکو حق نے / تو پردہ چشمِ دل سے اوٹھہ گیا اسرارِ پنہان کا

کہین ہے افضل و اعلیٰ گمان و وہمِ انسان سے / خدا ہی جانتا ہے مرتبہ اوس صاحبِ شان کا

یہی ہے آرزوی دل کہ جا پہونچون مدینے مین / کرون اظہار سارا حال اپنے شوقِ پنہان کا

لگاؤن سرمۂ خاکِ حریمِ روضۂ اقدس / نکالون مین غبار اپنے دل و جانِ پُر ارمان کا

پڑہون اشعارِ نعتیہ حضورِ سرورِ عالم / بنون اسکے صلے مین مستحقِ لطفِ فراوان کا

شفاعت ہو مری بہی حشر مین یا شافعِ امت / نواسون کا تصدق اور صدقہ شاہِ جیلان کا

رہون مین آپ ہی کے سایۂ دامانِ رحمت مین / نہ حورون کی ہے کچہہ خواہش نہ مین طالب ہون رضوان کا

جو نعتِ پاک مین لکہی غزل یہ مین نے اے طالب
مرا دیوان ہمپایہ ہوا دیوانِ حسّان کا

نظر آنے لگا عالم چراغِ زیرِ دامان کا / جو منہ اپنا شبِ وصل اوس پری نے شرم سے ڈھانکا

کسی یوسف لقا کی آرزوئین بند رہتی ہین
ہے عالم خانۂ دل مین مرے کنعان کے زندان کا

ہوا کہائی جو مثل بوی گل وحشت تجرد کی
نہ اولجہا میری دامن سے کوئی کانٹا بیابان کا

کسی کی کاکل پر پیچ کا سایہ پڑا اس پر
نہین بے وجہ ہرگز پیچ کہانا عشق پیچان کا

مرے زخم جگر پہٹتے چلے جائینگے اے قاتل
لگا دے آج اک تار نظر کا ہمین تو ٹانکا

مری بالین پہ چالیس دن تک بیکسی روئی
کیا اوس نے ہی سوگ آوارۂ شام غریبان کا

الٰہی شکر ہے ہر زخم دل کو اپنے پاتا ہون
دعا گو تیغ قاتل کا ستائش گر نمکدان کا

بہار عیش مین یہ باغ دل کیا لہلہاتا تہا
خزان غم نے پہیکا کر دیا رنگ اس گلستان کا

لہو کیسا دیا زخم جگر نے ہمدمو شب بہر
کہین کروٹ بدلنے مین نہ ٹوٹا ہو کوئی ٹانکا

وہ ہون دل سوختہ کہاں اس کہ فرط گرمی جوشش سے
لگاتے ہی جل اوٹہتا ہی مرے زخمون کا ہر ٹانکا

تمہارا قد نرالا دہج نرالی خود نرالے ہو
نہ نکلا آجتک نام خدا تمسا کوئی بانکا

ہماری آرزوئین لاکہون مر کر دفن ہین سینہ
یہ دل اپنا نہین اک ڈہیر ہے گنج شہیدان کا

دل شوریدہ کی اولجہن کی کیفیت کچہ نہ پوچہو
ہوا ہی اسکو سودا آجکل زلف پریشان کا

نکیون داغ سویدا کو جگہہ دون خانۂ دلمین
کہ نقشہ ہے مقرر یہ تو خال روی جانان کا

مری نازک خیالی کی نہو کیون دھوم عالم مین
مین ہون شاگرد طالب حضرتِ شوقِ سخندانکا

اگر بھولے سی بھی تمکو ہمارا دھیان ہو جاتا
تو اپنا کام مشکل ای صنم آسان ہو جاتا

ٹہلتے ہی اگر بالینِ تربت آپ آجاتے
تو کہیی آپکا کیا اسمین کچھ نقصان ہو جاتا

قیامت پر اوٹھا رکھنا بھلا اسکا کچھ اچھا ہے
یہین میرا تمہارا فیصلہ ایجان ہو جاتا

بٹھاتا اپنے پہلو مین جو تیرِ یار کو ای دل
نہایت جی سے خوش تجھسی ترا مہمان ہو جاتا

وہ فرماتے ہین مجھسے شکوۂ روزِ قیامت کیا
یہین تم بخشدیتے تو بڑا احسان ہو جاتا

عبث ڈرتے تھے۔ دل میرا تمہارا کیا گلہ کرتا
حضورِ داورِ محشر یہ کیا نادان ہو جاتا

جو کچھ [illegible] دنیا کے بکھیڑون سے
مرتب جلد ای طالب مرا دیوان ہو جاتا

مشتاق کو بیچین بنانا نہین اچھا
منہ ناز سے گھونگھٹ مین چھپانا نہین اچھا

آنکھونمین رہو یا او تر آؤ مری دلمین
ان گوشون سے باہر کہین جانا نہین اچھا

مجھسے جو عداوت ہے تو پہچان لو تربت
ٹھوکر سے ہر اک قبر مٹانا نہین اچھا

مجھپر ترے دربان کیا کرتے ہین کیون ظلم
افتادون کو در پہ سے اوٹھانا نہین اچھا

آتے ہو مرے پاس اگر چھپکے تو آؤ
ہر جلسے مین یہ رنگ جمانا نہین اچھا

مہندی کا کبھی حیلہ کبھی عذرِ نزا اکت
ہر روز نیا فقرہ بنانا نہین اچھا

جبتک ہے تہان سوز الم دل کی نہین خیر
یہ شعلہ تہ پنبہ چھپانا نہین اچھا

کہدو مری بالین سے ہٹے شور قیامت
سوتے ہوئے فتنے کا جگانا نہین اچھا

دیکھین گے جو اغیار تو بدنام کرینگے
ایجان کہلے بند یہ آنا نہین اچھا

عاشق کے کبھی دلکو دکھایا نکرو تم
مظلوم کو ایجان ستانا نہین اچھا

طالب کہین دم گھٹکے نہ آجائے لبون پر
فریاد کو منہ روز لگانا نہین اچھا

دل اپنا مورد غم ہجر بتان رہا
اس باغ مین ہمیشہ ورودِ خزان رہا

راہِ وفا مین بر سرِ آہ و فغان رہا
ہر دم مین صورتِ جرسِ کاروان رہا

دنیا کی فکر مین کبھی عقبیٰ کے غور مین
دل پر ہمیشہ بار غم دو جہان رہا

اشکون کو ہمنے تھمتے نہ دیکھا فراق مین
دریا ہماری آنکھو نسے ہر دم روان رہا

کیونکر نہ مجکو مکتب الفت مین ہو کمال
طفلی سے دور مصحف روی بتان رہا

مدفن مین گو چراغ میسر نہ تھا مجھے
سوزان برنگ شمع ہر اک استخوان رہا

تھا شب تصور مژہ و ابروی صنم
ہنگام خواب بھی غم تیر و کمان رہا

کیون دل مرا نہ سیر گلستان سے سیر ہو
برسون نظارۂ خط روی بتان رہا

بیفکر کوئی بھی نہ رہا باغ دہر مین
بلبل تو کیا گلون کو بھی خوف خزان رہا

تھا صرف کہنے کو مرے اور اوسکے ارتباط
جیسے بدن کے ساتھ کبھی ربط جان رہا

طالب کہون مین درد جدائی کا حال کیا
پہلو مین رات دن یہ مرا دل تپان رہا

دلمین جو دہیان ہے کسی مستانہ چال کا
عالم ہے جوش ذوق مین صوفی کے حال کا

پسکر غبار دامن دلدار ہو گیا
اللہ رے عروج کسی پائمال کا

کیا گزری وہ غریب خدا جانے کیا ہوا
ملتا نہین پتا دل آشفتہ حال کا

منہ چادر کفن سی لپیٹے ہون بعد مرگ
فرط گنہ سے حال یہ ہے انفعال کا

جاتا ہے لامکان خبر یار لانے کو
اللہ رے حوصلہ مرے پیک خیال کا

کیا بہا سے حسنِ مہر و مہ آئی سمان مجہے | دیکہا ہے مین نے جلوہ کسی کی جمال کا

یہ سِن یہ وضع اور بتون سے یہ راہ و رسم
طالب تمہین خیال بہی ہے کچہ مآل کا

یہ عالم آفتابِ داغ دلمین تہا حرارت کا | چمک اوٹہا برنگِ لعل پتہر میری تربت کا
تصور جلوہ فرما اسمین ہے کس حورِ طلعت کا | دلِ پُر داغ پر اپنے ہے جوبن باغ جنت کا
نظر آنے لگی ہر شئے مین جلوہ حُسن قدرت کا | اگر اوٹہ جای پردہ دیدۂ بینا سے غفلت کا
بہڑک اوٹہے اگر شعلہ چراغِ داغ حسرت کا | برنگِ طور جلکر خاک ہو سنگ اپنی تربت کا
مرے داغِ جگر مین اب یہ عالم ہے حرارت کا | مقابل ہو تو منہ پہر جای خورشیدِ قیامت کا
غبارِ شیشۂ ساعت سی یہ روشن ہوا مجہپر | نہین رہتا کبہی دل صاف اربابِ کدورت کا
سیہ بختی ہماری اس سی بڑہکر اور کیا ہوگی | کہ ہے صبح وطن پر اپنی عالم شام غربت کا
لبِ جو آج وہ آئینہ رو شاید نہاتا ہی | کہ ہر گرداب کا حلقہ ہی حلقہ چشم حیرت کا
اوڑائین دہجیان جوشِ جنون مین روزِ محشر بہی | اگر ملجای گوشہ دامنِ صبحِ قیامت کا
لڑی ہی آنکہ اوس برقِ سپہرِ حسن سی شاید | اوڑا یا ابر نے خاکہ ہمارے جوشِ رقت کا

ہوا یہ گردش چرخ و مہ و خورشید سے روشن
نہین اک ڈھنگ پر رہتا ہے حال رباب نعمت کا

شب تاریک فرقت مین مجھے کیا شمع کی حاجت
فروزان صورت خورشید ہے ہر داغ حسرت کا

سراپا جسم گھلکر ہو گیا ہے بال کی صورت
یہ ہے موی میان کی عشق مین عالم نحافت کا

پس مردن بھی ہے درد جگر ہمراہ تربت مین
ادا کرتا ہے گویا وقت مشکل حق رفاقت کا

نظر آتی ہین یکسر سرو باغ حسن ناموزون
جواب اب تک نہین دیکھا تری مصراع قامت کا

شفا جز مرہم وصل اسکو ہونا غیر ممکن ہے
دل پرخون مرا مجروح ہے شمشیر فرقت کا

ہماری تیرہ بختی کا اگر سایہ پڑے **طالب**
بدلجائے نحوست سے اثر صبح سعادت کا

شکوہ یہ ہرگز نہین اوس کافر بے پیر کا
کر رہا ہون مین گلہ آپ اپنی ہی تقدیر کا

جب مین مانون دلے نقاشی کو مانی تری
کھینچدی خاکہ تو میرے یار کی تصویر کا

کب ستمگر آپ سی بڑھکر ہے یہ چرخ کہن
نوجوان کے آگے ہوگا حوصلہ کیا پیر کا

اسقدر اے دل نگھبرا قاصد آجائیگا آج
ہو ہی جائیگا عیان لکھا ہے جو تقدیر کا

کیا پھنسی دل میرا پھندے مین کسی صیاد کے
ہے مقید وہ تمہاری زلف کی زنجیر کا

تیرے ابرو ہی تو کافی ہین ہمارے قتل کو | نام لیتا ہی تو ای قاتل عبث شمشیر کا

معنے اوسکے مصحف رخسار کے لکہون اگر
حشر تک طالب نہو کم سلسلہ تفسیر کا

مجہ رند کو جب وقف یہ میخانۂ دل تہا | لبریز مئی عشق سی پیمانۂ دل تہا

کسطرح ہوا داغ محبت کو یہان دخل | کیا کوئی نہ دربانِ درِ خانۂ دل تہا

برباد ہوا شانۂ مشاطہ سی افسوس | اوسکے جو سرِ زلف مین خروانۂ دل تہا

ای کاش کہانی مری اک رات وہ سُنتی | دل کہول کی کہنا مجہی افسانۂ دل تہا

طی وحشت محبت جو کئی تیری طلب مین | یہ سب اثر ہمتِ مردانۂ دل تہا

اوسکو بہی مٹایا مری تقدیر نی افسوس | جو داغ کہ زینت دہ کاشانۂ دل تہا

وہ شمع محبت کی جلائی تہی کسی نے | جس داغ سے آباد مرا خانۂ دل تہا

لبریز ہی اب بادۂ توحید سی ہر دم | مشہور خرابات جو میخانۂ دل تہا

مشاطہ نی اوس شوخ کی جب زلف سنواری | حسرت سی جگہ چاک یہان شانۂ دل تہا

گہبرا گئے کبتک وہ کہانی مری سُنتے | اک دفتر طومار کا افسانۂ دل تہا

آتی ہی محبت کی نہ کیون صبر نکلتا
ہر دم گلۂ کشمکشِ خانۂ دل تھا

وہ مئی سے لبالب یہ مئی عشق سی لبریز
کب ساغرِ جم صورتِ پیمانۂ دل تھا

مین چور نکیون نشۂ توحید مین رہتا
جب جام کشِ بادۂ پیمانۂ دل تھا

وہ منزلِ مقصود کو پہونچا کہ نہ پہونچا
جو راہ روِ مشربِ رندانۂ دل تھا

مخمور مئی عشق سے دن رات رہے ہم
طالب ہمین جب وقف یہ میخانۂ دل تھا

بڑھ چلنی سے مطلب ہے یہی لفِ رسا کا
لپٹے کمرِ یار سے یا بوسہ لے پا کا

دم بھر مین مری دل کی ادھر کھل گئین گرہین
ٹوٹا جو شبِ وصل اودھر بند قبا کا

ہم سمجھے جو ہر بار ہمین دیکھ رہے ہو
پہلو کوئی سوچا ہے مگر تم نے جفا کا

افسوس کہ جی وقت پہ اس نے ہی چرایا
تھا ہم کو بھروسا بہت اس آہِ رسا کا

وہ بام پہ آنے ہین نظر مجھسی لڑانی
تارا چمک اوٹھا ہی مرے بختِ رسا کا

ای میرے خدا جلد ملا اسکو اثر سے
خالی ہی بہت روز سی آغوشِ دعا کا

کافی ہی یہ دل نامہ و پیغام کو طالب
محتاج ہون قاصد کا نہ مین بادِ صبا کا

ایکدن وہ تہا کہ دل مین وہ ستم ایجاد تہا
اب جو اوجڑا گہر ہے پہلے خانہ آباد تہا

کیون نہ سنتا گوشِ دل سے تو غمِ جانِ حزین
وہ بہی کیا مجہہ عاشقِ ناشاد کی فریاد تہا

داغِ دل کے مٹتے ہی جاتی رہی کیون سینہ ہا
مثلِ گُل کیا آب و رنگِ گلشنِ ایجاد تہا

بُلبُلِ تصویر سمجہے مجکو صیّادانِ دہر
فرطِ حیرت کے سبب مین بندہی آزاد تہا

جسگہڑی تہا دارِ میخانہ مین مستِ الست
قُلقُلِ مینا مین اک شورِ مبارکباد تہا

دہوم سے خالی بنایا خانۂ دل ایکدم
اسمین جب دیکہا تو اک ہنگامۂ فریاد تہا

کرلیا پابند اسکو دامِ عشقِ زلف نے
ورنہ اپنا مرغِ دل اک طائرِ آزاد تہا

تم جو آغوشِ تصور مین نہ آئے رات بہر
کیا کہون کیا کچہ گمانِ خاطرِ ناشاد تہا

پہلے ہی اوس نے پڑہایا کُنتُ کنزاً کا سبق
جو دبستانِ محبت مین مرا اُستاد تہا

کیون نہ اسکو چہوڑ دیتی بلبلِ روحِ روان
خار خار آنکہون مین ہردم گلشنِ ایجاد تہا

میرے مرقد ہی پہ اسنسان طالب باغِ دہر
مین وہ مرغِ نغمہ سنجِ گلشنِ ایجاد تہا

دیکہکر رنگ روی روشن کا
شک ہوا مجکو سانپ کی من کا

چشمِ مشتاق کا ہوا جو گمان ‌ ‌ ‌ بند کرتی ہین دیدہ روزن کا

دل ہمارا اسکے مثلِ آئینہ ‌ ‌ ‌ گذرا ہمین ہی دوست دشمن کا

جلوہ افروز ہین جو وہ دل مین ‌ ‌ ‌ چاکِ سینہ ہے چاکِ چلمن کا

خاک ہو کر مین تم تک آیا ہون ‌ ‌ ‌ ہان نہ جہاڑو غبارِ دامن کا

نازکی کا برا ہو آخر کار ‌ ‌ ‌ نہ اوٹہا تم سے بوجہہ کنگن کا

سامنے میرے گہورتا ہے تمہین ‌ ‌ ‌ کور ہو جای دیدہ روزن کا

میٹہی باتون سے دل لبہاتی ہین ‌ ‌ ‌ ہی غضب عالم اونکی بچپن کا

آئے اوسوقت وہ عیادت کو ‌ ‌ ‌ ہای جب ڈہلگیا مرا منکا

میرے اشکون نی باندہین وہ جہڑیان ‌ ‌ ‌ لطف برسون رہا ہی ساون کا

یون بہڑکتی ہے آتشِ حسرت ‌ ‌ ‌ کہ نمونہ ہے سینہ گلخن کا

نازکی دیکہنا کہ رنگِ حنا ‌ ‌ ‌ ہاتہہ پر بوجہہ ہے کئی من کا

یہ بہی جورِ بتان سی ہے کیا تنگ ‌ ‌ ‌ محو ناقوس ہے جو شیون کا

ہم وہ وحشی ہین غولِ صحرائی ‌ ‌ ‌ ہے مجاور ہمارے مدفن کا

وہ غضب ڈھاتے ہین جوانون پر ۔ ابہی عالم ہے گو لڑکپن کا

میری ہون نی وہ ہوا باندہی ۔ اوڑگیا پردہ تہا جو چلمن کا

کیا اثر بخشے مرہم ای جرّاح ۔ مین ہون گہائل کسی کی چتون کا

بیڑیان اب ہزارون پہنین گے ۔ وہ بڑہا تی ہین طوق بچپن کا

دیکہکر سوزشِ درون میری ۔ دل جلا خوب شمع مدفن کا

جلوہ اونکا ہے حجلۂ دل مین ۔ کیون ہون آوارہ دشتِ ایمن کا

طالب اک اور لکہہ غزل اسمین
پہر دکہا زور طبع روشن کا

مستی ملکر ہے عزم گلشن کا ۔ رنگ پہیکا کرو گی سوسن کا

عکس رخ سے بنا ہے کندن کا ۔ رنگ بدلا رو پہلی جوشن کا

دم گریہ سے ہے تار شیون کا ۔ کیا سُہانا ہی گیت ساون کا

ہر قدم پر نکیون کمر لچکے ۔ اونکو بہاری ہی بوجہہ دامن کا

ہی نخافت مین سرو بالِ وش ۔ بوجہ تن پر ہی سیکڑون من کا

ایسی اونکی سنہری رنگت ہی
غم سے ہی زرد رنگ کندن کا

خوب کرتا نظارۂ جانان
کاش ہوتا مین دیدہ روزن کا

چوڑیان وہ نکیون کرین ٹھنڈی
سوگ ہی اونکو مرگ دشمن کا

بہر قرب بتان کیئے کیا کیا
بہیس بدلین گی اب برہمن کا

جان اسیری سی کیون نہ گہبرائی
حبس بہاری ہی محبس تن کا

جب اوٹہی صرصر سیہ بختی
کیا بہروسا ہی شمع مدفن کا

حسن یہ ہی کہ چودہوین کا چاند
خاکہ ہی اونکے روئی روشن کا

دل نی طی ہفتخوان عشق کیا
یہ کلیجا نہ تہا تہمتن کا

فرس چرخ بہی ہی چکر مین
وصف سنکر تمہاری توسن کا

رشتۂ زندگی ہی طول امل
خضر طالب ہون کیون اس الجہن کا

سخت جان مین وہ ہون کہ القاتل
دم نکلتا ہے تیغ آہن کا

کس نی جوگی بنادیا طالب
کیون گلی مین ہی آپ کے منکا

بام پر نعش مری دیکھنی دلبر آیا
بعد مدت کے مرا اوج پر اختر آیا

ہجر ساقی مین جو ذکرِ مئے احمر آیا
خون مجھ رند کی آنکھونمین وہین بھر آیا

نہ کبھی راہ پر اکدن وہ ستمگر آیا
بھولے بھٹکے نہ کبھی رات مری گھر آیا

پاس آدابِ خموشی جو رہا مدِّ نظر
حرف مطلب کبھی اپنی لبونپر آیا

تنگ آیا جو دل اپنا کبھی تنہائی سی
دلدہی کرنے غم فرقت دلبر آیا

دلجلا وہ ہون دہن پڑین لاکہون چھالے
نام میرا جو کبھی میرے لبونپر آیا

واہ قسمت جو ہوا کوچۂ قاتل مین گزر
دوڑ کر مجھسے گلے ملنے کو خنجر آیا

بارشِ سنگ جفا بہر خدا کر موقوف
دم مرا ناک مین ای چرخِ ستمگر آیا

جو گیا اسمین ہوا کشتۂ شمشیرِ ادا
نہ کوئی کوچۂ سفاک سی پہر کر آیا

ہم ترستے ہی رہے آب بقا کو ہر دم
نہ کبھی بوسہ لب ہمکو میسر آیا

پاؤن پھیلائے ہوئے سوئے ہو کیا تربت مین
طالب اب اوٹھو وہ ہنگامۂ محشر آیا

دستِ وحشت نے کیا چاک گریبان اپنا
بہا گیا جوشِ جنون کو تنِ عریان اپنا

کیا سبب نَے سے جو آواز حزیں آتی ہے
اسمیں محبوس ہے شاید دلِ نالان اپنا

محفلِ عشق حسینان میں جلا کرتا ہے
شمع کہتی ہیں جسے ہے دلِ سوزان اپنا

تو کہان اور کہان وہ بتِ رشکِ خورشید
دیکھہ منہ آئینے میں ای مہ تابان اپنا

کیون رہائی کی تمنا کرین ارباب جنون
اپنی زنجیر ہے طوق اپنی ہین زندان اپنا

دست وحشت جو سلامت ہین تو کیا فکر رفو
وہی دامن ہے وہی چاک گریبان اپنا

ہی غضب پان کی سُرخی ترے ہونٹون پر
کیا عجب خون کری لعلِ بدخشان اپنا

تجکو امید ترحم ہے رقیبون سے عبث
کوئی دشمن بھی ہوا ہے دلِ نادان اپنا

دیکھتے ہین جو شگفتہ کوئی غنچہ طالب
یاد آتا ہے ہمین وہ گلِ خندان اپنا

ہوا ہون جب سے گھائل خنجر ابروے قاتل کا
دل بیتاب مین ہر دم ہے عالم رقص بسمل کا

فلک بھی روز و شب پھرتا ہے دم تقلید سائل کا
لیے پھرتا ہے کاسہ آفتاب و ماہِ کامل کا

دلِ اندوہ گین کیونکر جدا ہو میرے سینے سے
گران ہے ای نحافت بوجھ اوٹھانا اُس سِل کا

کرین ہم کس بھروسے پر تردد کشت اُلفت مین
نہین جز دانہ اشک اسمین کچھ بھی نام حاصل کا

نہ نکلا آجتک او رشک مہرہ جو پہنسا تہا مین
ترے چاہ زنخدان مین کہ عالم چاہ بابل کا

ہوا ہے شبہ پروانے کی جلنے کا اسے کچھ غم
نہین ہوتا جو بیرہ رہکے رونا شمع محفل کا

ہراک صورت سے کیون آباد ہونا غیر ممکن ہے
خرابی کیا ہوئی ہے ہمارے خانۂ دل کا

پڑا ہون اسطرح ہجو دسرائے گور مین آکر
مسافر جسطرح کوئی تہکا ماندا ہو منزل کا

بہ بحر عشق افگندیم بسم اللہ مجریہا
خدا ہی ناخدا ہے اب ہماری کشتی دل کا

تڑپتے ہین ہزارون کسلیے مقتول القاتل
تجہے مد نظر ہے کیا تماشا رقص بسمل کا

ہجوم لشکر جور و ستم ہے چار جانب سے
خدا حافظ ہے اے طالب متاع کشور دل کا

پہنسانا کچہ نہین دشوار ای صیاد بلبل کا
بنانا چاہیے تجکو مگر پہندا رگ گل کا

نہین ملتا پتا جس روز سے اوس غیرت گل کا
مری نالون مین عالم ہے فغان درد بلبل کا

مرادل لیکی مجہسے پوچہتے ہو کون بیدل ہے
جزا ای بی وفا کیا دون مین تمکو اس تجاہل کا

جو بے سمجہے دیا دل پڑ گئے اب جان کی لالے
یہی پہل ہے نہال کار بیفکر و تامل کا

بتون کے جور سہتے سہتے گو تنگ آ گئی ہین پر بہی
وہی باقی ہے ہم مین حوصلہ صبر و تحمل کا

ابہی تہی دوش تک اب تا کمر وہ زلف پیچان ہے
کہان تک سلسلہ جاتا ہی دیکہین اس تسلسل کا

نہو مغرور اتنا حسن پر جب خط نکل آئے
ترقی ہو چکی آیا زمانہ اب تنزل کا

تہِ خنجر نکر بیوجہ قاتل ہم اسیرون کو
قیامت تک رہیگا خون گردن پر تری گُل کا

نہین فریادرس کوئی کسیکا باغ عالم مین
عبث ہے بلبلِ نالان یہ عالم راتدن غل کا

اوٹہائے بارِ غم دل نے بہت راہِ محبت مین
تحمل ہو نہین سکتا ہے اب بارِ تحمل کا

اوسے کیا خواہش تاج و قبائے پادشاہی ہو
کیا ہو جس نے طالب زیب تن خرقہ توکل کا

سر مین کیا سودائے عشق کاکلِ جانانہ تہا
لاکہہ زنجیرون مین اولجہا یہ دل دیوانہ تہا

عالمِ ایجاد مین جب کوہ کن پیدا نہ تہا
خلق مین مشہور میرے عشق کا افسانہ تہا

محفلِ ساقی مین لی ہی پیرِ مغان مین کیا نہ تہا
گریۂ مینا کبہی گہ خندۂ پیمانہ تہا

اے گلِ باغِ جوانی اور ہی کچہ تہی بہار
جن دنون بیگانہ تجہسے سبزۂ بیگانہ تہا

بادۂ عشق الٰہی سے رہا لبریز دل
جبکہ دُردِ ماسوا سے پاک یہ پیمانہ تہا

کیون نہ پہنس جاتا ہمارا طائرِ دل ایکدن
دام زلفِ پُرشکن تہی خال عارض دانہ تہا

شب جو بزمِ غیر مین وہ شمع رو تہا جلوہ گر
دل مرا سوزِ نہان سے صورتِ پروانہ تہا

اشتیاقِ بوسۂ لب مین یہ گردش تہی مجہے
گہ برنگِ بادہ تہا گہ صورتِ پیمانہ تہا

تیغِ قاتل نے جو کہینچی رکھہ دیا طالب نے سر
سچ جو پوچھو سر جہکانا سجدۂ شکرانہ تہا

نہ رو ئین کسطرح مدت ہوئی اپنا وطن چہوٹا
قفس مین آ پہنسے ہین ہم اسیرو نسی چمن چہوٹا

ہو کیون یوسفِ جان شادمان بیت الحزن چہوٹا
رہائی قیدِ ہستی سے ہوئی زندانِ تن چہوٹا

پسِ مُردن یہ سمجہے تہے کہ اب دیوانہ پن چہوٹا
مگر اس دستِ وحشت سے نہ اک تارِ کفن چہوٹا

زرِ گُل پر جوانانِ چمن کیا کیا اکڑتے تہے
خزان آئی ہوئے مفلس وہ سامانِ بانکپن چہوٹا

نجاوے ناتوانی پر ہلیگا عرشِ اعظم بہی
مرا جسوقت تیرِ نالۂ گردون شکن چہوٹا

سوئے ہستی عدم سے لے ہی آیا دم مین عنقا کو
مرا جسدم عقابِ فکرِ مضمونِ دہن چہوٹا

سر مجمع ہزارون صورتِ بسمل نظر آئے
ترا تیرِ نظر جسوقت او ناوک فگن چہوٹا

درِ شیرین پر اوسکی روح کو اب جہہ سائی ہے
لگا کر تیشہ کب اس روسری کوہ کن چہوٹا

نہ پوچھو قدر کیا ترکِ وطن سے ہوتی ہے طالب
لیے پہرتے ہین ہاتہون ہاتہ جب گُل سے چمن چہوٹا

واہ وا تونے وہ اشک اے چشم تر پیدا کیا
آج تک ایسا نہ دریا نے گہر پیدا کیا

میرے نالے سنکے وہ غیرون سے یون کہنے لگے
دیکھیے کوچے مین آکر کس نے شر پیدا کیا

قبر ٹہکرا کر مری وہ شوخ یون کہنے لگا
تم نے اب آرام کا مرنے کے گہر پیدا کیا

پانی پانی آب گوہر جس سے دریا مین ہوئی
ہجر مین تو نے وہ اشک اے چشم تر پیدا کیا

کوچۂ جانان کی کیون کرتے ہنین تم رہبری
اے خضر جب حق نے تمکو راہ بر پیدا کیا

سرکشی اس نے نکی تہی قد جانان سے اگر
سرو کو پہر کیون خدا نے بے ثمر پیدا کیا

شاعری پر فخر اے طالب عبث کرتے ہین آپ
آپ نے یہ کون سا علم و ہنر پیدا کیا

لبون کے وصف مین عالم یہ ہے شیرین مقالی کا
کہ ہر مطلع مرا مطلع ہے دیوان لآلی کا

سراسر محفل الفت مین پامال حسینان ہون
نمونہ ہے مرا تن پیکر تصویر قالی کا

ہمارے کشت زار عشق مین کیا خاک حاصل ہو
وفور ضبط گریہ سے ہے عالم خشکسالی کا

مری آہ شرر افشان کی ہین نیرنگیان ایسی
کہ عالم چرخ گردان مین ہے فانوس خیالی کا

چراغان پارۂ دل سے کیا ہے چشم گریان نے
تماشا ہے کنار سوئے مژگان پر دوالی کا

بنایا نقش بستر اسطرح فرطِ نحافت نے
کہ عالم اپنے پیکر پر ہے فانوسِ خیالی کا

پروئے گوہرِ اشک اتنے یادِ دُرِّ دندان مین
کہ ہمرتبہ ہی ہر موئے مژہ سلکِ لآلی کا

خوشی اتنی ہوئی وہ گل جو آیا سیرِ گلشن کو
کہ غنچون کی چٹکنے نے جمایا رنگ تالی کا

کسیکی جامہ زیبی اب گلے کٹوائیگی لاکہون
کہ عالم صاف کنٹھے پر ہے شمشیرِ ہلالی کا

جڑاؤ جہمکے تپتے کان مین اوس گل نے جب پہنے
گمان اس بلبلِ دل کو ہوا پہولون کی ڈالی کا

عجب کیا خانۂ تن منہدم ہو فرطِ گریہ سے
مکانون کو ہی آفت جوشِ ابرِ برشکالی کا

یہانتک تیر کہائی لذتِ شوقِ شہادت مین
کہ عالم اپنے سینے پر ہوا روزنی کی جالی کا

ترے کوچے مین ہم جمکر اگر بیٹھے تو کیا بیٹھے
کہ مثلِ نقشِ پا ہر دم ہے کھٹکا پایمالی کا

لگی ہین اشک کی جھڑیان کہو کسی کری نالے
چہکنا خوب ہی بارش مین مرغِ برشکالی کا

کسیکے قتل کا بیڑا اوٹھایا تو نے ای ظالم
نہین تو اور کیا باعث ہی ان ہونٹون کی لالی کا

بہر آیا خون آنکھون مین وفورِ یاس و حسرت سی
جو دیکھا فرقتِ ساقی مین عالم جامِ خالی کا

کسیکی زلفِ پیچان کا تمہین سودا ہوا طالب
نہین تو اور کیا باعث ہی اس آشفتہ حالی کا

جسکو عشق آپ کا نہین ہوتا
غم مین وہ مبتلا نہین ہوتا

گلہ جور سے عبث اے دل
اس محبت مین کیا نہین ہوتا

نہ کبھی ہم پہونچتے منزل تک
دل اگر رہنما نہین ہوتا

دہیان رہتا ہے آپکا ہر دم
کب خیال آپ کا نہین ہوتا

حرف مطلب کہون مین کس منہ سے
بوسہ بہی جب عطا نہین ہوتا

کون سی اے فلک کرون تدبیر
سیدہا وہ کج ادا نہین ہوتا

سچ ہے اس بیکسی مین اے طالب
کوئی بہی آشنا نہین ہوتا

ابہی دن ہین لڑکپن کے ابہی سن ہے یہ بچپن کا
قیامت ڈہائینگے آئیگا عالم جبکہ جوبن کا

ہوا ہے شیفتہ اے گل تمہاری روی روشن کا
دلِ مشتاق کو کیا شوق ہو گلگشت گلشن کا

دلِ وحشی کی میرے اور بہی کچہ بڑہگئی وحشت
ہوا جیسے یہ وارفتہ کسی کے طوق گردن کا

مزے لوٹین سگے ہم جی بہر کے بزم عیش و عشرت مین
مرے دن ہین جوانی کے ترا عالم ہے جوبن کا

جو ہے توقیر غیرون کی وہی توقیر ہے میری
تمہاری بزم مین کچہ فرق بہی ہے دوست دشمن کا

مین اوس گل کے مسی مالیدہ ہونٹونکا ہون دلدادہ
چمن مین اِسلیئے بہاتا ہی مجکو رنگ سوسن کا

بجے حسن و جمالِ مہر و مہ اپنی نظر مین کیا
پہرا کرتا ہے نقشہ آنکہونمین اک پری وش کا

جگر تھامے ہوئے آیا وہ بت آخر مری گہر مین
اثر ظاہر ہوا ای دل تری پر درد شیون کا

یقین آجائے کیونکر میرے دلکو اوسکی وعدے پر
کبہی پورا ہوا ہی قول اوس عیار پُر فن کا

کرین گی حشر برپا دن جو آئینگے جوانی کی
ابہی فتنے اوٹہائین کیا کہ عالم ہے لڑکپن کا

گلستانِ سخن مین گل کہلائے تو نے کیا طالب
سرِ بزم آج دیکہا رنگ تیری طبعِ پُر فن کا

کرون کس لیے آج شکوا کسی کا
گلہ حشر کی دن کرون گا کسی کا

نہ کچہہ پوچہیے میرے دل کی امنگین
جہروکے مین دیکہا جو چہرا کسی کا

غضب ہو گیا اوس ستمگر کی دل مین
اثر کر گیا آج نالا کسی کا

نہین وحشت ای قیس بے وجہ مجکو
ہوا ہی مرے سر مین سودا کسی کا

ضرور آج کوئی گیا غیر کے گہر
بتاتا ہے نقشِ کفِ پا کسی کا

مجہے دیکہکر وہ رقیبون سے بولے
کہڑا ہے یہ بیچارہ شیدا کسی کا

تمہین جان و دل دین و ایمان دیے سب
کہو حوصلہ مجھسا ہوگا کسی کا

مری بدنصیبی ازل سے ہے ثابت
گلہ کرون اے فلک کیا مین تمکو کسی کا

کیا کرتے ہین اسیلئے ضبط گریہ
کہ طالب نہ کھل جاے پردا کسی کا

تجھسے دوچار جو کوئی اے یار ہوگیا
وہ جان و دل سے تیرا خریدار ہوگیا

پہونچا کبھی مین دیر کبھی کعبہ عشق مین
کافر کبھی ہوا کبھی دیندار ہوگیا

لکھے جو تیرے گوہر دندان کے مین نے وصف
ایک ایک شعر گوہر شہوار ہوگیا

وہ رنج دے رہا ہے تو دشمن ہے جان کا
تو چرخ سے زیادہ ستمگار ہوگیا

عاشق ہے مرغ دل مرا اوس بت کی خال پر
اک دانہ دیکھکر یہ گرفتار ہوگیا

بیوجہ گالیان مجھے دیتے ہو میری جان
دل دیکے تمکو کیا مین گنہگار ہوگیا

طالب صنم پرست کی ہے کچھ خبر تمہین
مسجد مین جاکے آج وہ دیندار ہوگیا

بزم مین جسوقت شامل وہ خود آرا ہوگیا
کوئی مجنون کوئی ششدر کوئی شیدا ہوگیا

فتنۂ محشر ہے آہٹ یا تری رفتار ہے
جس جگہ رکہا قدم اک حشر برپا ہو گیا

بعد مردن خواہش خست نہوگی کچہ ہمین
اوسکے کوچے مین اگر اپنا ٹہکانا ہو گیا

پوچہتا ہے کس لیے ای قیس وحشت کا سبب
میرے سر مین یار کے گیسو کا سودا ہو گیا

کر رہے ہو اے طبیبو تم عبث فکر علاج
عشق کا بیمار بتلاؤ کب اچہا ہو گیا

تیرے حسن دلربا کا ایک مین عاشق نہین
جس نے دیکہا تجکو ای دلبر وہ شیدا ہو گیا

جان سے ہون تنگ مین اے طالب اوسکی ہجر مین
ایک ساعت بہی مجہے دشوار جینا ہو گیا

ردیف باے موحدہ

اسبکے جو عیادت کو مری آئینگے احباب
احوال روی دیکہہ کے گہبرائینگے احباب

ہر موے تن زار گنا ہونسے ہی اک بوجہہ
لاشہ جو اوٹہا مین گے تو دبجائینگے احباب

پہٹنے کی نہین جامہ دری جوش جنون مین
گو لاکہہ طرح سے ہمین سمجہائینگے احباب

ابتک تو مین ناکام ہون اس غم جہان مین
ہوگا کوئی وہ دن بہی کہ کام آئینگے احباب

ہی آمد و رفت انکی مرے دم کی بدولت
اب کسکی عیادت کو یہان آئینگے احباب

دم بھر مین ہم اوٹھ جائینگے اس بزم جہان سے
ملکر کفِ حسرت ہمین بچھائین گے احباب

تا منزلِ مقصود کوئی ساتھ نہ دیگا
پہونچا کے لحد تک ہمین پھر آئینگے احباب

ہوگا مرے مرنے سے بپا شورِ قیامت
بالینِ لحد پر مری جب آئینگے احباب

حورون سے نہ بہلیگی کبھی اپنی طبیعت
جنت مین جو طالب ہمین یاد آئینگے احباب

کیون نہ تابندہ ہو سب تارون مین ہے آفتاب
ہے فروغ روی جانان سے منور آفتاب

سینہ پر داغ رشکِ چرخ چارم کیون نہو
ایک ہی اسمین ہے اور اوسمین ہے تیرا آفتاب

دیکھتے ہی کیون نہ دل بھر آئے مجھ میخوار کا
صورتِ مینا فلک ہے شکل ساغر آفتاب

تم جو آئے سمت مغرب سے قیامت ہو گئی
شور ہے پیچھم سے نکلا رخ بدلکر آفتاب

گرمیِ داغ جنون سے پک گیا ایسا دماغ
رات دن رہتا ہے گویا اپنے سر پر آفتاب

ماہ تابان کیا چمکتا روے روشن کے حضور
جب نہ ٹھہرا اوس کفِ پا کے برابر آفتاب

ہو گئی جب سے مرے سلطان خوبی کی تلاش
صورتِ دریوزہ گر پھرتا ہے در در آفتاب

مین تو کیا اے غیرت مہ دیکھکر تیرا بناؤ
صورتِ آئینہ ہے حیران و ششدر آفتاب

کیا نظر اسکی پڑی تیرے تن پُرنور پر
ہوگیا کیون آپکی جامے سے باہر آفتاب

واہ رے حسن و جمالِ عارضِ تابان یار
ہین نثار اختر و قمر صدقے نچھاور آفتاب

میرے داغ دل پر اسکی پڑ گئی ہے کیا نظر
کھا رہا ہے اسطرح طالب جو چکّر آفتاب

پہلے ہو آئینۂ دل کی جلا کا طالب
ہے اگر تو فیضانِ خدا کا طالب

خواہش لطف و کرم ہے نہ جفا کا شکوہ
مین تو ہر حال مین ہون اوسکی رضا کا طالب

مجکو مرشد سے توکل کا ملا وہ خرقہ
کہ عبا کا ہون مین خواہان نہ قبا کا طالب

درد دل مین جو ملا کرتی ہے لذت مجکو
اسیلئے مین نہین ہوتا ہون شفا کا طالب

کوئی جانان کی گدائی ہوئی حاصل جسکو
ہو لکر وہ نہوا ظلِّ ہما کا طالب

آنسوؤن سے کرے وہ نخل تمنا سیراب
باغِ عقبےٰ مین جو ہے نشو و نما کا طالب

زندگی بخشِ ابد ہین لبِ جانان مجکو
کس لئے خضر سے ہون آبِ بقا کا طالب

ان حسینان مجازی کی محبت کرکے
اے مرے دل نہو تو رنج و بلا کا طالب

اوڑھ لی جس نے رہِ عشق مین کالی کملی
پھر وہ خواہان نہوا ظلِّ ہما کا طالب

ردیف تاے فوقانی

وہ رشک مہ رہا جو مرے گھر تمام رات
چمکا مرے نصیب کا اختر تمام رات

رہتا نہ کیون دماغ معطر تمام رات
پہلو مین اپنے تہا وہ گل تر تمام رات

دن بھر ہجوم حسرت و ارمان یاس ہی
روتی ہی بیکسی مرے سر پر تمام رات

دیوانہ کر دیا خط نوخیز نے مجھے
چنتا ہون تنکے گلیون مین دن بھر تمام رات

اللہ رے بیخودی کہ وہ بیٹھے ہین گھر مین
ہم راہ دیکھتے ہین سوے در تمام رات

آتی ہے یاد زلف سیہ شام ہو تو ہی
رہتا ہی پیچ مین دل مضطر تمام رات

تیوری جو ہم پہ اوس نے چڑہائی شب وصال
اپنا گلا رہا تہ خنجر تمام رات

کس غیرت قمر کے ہین یہ محو انتظار
رہتے ہین وا جو دیدۂ اختر تمام رات

روشن ہی مہر و مہ کو بہی تیری تلاش ہے
سرگشتہ رہتے ہین جو یہ دن بہر تمام رات

زلف سیاہ کیون رخ روشن کی پاس ہی
رہتی ہی فکر یہ ہمین دن بہر تمام رات

انجام کار کا نہین طالب ہے تمکو دہیان
ہے فکر خواب و خور تمہین دن بہر تمام رات

ایسی تہین آنکھین تمہاری روزِ ازل ای یار مست
اک توجہ مین ہوا دل صورتِ میخوار مست

جمگھٹا ہی دوستون کا اور چہائی ہی گہٹا
میکشی کا ہے مزا کیونکر نہون میخوار مست

میری آگی کیا حقیقت بادۂ انگور کی
ہون مئے خمخانۂ توحید سی ہر بار مست

دخترِ رز سی کیا کرتے ہین اکثر چھیڑ چہاڑ
ملکے باہم بیٹھتے ہین جسگہڑی دو چار مست

گردشِ ساغر کی کیا حاجت ہے ای ساقی مجہے
آپ کہتی ہی مجھے یہ بادۂ دیدار مست

چشمِ میگون نے تری ای ساقیِ پیمان شکن
کردیا عالم کو دم مین صورتِ میخوار مست

موسمِ گل مین نہون کیون نغمہ زن مست بلبلین
ان دنون کہتی ہی انکو نکہتِ گلزار مست

وصلتِ بنت العنب سے کیون نہو نفرت مجہے
جامِ عرفان پیکی ہون مین آجکل سرشار مست

پیکے طالب بادۂ حسنِ کلامِ مصطفےٰ
جہومتا پہرتا ہے نشّے مین سرِ بازار مست

گرتی ہے میری مرگ پر حسرت
سرِ بالین ہے نوحہ گر حسرت

دارِ فانی سے سب گئے تنہا
ہے مرے ساتھ ہمسفر حسرت

تا عدم اسکو ساتھ دینا تھا
کیون چلی مجکو چہوڑ کر حسرت

کشمکش مین پڑین تمنّائین
بہر گئی دلمین اسقدر حسرت

دونون ہین ماتم تمنّا مین
سوگ دن بہر تو رات بہر حسرت

پہلوے دل مین اسکو پالا تہا
ہے تمنّا کی مرگ پر حسرت

ہو گیا ہجر مین تمہارا خون
اے دل افسوس ای جگر حسرت

بیوفا تہا وہ چلدیا اے دل
اوسکے جانے پر اب تلک حسرت

غیر جب بزم یار سے نکلے
پہر تو طالب کی نکلی ہر حسرت

ردیف ثاے مثلثہ

مجکو کیون دیتے لگا رنج و محن کیا باعث
دشمنِ نوحہ ہوا چرخ کہن کیا باعث

گو رضا جوئیِ عالم مین ہوئی عمر بسر
پہر بہی ناراض رہے اہل وطن کیا باعث

چشمۂ مہر سے زائد رخِ روشن مین ہے آب
خشک رہتا ہی جو یہ چاہ ذقن کیا باعث

تیغ رشکِ لب رنگین نے کیا قتل نہین
ہین جو آلودۂ خون لعل یمن کیا باعث

آج بدلے ہوئے تیور نظر آتے ہین مجہے
کس سے ہو چین بجبین مشفق من کیا باعث

ہو نہو ہو گئے آب دُرِ دندان سے دوچار
پانی پانی جو ہوئے دُرِ عدن کیا باعث

زور وحشت ہی سوا کیسلئے اے دستِ جنون
پرزے پرزے جو کیا جامۂ تن کیا باعث

رات بھر وعدۂ دیدار نے رکھا بیتاب
تو نہ آیا جو شب اے عہد شکن کیا باعث

آجکل کے امرا سارے ہین طالب بعلم
اب جو باقی نہین کچھ قدر سخن کیا باعث

ردیف جیم

رہ غربت مین بھی ہمدم رہا رنج
نہ بچھڑے جیتے جی ہم سے جدا رنج

بچھوڑے بیکسی مین بھی یہ ہمدم
مصیبت درد وغم صدمہ بلا رنج

ہزارون گالیان اوس شوخ نے دین
مرے قاصد نے پایا خوب پا رنج

ستاتا ہی جب اونکو بہا گیا ہے
کہانتک کیجئے اس بات کا رنج

قدِ دلدار مین جو بن نہین ہین
پہلے ہین سر مین محشر تک تا رنج

نہین قابو مین جب اپنی طبیعت
پھر اب ہمکو خوشی کیا اور کیا رنج

جدائی مین ہوئی یہ حالت زار
کہ دشمن کو بھی ہے بے انتہا رنج

مجھے چھوڑا بڑھایا غیر سے ربط
ہوا اک رنج پہ اب دوسرا رنج

مرے آگے کرو غیرون کو تم پیار
نہو کیونکر مجھے اے بیوفا رنج

عدو پر ہے نظر لطف و کرم کی
دیا مجکو محبت کا صلا رنج

محبت کی ہوا طالب لگی کیا
ہوا کیون زرد رخ ہم رنگِ نارنج

ردیف حائے حطی

جب سے دیکھی ہے تری زلفِ پریشان کی طرح
پیچ کہایا کرتے ہین ہم موئے پیچان کی طرح

ہاے رے فرطِ نحافت مجھے اب تاب و توان
بھاگتی ہے جان سے عمر گریزان کی طرح

جوشِ وحشت مین ہزارون دامنِ کہسار و دشت
دہجیان ہو جائینگے جیب و گریبان کی طرح

مجکو کیا تاریکیٔ شامِ غریبان کا ہراس
ہے فروزان داغِ دل مہرِ درخشان کی طرح

صدمۂ عشق لب رنگین سے یہ حالت ہوئی
تہوکتا ہون خونِ دل لعلِ بدخشان کی طرح

میری آنکھون سے جو وہ خورشید طلعت ہے نہان
ہے مری صبحِ وطن شامِ غریبان کی طرح

ہے صفِ مژگان مین اوسکی صاف تیرون کا اثر
تیز ہے ابروی قاتل تیغ بران کی طرح

باغ عالم میں اسیر کنج تن پیدا ہوئی
کون محبوس قفس ہی بلبل جان کی طرح

کثرت داغ جنون سی ہے بہار لالہ زار
کرو سیر دل ہی گلگشت گلستان کی طرح

دشت غربت مین عجب کیا ہو بپا طوفان نوح
بیکسی روتی ہے پہر ابر گریان کی طرح

بزم عشق شعلہ رویان مین ہی سوز و گداز
رات بہر جلتا ہون مین شمع شبستان کی طرح

چند دن کو واسطے ہی قصر تن مین جا گزین
عزت جان چاہیے توقیر مہمان کی طرح

شام فرقت مین ہی سامان خوشی ہی جو غم
ہے ہلال عید مجکو تیغ عریان کی طرح

صرصر طعن خلائق سے اسے کیا ہو ضرر
داغ الفت ہی چراغ زیر دامان کی طرح

تیغ قاتل نے جو کین تن پہ مری گلکاریان
کہلکہلا کر ہنس پڑا مین زخم خندان کی طرح

آتش غم سے سراپا تن مرا ہی داغ داغ
گلشن عالم مین ہون سرو چراغان کی طرح

پہر نہ قسمت لائی غربت سے کبھی سوے وطن
نکلے طالب گہر سے ہم بوے گلستان کی طرح

ردیف خای معجمہ

کیتنک و ٹہاسے شیشۂ دل صد دہا چرخ
یارب برس چکی کہین سنگ جفا چرخ

آنٹے کی طرح دانۂ دل کسطرح نہو — افسوس پسگیا یہ تہ آسیائے چرخ

وہ رشکِ مہر گہر مرے آکر جو پہر گیا — تقدیر کا ہی پہیر نہین کچہ خطائے چرخ

جوشِ جنون مین وسعت دامان وحشت کیا — پرزے اوڑاؤن پاؤن جو جیب و قبائے چرخ

تارے نہین ہین داغ جگر کے ہین یہ کہرنڈ — بکہرے ہین وانے سے جو تہ آسیائے چرخ

تہا یہ کبہی جو وحشت نوردی مین میرے ساتہ — ابتک پُر آبلہ ہے ستارون سے پائے چرخ

کیون چادرین ہماری لحد پر چڑہاتے ہین — کافی ہے ہم غریبون کو طالب ردائے چرخ

ردیف دال مہملہ

ہے بناوٹ غیر کار و نا ہو کیون ناپسند — چشم بینا کو ہی کب موتی کوئی جہوٹا پسند

بہاگتا ہی کُنجِ زندان سی جو یہ سودا پسند — صورت مجنون ہی دلکو وسعتِ صحرا پسند

جاہلانِ کور کو حسن سخن ہو کیا پسند — شپّرون کو کب فروغ آفتاب آیا پسند

کون فرقت مین اوٹہائے ناز بیتابیِ دل — ایسے جینے سی تو ہی سو جان سی مرنا پسند

ناز احباب وفا پرور ہی جب بارِ مزاج — اس دلِ نازک کو ہو کیا شکوۂ اعدا پسند

نام میرا بے نشانی نے کیا مشہورِ خلق
گوشۂ عزلت رہا گو صورتِ عنقا پسند

بولتا ہی گلشنِ عالم مین اب طوطی مرا
کسکو ہو نغمہ مرا اے بلبلِ گویا پسند

کچھ مشابہ قامتِ موزونِ بالاقد سی ہے
اس لیئے ہے اس دلِ آزاد کو طوبیٰ پسند

ہو دلِ ویران مین کیونکر جلوہ گر وہ شاہِ حسن
کب امیرون کو ہی اجڑا گھر غریبون کا پسند

توڑ کر قفلِ درِ زندان نکل جانی کو ہے
موسمِ گل مین دلِ وحشی کو ہی صحرا پسند

مارتی ہین لات تختِ خسروی پہ ہم فقیر
ہے بجا ہی بستر و بالش ہمین خارا پسند

محبس تن سی فرار آخر ہوی روحِ حزین
کنجِ زندان کب کسی محبوس کو آیا پسند

کوڑیون پہ دانت رہتا ہی حریصون کا مدام
کرتی ہین یہ ہڈیان جی سی سگِ دنیا پسند

کچھ بھی چشمِ سرمگینِ یار سی نسبت نہین
پھوٹین وہ آنکھین جنہین ہون دیدۂ آہو پسند

ہے مرصع گوہرِ مضمون سی طالب ہر غزل
کیون نہو ارباب جوہر کو کلام اپنا پسند

مین نے گلزارِ سخن مین جب پڑھی دو چار بند
بلبلِ شیراز کی بھی ہو گئی منقار بند

جب مرا دیوان بزمِ نکتہ سنجان مین کھلا
ہو گئے سب شاعرون کے دفترِ اشعار بند

ہر گھڑی آمادہ رہتی ہین اولجھنی پر حسود
میری تقریرون سی ہوجاتے ہین گوہر بار بند

ڈینگ کی لیتی تہے لیکن آج بزم یار مین
کیا ہی کہائی منہ کی مجہسی ہوگئی اغیار بند

ذرہ بنکر چاہتا تہا مین کہ پہونچون یار تک
ہائی قسمت کر دی سب روزن دیوار بند

مجہ فقیر مست کو ملتی رہے ساقی شراب
اے مرے داتا نکر یاب کرم زنہار بند

بینواؤن کا بہ لکر بہیس جاتا مین ضرور
کیا کرون رہتا ہی دولتخانہ دلدار بند

آجکل ہی گرم بازاری تمہاری حسن کی
کیون نہو اہی رشک یوسف مصر کا بازار بند

ہوگیا سنسان جب سی مر گیا مین بادہ نوش
ایکمدت سی پڑا ہی خانہ خمار بند

ہائی وہم ترک مطلب خط جو لکہا یار کو
کہولکر سو مرتبہ دیکہا کیا سو بار بند

گہات مین رہتا ہی صیاد آتی ہی فصل بہار
روز ہوتی ہین قفس مین بلبلین دو چار بند

آرزوی سیر گلشن مین تو اب جاتی ہے جان
باغبان کہتا ہی کیون ہر دم در گلزار بند

عشق اوس طفل برہمن کا یہ عالمگیر ہے
دیکہیی جسکو نظر آتا ہے وہ زنار بند

بعد مدت اوس نے لکہا ہی اگر نامہ مجہی
ہوگئی میرے لفافی مین خطا اغیار بند

موجزن رہتا ہی آنکہون سی مری طوفان اشک
ہو نہین سکتی ہی طالب چشم دریا بار بند

یون نظم مرصع ہی طبیعت مین نظر بند
جس طرح کہ ہون درج مین یاقوت گہر بند

وہ طوطیِ خوش لہجہ ہون کہ ہون جو لب نطق
دو باتون مین کر دون قفسِ مرغانِ سحر بند

اثبات کمر مین شعرا کرتی ہین کیون بحث
کیا چیز ہی اوس بت کی جو ہی زیبِ کمر بند

ہون محوِ تصور جو کسی پردہ نشین کا
رہتی ہین درِ دیدہ مرے آٹھون پہر بند

دیوانون کی عادت نہین نظارۂ خوبان
کس جرم مین یارون نی کیا مجکو نظر بند

خون آنکھون سی جاری ہی تن اب گو نہین مجروح
ٹانکون سی ہوے کب دہنِ زخمِ جگر بند

یکتا ہے زمانہ مرے اُستاد ہین طالب
کیون فرد نہو شعر و سخن کا مرے ہر بند

دل ہجر مین ہے ماہیِ بی آب کی مانند
بیتاب جگر غم سی ہی سیماب کے مانند

کیونکر نہو دل نغمہ سرا صورتِ بلبل
ہین عارضِ جانان گلِ شاداب کی مانند

دیکھی ہی ترے کان کی بجلی کی تڑپ کیا
بجلی ہی تپان کیون دلِ بیتاب کی مانند

مواج جو ہین دیدۂ پرآب ہمارے
ہے قبۂ گردون کفِ سیلاب کی مانند

بالون سی اولجھتی ہی تری بالے کی مچھلی
تڑپون مین نہ کیون ماہیِ بی آب کی مانند

بہہ جاؤن اگر صورت خس کیا ہی تعجب
آنکھون سی روان اشک ہین سیلاب کی مانند

جو کشتیِ دل آکی پڑی اسمین ہوی غرق
حلقے تری زلفون کے ہین گرداب کی مانند

گر جاے اگر خانۂ تن کیا ہی تعجب
توڑ آنسوؤن مین ہی مری سیلاب کی مانند

اوس بحرِ لطافت کی جدائی مین شب و روز
بیتاب ہون مین ماہیِ بی آب کے مانند

ہی یہ اثرِ لغزشِ طاقِ خمِ ابرو
مین پشت دو تا یون ہی خم محراب کی مانند

نسبت اوسی کیا دون تری جگنو کی چمک سی
خورشید ہی اک کرمک شبتاب کی مانند

تاریکیِ مرقد سی نہین خوف ہمین کچھ
ہے داغِ جگر مہرِ جہانتاب کے مانند

کیا بادہ کشی کا ہی مزا جب نہین ساقی
آنکھون مین مئے ناب ہی خوناب کی مانند

روتا ہون جو یاد دُرِ دندانِ صنم مین
آنسو ہین مری گوہر سیراب کے مانند

دیوان مرا بیش بہا کیون نہو طالب
ہر شعر ہے عقدِ دُرِ نایاب کے مانند

ردیف ذال معجمہ

تم نے اغیار کو تو لکھے ہین اکثر کاغذ
کبھی لکھو ہمین بھی بہر ہمیبہ کاغذ

اسطرح مکتب اُلفت میں ہوے زار و نزار
تارِ مسطر ہوگئیں سب تنِ لاغر کاغذ

خطِ گلزار میں اوس گل نے جو نامہ لکھا
ہوگیا تختۂ گلزار سراسر کاغذ

حال لکھوں میں اگر اپنی سیہ بختی کا
فرطِ ماتم میں سیہ پوش ہو یکسر کاغذ

نامہ لکھنے میں جو یاد گل عارض آئی
گریۂ خون سے ہوا سرخ سراسر کاغذ

اسقدر وصفِ خط و خالِ سیہ لکھے ہیں
اپنے دیوان میں سادہ نہیں تل بھر کاغذ

مجھے لکھنا ہے خط اک رشک چمن کو بلبل
ورق گل سے بھی درکار ہے بہتر کاغذ

حالِ بیتابیِ دل اسمیں اگر کچھ لکھوں
ہاتھ سے میرے نکلجاے تڑپکر کاغذ

نامہ بر کی نہیں حاجت نہ کبوتر سے غرض
جذبۂ شوق سے ہے آپ ہی شہپر کاغذ

حالتِ سوزِ درون اسمیں جو تحریر کرون
کیا تعجب ہے اگر خاک ہو جلکر کاغذ

میں نے لکھے ہیں جو وصف رخ روشن طالب
ہے برنگ ورقِ مہرِ منوّر کاغذ

جیسا ہی میرے یار کا سیبِ ذقن لذیذ
ویسے نہ آم ہی ہیں نہ نازک بدن لذیذ

سنتے ہی پانی منہ میں نہ بھر آے کسطرح
ہے صورتِ نبات تمہارا سخن لذیذ

بمثل باغ حسن مین وہ سرو ناز ہے
کیا کیا ہین پستہ لب و سیب ذقن لذیذ

بیشک ہی رشک چشمۂ حیوان دہان یار
آب حیات سی ہے لعاب دہن لذیذ

کیونکر نلون مین بوسہ بہا سے شکرین
ہین کوزۂ نبات سی ای جان من لذیذ

غربت کی تلخیان نہون کسطرح ناگوار
حلوے سی بہی ہی نان جوین وطن لذیذ

باغ جہان مین کیون نہو طالب کہ اس سی ذوق
ہے سب پہلون سے میوۂ نخل سخن لذیذ

ردیف رای مہملہ

نزاکت روکتی ہی ر کہین وہ باہر قدم کیونکر
وہ آغوش تصور مین ہی آئین ایکدم کیونکر

برنگ نقش پا ہر لحظہ وقف پایمالی ہون
تری کوچہ مین او ظالم جبین سے ہی قدم کیونکر

ہمارے باغ دل مین داغ ز خود گل کہلاتی ہین
نہ جمے آنکہون مین اپنی رنگ گلزار ارم کیونکر

کمال ضعف سی نازبتان جب بار خاطر ہی
چلین پہر چہڑکیان سہنی کو اونکی پاس ہم کیونکر

ازل مین اسکو کچہ صحبت ہتی میری سیہ نشین دل سی
نہو اسطرح اب برق تپان آتش قدم کیونکر

کسیلے دور چشم مست سی سرشار رہتی ہین
ہمارے دیدۂ بینا کو بہاتے جام جم کیونکر

ملیگا کون اب ہمسا جفائین اونکی سہنیکو
نہوا اونکو ہماری مرگ کا رنج و الم کیونکر

مجھے سرکار وحشت نے عجب توقیر بخشی ہی
وفور شوق سی کانٹے تلین میری ہی قدم کیونکر

کیسکے کوچۂ زلفِ معنبر سے یہ آتی ہے
نہو مرغوبِ دل بوی نسیم صبحدم کیونکر

تمہارے نام کا سکہ ہماری داغ دل پر ہے
نہون رائج جہانِ عاشقی مین یہ درم کیونکر

شہادت تیغ ابرو سے مری قسمت مین لکھی ہتی
اوٹہاتے قتل کو طالب وہ شمشیر دودم کیونکر

برنگِ نقش پا افتادہ پاکر
مجھے ظالم نہ پامالِ جفا کر

ملایا خاک مین تم نے ہمین کیون
برنگ اشک نظرون سے گراکر

ہوا افشائے رازِ عشق ایدل
بہت پچہتائے ہم آنسو بہاکر

بہت بیتابیِ دل ہے شب ہجر
تشفی بخشِ خاطر آ دوا کر

لبون پر ہے مریضِ عشق کی جان
تو اے رشکِ مسیح اسکی دوا کر

دکہاکر مجھکو اوس نے لیلی زلف
پہر آیا کوبکو مجنون بناکر

رہیگی کبتک ای طالب یہ غفلت
بتون کو چہوڑ اب یادِ خدا کر

ایجان نجاؤ دلِ مضطر سے نکل کر
ہو جاؤ گے برباد تم اس گھر سی نکل کر

توقیر کسی بزم مین پہر ہم نے نہ پائی
بے قدر ہوئے محفلِ دلبر سی نکل کر

اے حضرتِ دل آج شکایت کا ہی موقع
ہو داد طلب مجمع محشر سے نکل کر

عشاق تری دید کے مشتاق کہڑے ہین
اے شوخ ذرا دیکہہ لے اندر سی نکل کر

رہنے نہین دیتا دلِ وحشی کہین ہمکو
جاتے ہین بیابان کو اب گہر سی نکل کر

اوس لف مین جبدن سے ہے پہنسا دلِ وحشی
جاتا نہین پل میرے مقدر سی نکلا کر

ردیف رای مہملہ

نزاکت روکتی ہی ورنہ کہین وہ باہر قدم کیونکر
وہ آغوشِ تصور مین ہی آ[illegible]

برنگِ نقشِ پا ہر لحظہ وقفِ پایمالی ہون
تری کوچے مین او ظالم جبین [illegible]

ہمارے باغِ دل مین داغ خود گل کہلاتی ہین
جسے آنکہون مین اپنی تنگ [illegible]

کمالِ ضعف سی نازتیان جب یار خاطر ہی
چلین پہر جہڑکیان سہنی کو او[illegible]

ازل مین اسکو کچہ صحبت تہی میری سوز دل سے
نہوا سطرح اب ق تپان آتش[illegible]

کسیکے دورِ چشمِ مست سی سرشار رہتے ہین
ہمارے دیدۂ بینا کو بہا جا[illegible]

بے بوسہ لئے مین نہین ٹلنے کا کبھی آج
کچہ مین ترا وعدہ نہین جاؤن جو مین ٹل کر

اچھا نہین کچہ تذکرۂ غیر شب وصل
کہہ بیٹھین گو آخر تمہین کچہ ہم بہی اوبل کر

مشکل ہے بہت حضرت دل راہِ محبت
اس رستے مین رکہیو گا قدم آپ سنبہل کر

اس سے کبہی اچہی کوئی منزل نملیگی
کیون جاتی ہو میری دل شیدا سے نکل کر

ای ساقی سرمست مجھے اور پلادے
کم ظرف نہین ہون کہ کہون بس انا اوبل کر

زلفون کا رہی دہیان نہ کیونکر مجھے طالب
سر سے کہین جاتا ہی ہی سودا یہ نکل کر

بول اوٹہا یون وہ مرا حالِ پریشان دیکھکر
پہنس گیا تو آج کسکی زلف پیچان دیکھکر

منع کیون کرتا ہی تو ای ناصح نادان مجھے
مین خدا کو دیکھتا ہون حسن جانان دیکھکر

جو کوئی عالم مین ظالم ہی نہین آرام وہی
ہو گیا ثابت مجھے یہ چرخ گردان دیکھکر

بزم عالم مین جلا کرتی ہین کیون روشن ضمیر
دل مرا جلتا ہی حالِ شمع سوزان دیکھکر

اوس بہارِ حسن کی فرقت مین دل ہی داغ داغ
لاکھون گل کہاتی ہین ہم گلہای خندان دیکھکر

مین ہون اوسکے گوہرِ دندان کا دل سے شیفتہ
کیا کرون ای جوہری یہ دُرِ غلطان دیکھکر

آسمان حسن کا تو مہر عالمتاب ہے
کیون نہ کہاے داغ تجکو ماہ تابان دیکہکر

کسقدر شوق شہادت مجکو اے قاتل ہے آج
منہ مین بہر آتا ہے پانی تیغ بران دیکہکر

تم تو کہتے ہو کہ طالب یہ غزل اچھی نہین
صاد کر دینگے مگر شوق سخندان دیکہکر

نظر آتے تھے ابھی وہ مہ تابان ہوکر
چھپ گئے کیون مری آنکھون سے نمایان ہوکر

کیا مزا ہوگا کہ جب داد طلب ہونگا مین
منتین کیجیے گا آپ پشیمان ہوکر

آپ کا تیر نہ نکلا جو مرے پہلو سے
رہگیا کیا مرے دلمین کوئی ارمان ہوکر

گلشن دہر مین سنبل کی طرف کیا دیکہے
دل مرا شیفتہ زلف پریشان ہوکر

حور بن ٹہنکے اگر آئے لبہانے کے لیے
توبہ توبہ او سے چاہون ترا خواہان ہوکر

شکل پروانہ نکیونکر دل عشاق جلین
بزم مین بیٹھے ہین وہ شمع شبستان ہوکر

اک نہ اک روز یہ ہو جائیگا روشن طالب
رات کو آپ جہان جاتے ہین پنہان ہوکر

ردیف زاء معجمہ

رہتا ہی مرے دل مین غم یار شب و روز
سر پٹیتی ہی حسرت دیدار شب و روز

رہتی ہی جو یادِ مژۂ یار شب و روز
سینے مین کہٹکتی ہین مری خار شب و روز

یہ دونون جو پہلو سی نکل جائین تو اچھا
ہوتی ہی دل و درد مین تکرار شب و روز

کیونکر وہ کبہی آتے جہروکے کے مقابل
رہتی یہ ہوسِ طالب دیدار شب و روز

بخشا ہے مجہے حضرت وحشت نے یہ رتبہ
رہتے ہین قدمبوس مری خار شب و روز

اوس شوخ جفا جو کو کبہی رحم نہ آیا
ٹپکا کیے سر ہم پس دیوار شب و روز

اسپر بہی ہی کیا جور بتانِ صورتِ ناقوس
سرگرم فغان ہی جو دل زار شب و روز

کیا چشم کواکب سی انہین دیجئی تشبیہ
جب رہتی ہین آنکہین مری بیدار شب و روز

صیاد نے گلشن کی ہوا تک نہ کہلائی
تڑپا کیو گو مرغ گرفتار شب و روز

اغیار سے ہر دم ہین جو ابرو کی اشارے
چلتی ہی گلے پہ مرے تلوار شب و روز

طالب مجہے کیا ہو مئے انگور کی خواہش
ہون بادۂ توحید سے سرشار شب و روز

ردیف سین مہملہ

مجھکو کیونکر نہو بے برگیِ دل کا افسوس
کبھی پھولا نہ پھلا باغ تمنا افسوس

پردۂ عشق ہوا جامہ وری سے صد چاک
کر دیا دست جنون نے مجھے رسوا افسوس

کیا بُرا تھا ترے کوچے مین پڑے رہتے تھے
جوشِ وحشت نے چھوڑایا وطن اپنا افسوس

پائمالِ غمِ محرومیِ جاوید رہی
نہوئی سبز مری کشت تمنا افسوس

بعد مرنے کے بھی مٹی مری برباد رہی
خاک اوڑاتا ہون مین اب بنکے بگولا افسوس

زندہ در گور ہوئین لاکھون تمنا مین مری
حوصلے خاک مین مل گئے کیا کیا افسوس

اثر الفت مژگان سے بڑھا جوش جنون
آخر اسنے ہمین کانٹون مین گھسیٹا افسوس

وحشتِ سیر بیابان تو ہمین کھینچے ہے
ناتوانی سے ہے مگر سلسلۂ پا افسوس

حالتِ بیکسیِ طالبِ محزون سُنکر
منہ کو آتا ہے تاسف سے کلیجا افسوس

ردیف شین معجمہ

جسطرح ہوتی ہے بلبل کو چمن کی خواہش
ہم غریبون کو ہے ویسی ہی وطن کی خواہش

جب سے ہے لعل لب و گیسوے مشکین کی طلب
نہ بدخشان کی ہوس ہے نہ ختن کی خواہش

کب ہی ہم خاک نشینون کو یہ ارمان دلمین
جامہ زیبی کی ہوس زینت تن کی خواہش

الفت گوہر دندان کی ملی وہ دولت
مری دلکو نہ ہی دُر عدن کی خواہش

صورت نکہت گل ہون چمن عالم مین
ہو کی برباد نکی ہین نہ وطن کی خواہش

آکے دلمین مرے تم دیکھہ لو داغون کی بہار
ای گل تر ہو اگر سیر چمن کی خواہش

چاہ مین تیری ہوئی بادلی صورت میری
کنوئین جہکوا ئی لگی چاہ ذقن کی خواہش

مین ہون تیرے لب رنگین کے ہوادارون مین
خون تہوکون جو کرون لعل یمن کی خواہش

حضرت شوق کا شاگرد ہون مین ای طالب
کیون نہو سب کو مرے شعر و سخن کی خواہش

ردیف صاد مہملہ

شیخ کو سجہ برہمن کو ہی زنار کی حرص
ہین جو آزاد وہ کرتے نہین بیکار کی حرص

زلف پیچان کی ہوس ہے قد دلدار کی حرص
شکل منصور ہمین ہی رسن و دار کی حرص

کسطرح قیس کو مجنون نکہین اہل خرد
اوس زنی کو ئی صنم چہوڑ کی کہسا کی حرص

جوہر تیغ کے چکہے ہین جو کچہ اسنی مزے
دہن زخم کو ہی مرہم زنگار کی حرص

انھین ہی اغون نے کیا خانۂ دل کو برباد
خاک ہو نقش و نگار در و دیوار کی حرص

خوگر سوز کیا ہے تپش غم نے مجھے
ہو کڑی دھوپ مین کیا سایۂ دیوار کی حرص

دمبدم پانی بھر آتا ہی ہمارے منہ مین
جب سی ہی بوسۂ لبہاے شکر بار کی حرص

باغ عالم مین نہین اور کوئی پھول پسند
بلبل دل کو مری ہے گل رخسار کی حرص

بلبلو دل مین سمجھ لو یہ ہوس خوب نہین
دام مین لائیگی اکدن تمھین گلزار کی حرص

زر پسند ایسے ہین اس وقت کہ ارباب دول
کرتے ہین وقت مرض شربت دینار کی حرص

کیون مرتب نہ ہو دیوان مرا اے طالب
رات دن ہے مجھے موزونی اشعار کی حرص

ردیف ضاد معجمہ

رکھتین ہم آوارۂ غربت وطن سی کیا غرض
نکہت برباد کو سیر چمن سی کیا غرض

ہم تو وارفتہ تری اٹکھیلیون کی ہو گئے
ہمکو شوخی غزالان ختن سے کیا غرض

جامۂ عریانی تن جب ہمارے ساتھ ہے
پردہ پوشی کو ہمین گور و کفن سی کیا غرض

جب کنول کی طرح روشن ہین ہمارے داغ دل
محفل دلدار مین شمع لگن سی کیا غرض

رند مشرب کعبہ و بتخانہ سے آزاد ہین
شیخ سی کیا کام انکو برہمن سی کیا غرض

آپ ہین ڈوبے ہوئے بحر فنا مین تا بدن
خاکسارانِ جہان کو ما و من سے کیا غرض

مین ہون محو بوستان عارضِ گل پیرہن
عندلیبو مجھکو گلگشتِ چمن سی کیا غرض

دشت وحشت اسکو کر دیتا ہی دم مین تا بتا
مجھسے دیوانی کو جیب و پیرہن سی کیا غرض

جامۂ دیرینۂ تن ناپسندِ روح ہے
صاف طینت کو پرانے پیرہن سے کیا غرض

مست رکھتی ہی اونہین دلدار کی جوڑے کی بو
عاشقون کو نافۂ مشک ختن سی کیا غرض

جاے طالب آپکا کیون مجمع اغیار مین
بلبلِ خوش لہجہ کو زاغ و زغن سی کیا غرض

ردیف طاء مہملہ

اے جان بہت کرتے ہین یہ دیدۂ تر ضبط
طوفان ہو برپا نہوا اشکون کا اگر ضبط

آسان نہین صدمۂ مہجوری جانان
میرا ہی کلیجا ہی جو ہے درد جگر ضبط

اوڑنے لگین نالون سی دہوئین چرخ کی اکبار
کیا کیجیے کرتا ہے دلِ زار مگر ضبط

کسطرح میسر ہو ہم آغوشیِ جانان
کھینچے ہے ادہر شرم و حیا اور ادہر ضبط

سچ پوچہو تو طالب ہی یہ سینہ مرا محبس
بند اسمین ہی بیتابی دل درد جگر ضبط

ردیف ظاء معجمہ

آپ لین راستا خدا حافظ — اے صنم سے ہے مرا خدا حافظ
جوش وحشت نی پھر بڑہایا ہتہ — اب گریبان کا خدا حافظ
کہینچتا ہون مین نالۂ پر سوز — اے فلک اب ترا خدا حافظ
سنگ عشق بتان ظالم پر — شیشۂ دل گرا خدا حافظ
لیچلا سوے دشت جوش جنون — دل دارفتہ کا خدا حافظ
نہ ٹلا دیو عشق گیسوئے یار — سر چڑہی یہ بلا خدا حافظ

تم نی بے سمجھے ہی بوجھے اے طالب
دل بتون کو دیا خدا حافظ

ردیف عین مہملہ

محفل جانان مین جب آتی ہی شمع — دیکھکر اوس گل کو گل کہاتی ہی شمع

چشم گریان سینہ بریان دیکھئے
آپ کی فرقت مین غم کہاتی ہے شمع

کیون چہپی ہے پردۂ فانوس مین
ہونہو اوس گل سے شرماتی ہے شمع

کیا کسی سے اسکی آنکہین لڑ گیئن
بیطرح آج اشک برساتی ہے شمع

آہ پروانہ لگادیتی ہے آگ
دیکھئے کیسی پگہلجاتی ہے شمع

بزم مین بن ٹہنکے جب آتے ہو تم
اے پری پروانہ بنجاتی ہے شمع

طالب اونکی بزم مین کیا بار پایئن
آہ کرتے ہین تو بجہہ جاتی ہے شمع

ردیف غین معجمہ

شمعرو مانند پروانہ جو رکہتے ہین چراغ
تجہہ تک آتی جان نثاری کی لیئے اوڑکر چراغ

ہے فتیلہ اژدہائے شعلہ افشان کیا عجب
مجکو ڈنس جائے شب فرقت مین اژدر چراغ

شمعرو جبتک ہے تو زیب شبستان جہان
شکل پروانہ بلاگردان ہین تجپر چراغ

جہلملاتی ہے صباحت سے تری یون شمع مہر
صبحکو جسطرح اے رشک مہ انور چراغ

ہون وہ وحشی ہے ہجوم غول سر پر بعد مرگ
رات بہر رہتی ہین روشن میری تربت پر چراغ

عارض پرنور جانان کی اگر دیکھے جہلک
پہر نہ محفل مین فروزان ہو کبھی دم بہر چراغ

تیرگی گور اے طالب جب زائل ہوئی
فائدہ کیا ہے جلاتے ہین جو تربت پہ چراغ

ردیف فا

رخ ہے گو خنجر براں کی طرف
دہیان ہے ابروی جاناں کی طرف

رات دہو کے ہین ترے گیسو کے
دوڑے ہم افعی پیچاں کی طرف

سوچ رہتا ہے ہمین آٹہہ پہر
دیکہکر شہر خموشاں کی طرف

جوش وحشت مین قدم ہین سوی دشت
ہاتہہ ہین جیب و گریباں کی طرف

شرم سے ڈہانک لی منہ ہر غنچہ
تم جو آنکلو گلستاں کی طرف

بوسۂ لب ہین میسر شب و روز
رخ ہو کیوں چشمۂ حیواں کی طرف

اے پری جور تغافل کبتک
اک نظر حال پریشاں کی طرف

اپنی رحمت کے تصدق ہین خدا
نہ نظر کر مرے عصیاں کی طرف

ہوس خلد اگر ہے طالب
چل ذرا کوچۂ جاناں کی طرف

ردیف قاف

جب خجو دآرائی زیبنائی اوسی کندن کی طوق
لائی میری واسطی دیوانگی آہن کی طوق

کیا مری دیوانہ کرنی کو یہ آرائش ہے کم
کیون پہنتی ہو مری جان آج تم من ٹہن کی طوق

المدد جوش جنون کرتا ہی پرزی پرزی آج
سیکڑون زنجیرین بہاری اور لاکہون من کی طوق

ہم سی دیوانی تو پہنی ہین ابہی سی بیڑیان
دیکہی پڑہتی ہین کبتک آپ کی بچپن کی طوق

کیون نہوتا وصل کی شب غیر پر افشا راز
ہاتہہ جب ڈالا گلی مین یار کی تو جہنکی طوق

کسطرح جنبش کرون اس خانۂ زنجیر مین
ایک مین مجنون علاوہ اور سو سو من کی طوق

کیون نہ دیکہون دیدۂ حسرت سی طالب بار بار
مین تو ترسون وہ اورون کے ڈالے یون مری گردن کی طوق

عکس دلبر سی ہے گہر گہر دہوپ سونی کا ورق
کہتی ہین سب ہو گی کیونکر دہوپ سونی کا ورق

پرتو رخ سے کسی کی آفتاب روز حشر
ایسا چمکا جیسے کہا کر دہوپ سونی کا ورق

چرخ بیمایہ وہی ہی گو بنا دیتا ہے روز
آفتاب کیمیا گر دہوپ سونی کا ورق

کون محبوب طلائی رنگ ہی پرتو فگن
بنگئی فرش زمین پر دہوپ سونی کا ورق

دیکھنا حرص فلک نے ررا تدن کرتا ہی جمع
ہین درم دینار اختر دہوپ سونی کا ورق

یار کا رنگ طلائی دیکھکر چاہ دن ہین زرد
لوح زر مہر منور دہوپ سونی کا ورق

حسن کی گرمی نے چمکا اور بہی وہ رشک مہر
جلوہ گر ہو جیسی کہا کر دہوپ سونی کا ورق

واہ رے تیری فریب ای آسمان حیلہ گر
دہوکہ دیتا ہی بنا کر دہوپ سونی کا ورق

سب سے مستغنی کیا اوس مہروش کے حسن نے
میرے آگے ہے برابر دہوپ سونی کا ورق

جو کہ قانع ہین نہ دیکہین حرص سے سوی فلک
گو درم ہو مہر انور دہوپ سونی کا ورق

انقلاب شی تو چاہے تو ہو اک آن مین
چاندنی چاندی کا پتر دہوپ سونی کا ورق

کم نہو ذرے سے برابر طالبان زر کی حرص
کاش بنجائی بہی گہر گہر دہوپ سونی کا ورق

اسکو جو ہر روز اوڑا لیتا ہی یہ چرخ حریص
جانتا ہی مہر مقرر دہوپ سونی کا ورق

تو ہو وہ زرین قبا پڑ جاسے اگر سایہ ترا
گو سون بنجائے برابر دہوپ سونی کا ورق

حضرت شوق سخنور کا یہ ای طالب ہی فیض
ورنہ مشکل ہے سراسر دہوپ سونی کا ورق

ردیف کاف تازی

اسطرح ہین میرے داغ عشق روشن زیر خاک
یگنا سرو چراغان مین ہمہ تن زیر خاک

کیسے کیسے گوہر دندان ہوئے ہین گو دفن
کیا تعجب ہے جو ہو ہیرے کی معدن زیر خاک

مر گیا ہون کیا کسی مطرب پسر کے عشق مین
ہڈیان کیون نہ بشکلِ نی کرتی ہین شیون زیر خاک

سرکشو کیون خاکساری سے تمہین ہی اجتناب
جان لو جانا ہی اکدن بعد مردن زیر خاک

کس لیئے کرتے ہو بالاے زمین تعمیر قصر
منعمو ہی کچہ دنون کے بعد مسکن زیر خاک

دفن ہو کر بہی ہی اسدرجہ تب سوز درون
استخوان سب ہین بہ رنگ شمع روشن زیر خاک

شوقِ خون ریزی کہان ظالم کو طالب قبر مین
کند ہو جاتی ہی ہر شمشیر آہن زیر خاک

پہنکا جاتا ہی مغز استخوان تک
یہ ضبط سوز غم اے دل کہان تک

وہ بلبل ہون کہ آہ پر شرر سے
جلائی ہین نے شاخ آشیان تک

لبون تک آئی ہے مشکل سے وہ آہ
پہونچتی تہی جو دم مین لامکان تک

جلا دل اسطرح سوز نہان سے
نہ نکلا سانس مین منہ سے دہوان تک

دکہایا یہ اثر عشق کمر نے
مٹایا قبر کا نام و نشان تک

دکہائی خاکساری نے یہ رفعت | اوڑی خاک اپنی اوجِ آسمان تک

غضب کی طبع نازک پائی طالب
کہ ہے سنگِ گران نازِ بتان تک

ردیف کاف فارسی

داغ عشق آتشین رخ سی لگی ہی تن مین آگ
یون ہی پہلو مین مرا دل جسطرح گلخن مین آگ

ملکے مہندی باغ مین جسدم گیا وہ شعلہ رو
آتشِ رنگِ حنا سی لگ اوٹہی گلشن مین آگ

دیکھتی ہی پان کا لا لا کہا لبِ دلدار پہ
لوگ سمجہی لگ گئی ہی لعل کی معدن مین آگ

ہے وفورِ ضبط گریہ ورنہ ہون وہ عندلیب
آہ سوزان سے لگا دون ہر طرف گلشن مین آگ

زینت بزم رقیب اوس شعلہ رو کو دیکہکر
داغ حسرت سی بہڑک اوٹہی سراپا تن مین آگ

میری جوشِ اشک نے کب آتشِ غم سرد کی
جلگیا کاشانۂ دل گو لگی ساون مین آگ

چہپکے طالب رو رہ جاتا ہے جو میرا شعلہ رو
ایکدن لگ جائیگی کاشانۂ دشمن مین آگ

ردیف لام

اتنی سی و مکب پرنہ یون سورج کی کرن پہول
جلجائیگی دیکہی گی جو اوس گل کے کرن پہول

جہڑتی ہین ترے ہنسنے مین او غنچہ دہن پہول
کیون ڈہیر ہون چارون طرف سیکڑون من پہول

سورج مین ہمین عقد ثریا نظر آیا
دیکہے جو جڑاؤ تری سونے کی کرن پہول

ہے حسن و جمال گل عارض مین وہ گرمی
مرجہا مین جو دیکہین تجہے اے رشک چمن پہول

گلشن مین گزر ہو جو ترا اے گل خوبی
صدقہ کرین مرغان چمن سیکڑون من پہول

یہ کیا ہین جو کرنے لگے دعوائے غلامی
بے شبہ ہین منہ پہٹ بہت اے غنچہ دہن پہول

قاتل کی کہنچی تیغ تبسم جو چمن مین
آلودۂ خون ہو گئے دم مین ہمہ تن پہول

نازک ہی کہین وہ ہری ہو جای کلائی
ہاتہون مین نلوا ئیے تم اے مشفق من پہول

شاخ شجر قد کے گل و برگ و ثمر ہین
کانون مین ہین موتی ہین نہ تیرے کرن پہول

گدرے بدن پر ترے پڑجا ئین ابہی داغ
پہینکون ہین جو تیری طرف اے رشک چمن پہول

یون ذات مری باعث تزئین وطن ہے
جسطرح ہین طالب سبب زیب چمن پہول

ردیف میم

کب شب فرقت مین تنہائی سی گہبراتی ہین ہم
دل تو سمجہاتا ہی ہمکو دل کو سمجہاتی ہین ہم

ابر تر کو جب مقابل مین کبہی پاتی ہین ہم
پہر تو آنکہون سی کیا کیا اشک برساتی ہین ہم

ہای اس شرم گنہ سی منہ کفن مین ڈہانک کر
کس ندامت سی سوی ملک عدم جاتی ہین ہم

وحشت غربت مین رفیق و آشنا کوئی نہین
درد و غم کو ساتہ ساتہ اپنی مگر پاتی ہین ہم

اس شب تار جدائی مین کوئی ساتہی نہین
اپنی سائی تک کو بہی نامہربان پاتی ہین ہم

پند ناصح اسطرف ہی طعن بدنان اوسطرف
دیکہئی اب اس کشاکش مین کدہر جاتی ہین ہم

عشق کاکل سی بڑہی ہم الفت رخ کی طرف
قید تہی تاتار مین اب روم کو جاتی ہین ہم

پیدلی مین پوچہتا ہون جب کہ درد دل ہی کون
دیکہیی شوخی کہ ہنسکر آپ فرماتی ہین ہم

اسطرف بہی ایک جام ای ساقی پیمان شکن
کب سی اسکی آرزو مین ہاتہ پہیلاتی ہین ہم

اوسکو مین جانی نہ دیتا لیکن اوس عیار نی
جاتی جاتی یہ کہا ٹہہرو ابہی آتی ہین ہم

صورت سیماب ای طالب ٹہرتا ہی نہین
اس دل بیتاب کو ہر چند سمجہاتی ہین ہم

محفل جانان مین جب جاتی ہین ہم
کہو کے ہوش اپنے چلے آتے ہین ہم

زلف پیچان اپنی سلجہاتے ہو تم
پیچ پر پیچ اے پری کہاتے ہین ہم

اوسکے کوچے کی ہے اسکو ہر ہوس
بار بار اس دلکو سمجہاتے ہین ہم

ہو چکین ظاہر وفا ئین آپ کی
آپ کو دل دیکے پچتاتے ہین ہم

تیری محفل مین نہین مطلب کچہ اور
شان خالق دیکہنے آتے ہین ہم

رحم آجاتا ہے اوسکے دل مین بہی
حال دل جبدم سنا آتے ہین ہم

دل لگانا ایکدن ہوگا وبال
دیکہو طالب تمکو سمجہاتے ہین ہم

ردیف نون

صفائے کدورت رُبا چاہتا ہون
مس قلب کی کیمیا چاہتا ہون

گلا زیر تیغ ادا چاہتا ہون
شہید محبت ہوا چاہتا ہون

سوے کعبہ شوق دل لیچلے گا
عبث رخ قبلہ نما چاہتا ہون

اب اس گردش آسیا فلک سے
مین آنٹے کی صورت لپا چاہتا ہون

کرون پاک زنگ خیالات دل سے
جو اس آئینے کی جلا چاہتا ہون

گدائی در یار کی کس سے کم ہے — جو مین ظل بال ہما چاہتا ہون
مری خاک سے کیون بنا ساغر مے — مگر بوسۂ لب لیا چاہتا ہون
بجا ہے جو ناداں سمجھتے ہین مجکو — حسینون سے رسم وفا چاہتا ہون
سنا ہے وہ آتے ہین بہر عیادت — بس اکدم کی مہلت قضا چاہتا ہون
چلے جاتے ہین رہروان عدم سب — یہین ضعف سے مین رہا چاہتا ہون

بدلکر مین اے طالب اس قافیے کو
غزل دوسری اک پڑھا چاہتا ہون

جمال رخ گلبدن چاہتا ہون — ہمیشہ بہار چمن چاہتا ہون
دم مرگ ہر مرغ گلشن یہ بولا — رگ گل سے تار کفن چاہتا ہون
مری جان لیگی تری زلف و قامت — خطا ہے جو دار و رسن چاہتا ہون
نہ کسطرح بیجذر دل اوسکو دیدون — کہ دلدار بے دل شکن چاہتا ہون
کسی شمع رو کو کرون صدر مجلس — اگر رونق انجمن چاہتا ہون
مجھے زلف مشکین کی ہے دل سے خواہش — خطا ہے جو ملک ختن چاہتا ہون

ملون حضرت شوق سے چلکے طالب
اگر حد تحقیق فن چاہتا ہوں

اوس نرگس بیمار کے بیمار سبھی ہین
داروی تب غم کے طلبگار سبھی ہین

جو بات کہ تجھمین ہے نہین اور کسی مین
کہنے کو حسینون مین طرحدار سبھی ہین

مرغ دل و جان طائر دین بلبل ایمان
اوس ظلم زلف کی پھندی مین گرفتار سبھی ہین

اب عشق کے بازار مین مانند زلیخا
اوس غیرت یوسف کی خریدار سبھی ہین

حیرت مین نہین صورت نرگس کوئی بیجا
کہنے کو تو یون طالب دیدار سبھی ہین

اس باغ جہان مین کوئی آزاد نہین ہے
اوس سرو کی وارفتۂ رفتار سبھی ہین

کیون خار نکہاتین جو ہین چاسد مرے طالب
گلزار معانی مرے اشعار سبھی ہین

کیا زلف مسلسل ہی و بکھر آئے ہوئے ہین
میرا دل شیدا بھی تو اولجہائے ہوئی ہین

کیا آپ کو یاد آگئی ہین رات کی باتین
کیون سر کو جھکائے ہوئے شرماتے ہوئی ہین

کیا غنچۂ دل باغ جہان مین ہو شگفتہ
جو گل نظر آتے ہین وہ مرجہائے ہوئی ہین

کیون آج مرے ہاتہون سے جاتا ہی مرا دل | کیا محفل اغیار مین وہ آئے ہوئے ہین

کہنا یہ دمِ نزع قیامت تہا کسی کا
طالب نہین کچہ ہوش ہی ہم آئے ہوئے ہین

مرض الموت مین بہی پیش نظر یار نہین | میری تقدیر مین کیا شربت دیدار نہین
بیکسی پہ مری روتے ہین فلک اور نزار | ہین یہ سب اشک روان کون کب بیمار نہین
خرد و ہوش کہان جب ہی تلاش کامل | راہ غربت مین کوئی مونس و غمخوار نہین
کثرت داغ سی سینے مین کہلا وہ گلشن | جسمین پہولون کی سوا نام کو بہی خار نہین
ہمکو پژمردگی گل سے ہوا یہ ثابت | گلشن دہر مین یکسان کوئی زردار نہین
اوٹہ کہڑے ہوتے ہین دیوانے لحد مین سنکر | تم سے کچہ کم مری زنجیر کی جہنکار نہین
ٹہوکرون سے تری ہوتا ہی جو محشر برپا | یہ دم صور ہے پازیب کی جہنکار نہین
مینے لکہی ہی جو یاد در دندان مین غزل | دُرِ شہوار سی کچہ کم مرے اشعار نہین

چشم میگون کے تصور مین جو ہون مین سرمست
کچہ بہی طالب ہوس خانۂ خمار نہین

ایکمدت سے ہے بیتاب یہ شیدائے وطن
یا خدا جلد دکھا صورت زیبائے وطن

گو کہ ہین مجھسی جدا مشق تصور سے مگر
ہے مرے پیش نظر شکل احبائے وطن

کیون نہو سینہ مرا گنج شہیدان کی طرح
بارہا اسمین ہوا خون تمنائے وطن

کیا عجب جلکے ہو کاشانۂ دل کب کا سیاہ
شعلہ زن سینے مین ہے آتش سودائے وطن

خار کی طرح کھٹکتے ہین چمن آنکھون مین
مجھے غربت مین جو یاد آتے ہین گلہائے وطن

تہ و بالا نہو کیونکر یہ مری کشتی دل
موجزن سینے مین ہے بحر تمنائے وطن

یاد کرتے نہین بھولے سے بھی طالب مجھکو
کیسے بھولے ہوئے بیٹھے ہین احبائے وطن

نہین یہ اشک و لخت دل ہین میری چشم گریان مین
در و مرجان مگر امڈے ہوئے ہین بحر عمان مین

لگی ہین اشک کی جھڑیان اڑے مرغ نظر کیونکر
خوش آتی ہے پرندون کو کہان پرواز باران مین

ابھی کچھ تھا ابھی کچھ ہے مین صدقے اس تلون کے
مزاج یار کا عالم ہے میرے درد پنہان مین

مجھے کیا دیگی ایذا شام غربت دشت وحشت کی
کہ نور صبح صادق ہے مرے چاک گریبان مین

کبھی مارا کبھی وحشی جلایا دو ہی باتون سے
سوال وصل پر عالم یہ تھا اوسکے نہین ہان مین

پڑی کیا چاندنی اس شب مہتاب وحشت کی
کہ عالم ہے کتان کا آجکل جیب و گریبان مین

کبھی اے کاروان خط نکر تا رخ سوئے عارض
کہ اک قطرہ بھی پانی کا نہین چاہِ زنخدان مین

پہپولے بنگئے تارے فلک پر فرط سوزش سے
اثر کیا عشق نے رکھتا ہے میری آہِ سوزان مین

کبھی زلف آپ کی دیکھی کبھی لب آپ کے دیکھے
کبھی پہونچے ختن مین ہم کبھی پہونچے بدخشان مین

بتون کی یاد مین نام خدا یاد آگیا ہمکو
ثواب ایدل ملا اسطرح ہمکو فرد عصیان مین

کہین برپا نہو جائے تری رفتار سے محشر
سنبھل کر چل خدا کے واسطے گور غریبان مین

نہین ملتا ہے پہلو مین دلِ وحشت زدہ میرا
ذرا تم دیکھہ تو لو حلقۂ زلف پریشان مین

پس مردن مرے دل مین نہو کچھ خواہش جنت
اگر مدفن مرا ہو جائے **طالب** کوئے جانان مین

دیکھا ہے جب سے زلف پریشان کو خواب مین
رہتا ہے دل ہمیشہ مرا پیچ و تاب مین

فرقت مین تیری درد ہے پہلو مین دل مین داغ
افسوس میری جان ہے کس کس عذاب مین

رخسار یار سے اگر اوٹھہ جائے کچھ نقاب
چھپ جائے آفتاب حیا سے سحاب مین

اے بت تو فرد ہے بخدا اپنے حسن مین
کافر ہے شک کرے جو ذرا تیرے باب مین

جاگانہ ہائے طالع خفتہ مرا کبھی
دیکھا نہ مین نے اوسکو کسی رات خواب مین

ایمان و دین تو چھین لیے تونے اے صنم
کچھ بھی نہین رہا دلِ خانہ خراب مین

طالب جناب شوق کا پابوس ہو نصیب
ہے التجا مری یہ خدا کی جناب مین

ردیف واو

وہ رخصت کرتے ہین تیر نظر کو
ہدف دل کو بناؤن یا جگر کو

زمانے کو نہ دو سیلے مرے جان
سرِ محفل نہ تم بدلو نظر کو

نہین معلوم کیا گذری شب ہجر
کہ روتی ہین دعائین بھی اثر کو

تسلی دین وہ رکھین سینے پہ ہاتھ
ترقی دے خدا درد جگر کو

یہ نالے عرش پر کیون پھر رہے ہین
شب غم ڈھونڈتے ہین کیا اثر کو

تڑپ نے اسکی مجکو مار ڈالا
نکالو جلد پہلو سے جگر کو

کھڑا ہے دیر سے در پر تمہارے
بلالو طالب خستہ جگر کو ✣ ✣

گیسو ترا جب سے نظر آیا مرے دلکو
بہاتا نہین سنبل کا تماشا مرے دلکو

بیچین رہا آپ کی فرقت مین ہمیشہ
اکدم کبھی آرام نہ آیا مرے دلکو

کیا خواہش گلزار جنان ہو مجھے رضوان
بہاتا ہے مرے یار کا کوچا مرے دلکو

صبر و خرد و طاقت و آرام شب ہجر
سب بہاگ گئے چہوڑ کے تنہا مرے دلکو

اوسکے در دندان کا ہوا جب سے یہ عاشق
مرغوب نہین ہین در یکتا مرے دلکو

پریون کے تماشے سے یہ دل چہوٹ گیا ہے
بہاتا نہین اندر کا تماشا مرے دلکو

باتین تمھین بہت یاد مگر ہائے شب وصل
یاد آیا نہ **طالب** کوئی شکوا مرے دلکو

کیونکر نہ بہائے مجکو گل و یاسمن کی بو
آتی ہے صاف ان سے مرے گلبدن کی بو

پہیلی جو بہینی بہینی مرے گلبدن کی بو
آوارہ وطن ہوئی غم سے چمن کی بو

سونگہی ہے جب سے مین نے ترے پیرہن کی بو
بہاتی نہین ہے مجکو گل و نسترن کی بو

بچ جاے جان ابھی ترے بیمار عشق کی
اکبار تو سونگہا دے جو سیب ذقن کی بو

بلبل تڑپ تڑپ کے چمن ہی مین مرگئی
لائی نسیم جبکہ اوڑا کے چمن کی بو ✢

کیا نکتہ چین کو علم ہوا اپنے عیوب کا
معلوم ہوتی ہر کہین اپنے دہن کی بو

طالب جو پہیلی نکہت گیسوئے عنبرین
غیرت سے صاف اوڑگئی مشکِ ختن کی بو

یہ تو ہے دامِ بلا اسمین گرفتار نہو
مرغ دل شیفتۂ گیسوئے خمدار نہو

بعد مدت کے ہوئی ہی یہ شب وصل نصیب
اے سحر بہرِ خدا آج نمودار نہو

روز اسطرح نہ ہاتہون مین لگاؤ مہندی
دست نازک کو کہین رنگ حنا بار نہو

تیغ ابرو ہے مرے قتل کو کافی اے دل
دست قاتل مین اگر خنجر خونخوار نہو

کہین اغیار نہون واقف دردِ اُلفت
رات دن گرم فغان اے دل بیمار نہو

جبکہ آنکہون سے نہان ہے وہ گلِ باغِ شباب
خار کسطرح مری آنکہون مین گلزار نہو

دولتِ حسن خدا داد ملی ہے اوسکو
کسطرح بادۂ نخوت سے وہ سرشار نہو

راہ غربت مین خدا ساتہہ ہی اوسکے ہر دم
ساتہہ جسکے کوئی مونس نہو غمخوار نہو

نقد دل دیکے حسینانِ جہان کو طالب
غم و اندوہ و الم کا تو خریدار نہو

پیدا جہان مین کوئی تمسا بشر نہو
نالے کرون فراق مین تبکو اثر نہو

جانے نہ دینگے آپکو یہ جان سے لیجئے
رخصت طلب نہ کیجئے جبتک سحر نہو

جس سے نہ کانپے دل وسکی بہی نہین فغان
ہرگز نہین وہ آہ کہ جسمین اثر نہو

پہچانا اونکا اپنے کیئے پہ یہ دیکھئے
کہتے ہین زہر دیکے الٰہی اثر نہو

طوفان کا ہی ڈر ترے رونے سے مجکو آج
تو محو گریہ اسقدر اے چشم تر نہو

اللہ رے یہ ذوق کہ اکثر شب وصال
کہتا ہے دل مرا کہ الٰہی سحر نہو

طالب یہ اپنے طالع بد کا اثر ہی صاف
شیدا ہون جسکا مین اوسے کچہہ بہی خبر نہو

ردیف ہاے ہوز

عکس نے اوسکے بڑہایا یہ جمال آئینہ
باعث تحیر مہ ٹھہرا کمال آئینہ

پانی پانی شرم سی ہوتا ہی پیشِ روئے یار
کچہہ نپوچھو حال فرط انفعال آئینہ

بزم عالم مین جو یہ چاہو کہ ہو ہر دل عزیز
صاف رکہو دل کدورت سی مثال آئینہ

اوبت خود بین ترے رخسار تابان دیکھکر
کیا کہون جو کچہہ ہوا ہے آج حال آئینہ

اف رے خود بینی کہ ہون عشاق تیرے روبرو
اور ہو آٹہون پہر تجکو خیال آئینہ

پاک کہہ زنگ خودی سے شیشۂ دل رات دن
ہے فقط روشن ضمیری ہی کمال آئینہ

جلوۂ رخسار جانان اسمین ہے پرتو فگن
شیشۂ دل ہو گیا اپنا مثال آئینہ

او بت خود بین اسے تو آپ ہی کرتا ہے شوخ
ورنہ ہو تیرے مقابل کیا مجال آئینہ

کیا تعجب ہو دل دشمن کدورت سے خراب
زنگ ہو جاتا ہے آخر کو وبال آئینہ

دوست دشمن کسطرح مجکو نہ سمجہین صاف دل
سب سے یکسان پیش آتا ہون مثال آئینہ

ہجر مین ورد کر اے طالب مکدر دل نکر
یہ تو روشن ہے کہ ہے بانی وبال آئینہ

تہا کوئی بت وہ بیوفا کہ نپوچہہ
دل نے ایسا ملا لیا کہ نپوچہہ

دانۂ اشک گرکے آنکہون سے
خاک مین اسطرح ملا کہ نپوچہہ

گو مس دل کو زنگ ہے افلاس
صبر بہی ہے وہ کیمیا کہ نپوچہہ

دو قدم بہی نچلنے پایا تہا
کودک اشک یون گرا کہ نپوچہہ

سینے مین غم کی آگ بہڑکی تہی
خانۂ دل بہی وہ جلا کہ نپوچہہ

جاے اشک اب لہو نکلتا ہے
یون ہوا خونِ مدعا کہ نپوچھہ

عشق تہا ہمکو کیون ہوتے زرد
اس چمن کی ہے وہ ہوا کہ نپوچھہ

لشکرِ یاس کی چڑہائی سے
خانۂ صبر وہ لٹا کہ نپوچھہ

صورت شمع بزم ہستی مین
طالب اسطرح جل بجہا کہ نپوچھہ

ہے سویدا کی جگہ اب دل مین داغِ آبلہ
بعد مدت یہ ملا ہمکو سراغِ آبلہ

ہے سیہ بختی مین بہی احسانِ داغِ آبلہ
خانۂ دل مین منور ہے چراغِ آبلہ

خارِ صحراے جنون کی تشنہ کامی دیکہکر
ہو گیا لبریز خون میرا ایاغِ آبلہ

دشت پیمائی مین آتش زیر پا کیونکر نہون
سیکڑون ہین میرے تلوون مین چراغِ آبلہ

وسعتِ دل تنگ ہے یہ طور سینا سے سوا
دشت ایمن چاہیے بہر فراغِ آبلہ

دشت غربت مین کلیجا پانی پانی ہو گیا
دل ہے جسکو سمجہے ہین خون ایاغِ آبلہ

نوک کی لینے لگے کیون خارِ صحراے جنون
لائق نشتر ہے کیا جوشِ دماغِ آبلہ

خانۂ دل مین عجب کیا آگ لگجاے کبہی
اب لپک دینے لگا کچہہ چراغِ آبلہ

ہوگیا اندر ہی اندر زخم سر سی پاؤن تک
سینے مین چہلکا مگر دل کا ایاغِ آبلہ

میری اشکِ گرم سی چہالی ہین ساری جسم مین
سینچنے سے ہو گیا سرسبز باغِ آبلہ

جا گزین ہی دلمین اکمدت سی یہ آنوک خار
ڈہونڈہتی ہی تو کفِ پا مین سراغِ آبلہ

کیون نہو شاداب رنگین گلشنِ ایجاد مین
ہے جگر کے خون سے سیراب باغِ آبلہ

خون کی قطرے چلی آتے ہین کیون ہمراہ اشک
میری آنکہین بنگئی ہین کیا ایاغِ آبلہ

شیخ کو باغِ جنان کی حرص امنگیر ہے
جی مین آتا ہی دکہاؤن سبز باغِ آبلہ

کیا تعجب ہر قدم پر خون کا دریا بہے
خار صحرا سخت ہین نازک دماغِ آبلہ

گریۂ وصحرا نوردی ہی سی ہاتہ آئی ہمین
گوہرِ اشک اور لعل شبچراغِ آبلہ

ایک تو ہی موسمِ گل دوسرے فیضِ جنون
کیون نہ یون پہولے پہلے گلزار داغِ آبلہ

خانۂ تاریک دلمین روشنی کچہ بہی نہین
رات دن جلتا ہی گو اپنا چراغِ آبلہ

ہاے ہتا یہ نور بخشِ وادیِ جوشِ جنون
خار نے گل کردیا میرا چراغِ آبلہ

جب سی پایا ہی یدِ بیضا کو اپنی جنس سے
فرطِ شادی سی فلک پر ہے دماغِ آبلہ

تن بدن اپنا پہنکا جاتا ہے او ابرِ کرم
آگ سی کچہ کم نہین یہ سوزِ داغِ آبلہ

کیون دلِ خون گشتہ نے چہورا لایا اسطرح
خون کی اسمین جھلک کچھ کچھ شراب آنے لگی
کیون لہو کی گلیان مین کہہ رہا ہون ہر گہڑی

کیا ہوے پہ نظر آیا ایاغ آبلہ
کیا دمکتا ہی یہ لعل شبچراغ آبلہ
ہونہو ٹوٹا مرے دل کا ایاغ آبلہ

بہر گئی اور کیا طالب مین میرے ساتھہ ساتھہ
شیشۂ داغ و مشعل آہ و چراغ آبلہ

ردیف یاے تحتانی

او سکو جب سے محبت ہو گئی
ایک عالم کو عداوت ہو گئی

ہجر مین یہ جی کی حسرت ہو گئی
آسینے کو جس سے حیرت ہو گئی

آہ کی کس نے ہماری قبر پر
گل جو دم مین شمع تربت ہو گئی

اک نظر پر بیچتا ہون نقد دل
تہا جو بیعانہ وہ قیمت ہو گئی

کہنچ گیا دل ان تہا ہر اک طرف
عین کثرت مین یہ وحدت ہو گئی

کیا ہسر انو سکے دلدار پر
صرف بیہوشی حسرت ہو گئی

غیر لاکہون جہوٹے فقرے دے گئے
مین جو سچ بولا شکایت ہو گئی

قبر پر آئے وہ بہر فاتحہ | ہر طرف برپا قیامت ہو گئی

میں وہ وحشی ہوں مری تصویر بھی | قیس نے دیکھی تو وحشت ہو گئی

آہ سوزاں کام آئی ایکدن | بعد مردن شمع تربت ہو گئی

کیوں کمر کو بال سے تشبیہ دی | موشگافی وجہ خفت ہو گئی

میں نہ چونکا ہائے خواب مرگ سے | گو سر تربت قیامت ہو گئی

بزم رنداں میں جو آیا محتسب | کیسی برہم اپنی صحبت ہو گئی

مل گیا ہے جب سے وہ سیمیں بدن | مال و دولت سے قناعت ہو گئی

مسّی کیا اوس بت نے ہونٹوں پہ ملی | پھیکی کیوں ظالم کی رنگت ہو گئی

وہ اوٹھے جاتی رہی تاب و تواں | دو گھڑی بیٹھے تو راحت ہو گئی

[illegible] جناب شوق

[illegible]

پوچھتے ہو تم [illegible] تو لو [illegible] حالت کیسی | [illegible] پوچھتے کیا ہو [illegible] شب فرقت کیسی

کیا ہوا آج [illegible] چھوٹ [illegible] بات [illegible] | [illegible] سے تو [illegible] نہیں [illegible] کدورت [illegible]

شکوۂ جور و ستم پر یہ وہ فرماتے ہین
دعوے عشق اگر ہے تو شکایت کیسی

کوئی تدبیر تو فرمائیے اے حضرت دل
ہو گئی ہجر مین اوس شوخ کی صورت کیسی

ہائے کہنا یہ کسی کا سر تربت آ کر +
ہو گئی ہے تمہین سونے کی عادت کیسی

زلفون کی جہونک سے دوہری ہوئی جاتی ہے کمر
کچھ خبر بھی ہے ذرا اپنی - یہ نزاکت کیسی +

حال سننے کے ہو لائق تو سنائے طالب
کیا کہے آپ کو گزری شب فرقت کیسی

حضرت ناصح جو مجکو آج سمجھانے لگے
سچ تو یہ ہے میری دلمین آگ بھڑکانے لگے

باغ مین زلف پریشان کیا وہ سلجھانے لگے
صورت دل سنبل پیچان کو اولجھانے لگے

بیٹھے کچھ بولے نہ دلکو ذرا بہلا سیئے
میرے پہلو مین ابہی سے آپ گھبرانے لگے

پھر گلگشت چمن آیا جو میرا گلبدن +
سب گل تر حسن کی گرمی سے مرجہانے لگے

کسطرح باور ہو دلکو آمد شاہ بتان
نامہ بر ہم مفلسون کے گھر وہ کیون آنے لگے

حالت مستی مین بہی اونکا رہا پاس ادب
بے سبب ترسا بچے کیون مجکو ترسانے لگے

میرے دلکو دے گئے پھر نشانی داغ غم
پاس سے صبح شب وصلت جو وہ جانے لگے

دیتے ہی تشبیہ زلفِ پرشکن کو سانپ سے | خود بخود وہ موئے مشکین پیچ و خم کہانے لگے

تہا خمار کیف ہستی سوز اسے طالبؔ مجہے
یون درِ میخانہ پر سر ہم جو ٹکرانے لگے

عشق مین کاوش جگر نہ گئی | یہ خلش اپنی عمر بہر نگئی
تہا کون بزم مین بسمل | وہ سنانِ نظر کدہر نہ گئی
کیا یہ تہا کوئی پارۂ سیماب | کیون یہ بیتابیِ جگر نہ گئی
بید کی طرح ہل گیا دلِ یار | شکر ہے آہ بے اثر نہ گئی
ڈہونڈہ لائی عدم سی فکر رسا | ہاتہہ سے بندشِ کمر نہ گئی
نیچی نظرون سے دل چرا لینا | کبہی یہ خوی مفت بر نہ گئی

بہگیا خون ہوکے دل طالبؔ
جوشش اشک چشم تر نہ گئی

دل خون ہوا لہو سے ہے پانی | اشکون مین نکیون ہوا ہے روانی
اندر کوئی دل مسل رہا ہے | یاد آئی کسی کی نوجوانی +

آتے ہین وہ آج بے بُلائے
ہون تشنۂ آبِ تیغِ قاتل
زخمون کے دہن ہنسین نہ کیونکر
پیاسے جو ہین آبِ تیغ کے زخم

اللہ اللہ یہ مہربانی
ممکن ہین پی لون اور پانی
قاتل کے ہین کپڑے زعفرانی
ہر دم لب پر ہے پانی پانی

کیا ہجر مین نیند آئے طالب
پتلی کو ہے حکم پاسبانی

تمھارے عشق مین اے دل مصیبت آہی جاتی ہے
نصیحت آپکی یہ ہی بجا اے حضرت ناصح
خفا ہو تو ہو کیون اس شکوہ جور و جفا پر تم
گلستان جہان مین سرو کو جب دیکھتا ہون مین

نہ گھبرا اسقدر تو سر پہ آفت آہی جاتی ہے
حسینون پر مگر اپنی طبیعت آہی جاتی ہے
کبھی بھولے سے لب پر کچھ شکایت آہی جاتی ہے
مجھے اے باغبان یاد اوسکی قامت آہی جاتی ہے

غزل کہنا نہین ہے سہل مشکل ہے بہت طالب
مگر مدت مین اس فن کی لیاقت آہی جاتی ہے

ایسی فلک سے بارش سنگِ فتور ہے
صدمے سے جسکے شیشۂ دل چور چور ہے

اس کوہ دل پر اپنے تجلی نور ہے
خاکِ سیاہ آتش غیرت سے طور ہے

ہلچل مچی ہوئی ہے قیامت ہے اک بپا
سرگرم نالہ آج دلِ ناصبور ہے

ہوتی ہے ان حسینون مین بھی لجلون کی قدر
کیسا پسندِ چشم بتان کحل طور ہے

آنکھین تری غضب کی ہین اے غیرت غزال
جن پر نثار مردمکِ چشمِ حور ہے

ہے حال پر شاہد نقصان پس کمال
کیون نہ اہد وعروج پہ اتنا غرور ہے

طالب اگرچہ صورت عنقا ہون گوشہ گیر
فیض سخن سے شہرہ نزد و دور ہے

لاش میری جبکہ سوئے کوئے جانان لیچلے
مین یہ سمجھا جانب فردوس رضوان لیچلے

باغ دنیا مین گلِ مقصد نہ ہاتھ آئے کبھی
دامن دل مین ہزارون خار ارمان لیچلے

وقت مردن بھی نہ آیا وہ عیادت کیلئے
ہم عدم کو حسرت دیدار جانان لیچلے

بعد مدت کہنے سننے سے جو وہ آئی کبھی
چھین کر صبر و قرار و دین و ایمان لیچلے

وحشت غربت مین رفاقت خضر نے جب چھوڑ دی
ساتھ ساتھ اپنے مجھے غولِ بیابان لیچلے

یہ تو خود پابند ہے زنجیر زلف یار مین
یوسف دل کو مری کیون سوئے زندان لیچلے

ہے جو طالب عزم کوی یار با ہوش و حواس
تم بھی گویا ساتھ اک فوجِ رقیبان سے چلے

پتھرا گئی ہین آنکھین مری انتظار سے
گلشن مین کوئی پوچھے نسیمِ بہار سے
بنتا مین کاش اپنی نحافت سے بوی گل
لکھی تھی بعدِ مرگ جو گردش نصیب مین
مرنے کے بعد بھی نگیا ہائے سوزِ دل
عشق و شکیب مین ہے بھلا کیا مناسبت

قاصد پھرا نہین ہوا بھی کوئے یار سے
نسبت شمیم گل کو ہے کچھ بوے یار سے
سنتا ہون اونکو شوق ہے پھولون کے ہار سے
ساغر بنائے چرخ نے میرے غبار سے
اوٹھتے ہین شعلے اب بھی لوحِ مزار سے
کہتے ہین صبر کرنے کو مجھ دل فگار سے

طالب جو لالہ زار مین ممکن نہین کبھی
حاصل ہے وہ بہار دلِ داغدار سے

گھر گیا بدگمانیان سے کے
کیون نہون زخم سب ہرے تن کے
چل دبے پاؤن گور عاشق پر

ٹھہرے یون دل مین یارِ بدظن کے
سینچے ہین آب تیغ آہن کے
حشر ہوگا چھڑے اگر جھنکے

دل دکھانے کے ہین عجب انداز | چھیڑتے ہین وہ ذکر دشمن کے
مردہ دل زندہ ہوتے ہین رقص | اوس پری کی چھڑے جہان جھنکے
مرمٹے عشق مین کچہ ایسے ہم | نہ کفن کے ہوے نہ مدفن کے
حسرتین فرط غم سے روتی ہین | بیٹھکر پاس میرے مدفن کے
کیسے بگڑے ہماری ہوش وحواس | وہ جو محفل مین آئے بن ٹھنکے

ہم تو دیدارِ یار مین **طالب**
در کے محتاج ہین نہ روزن کے

گفتگو چھیڑتے ہو جانے کی | باتین کرتے ہو دل دکھانے کی
انتہا کچھ بھی ہے ستانے کی | فکر ہنسنے مین ہے رولانے کی
کیون دکھاتے ہو مجکو چاہ ذقن | فکر ہے کیا کنوین جھکانے کی
جلوۂ برق ہے مرے دلمین | یاد ہے تیرے مسکرانے کی
سنتے ہین بات بات مین گالی | کیا سزا پائی منہ لگانے کی
کرلو غمزے سے نقد دل حاصل | یہی کنجی ہے اس خزانے کی

دل بچے زیر آسیائے فلک
کیا حقیقت اس ایک دانے کی

ہم نے کیا کیا مصیبتین نہ سہین
جھیلی ہین آفتین زمانے کی

جب لحد پر سے ہے گنبد گردون
کیا ضرورت ہے شامیانے کی

قصر دل تک تو ہو گیا ویران
فکر ہے مجکو گھر بنانے کی +

کچھ دنون تم نظر چراتے تھے
اب تو عادت ہے دل چرانے کی

باتین کرتے ہو اور ڈھنگ کی آج
فکر ہے کیا مرے اوٹھانے کی

شانہ اُلجھا ہوا ہے گیسو سے
کیا سزا پائی سر چڑھانے کی

بارش سنگ فتنہ ہے ہر دم
دیکھیے بدعتین زمانے کی

عمر عصیان مین کٹ گئی طالب
کون صورت ہے منہ دکھانے کی

کسکا ہمارے کعبۂ دل مین مقام ہے
غم سے سیاہ پوش جو بیت الحرام ہے

کیون بول اوٹھی نہین نہین انکار بوسہ مین
معدومی دہن مین مجھے اب کلام ہے

کسطرح حسرتین مری نکلین شب وصال
دلمین ہجوم غم سے تو اک ازدحام ہے

سوزِ تپ فراق سے دل ہو گیا کباب
ہمشکلِ آبلہ غمِ ساقی مین جام ہے

بہرِ زیارت آؤ کبھی دل کے ڈھیر پر
گورِ شہید عشق علیہ السلام ہے

اوس شوخ نے جو کہولی ہین زلفین مزار پر
بیچین روح شکلِ اسیرانِ دام ہے

آنے سے اونکے آرزوؤن نے کیا ہجوم
طالب کے دل مین آج بڑی دہوم دہام ہے

غزل لکھتے ہین بہرِ حضرتِ تسخیر پتھر کی
زمینِ شعر مین کرتے ہین ہم تعمیر پتھر کی

وہ لاغر ہون جو رکھون دہ جیب اپنی سینہ پر
تو ہو معلوم اک سل ہی بت بے پیر پتھر کی

لیا سر کاٹ سوزِ شمع محفل پر نہ رحم آیا
مقرر تو نے چہاتی پائی اے گلگیر پتھر کی

مری گردش سے ہو آرام کیا کیا اہلِ دنیا کو
یہ ہے ہنگامِ دورِ آسیا تقریر پتھر کی

کسی شیرین ادا نے جب خطاب کوہکن بخشا
ملی سرکارِ وحشت سے مجھے جاگیر پتھر کی

ہوائے دامنِ کہسار سر مین کیون نہ بہر جائے
ہوس رکھتے ہین ہم وابستۂ زنجیر پتھر کی

اوبل پڑتے ہین آنسو وہ کن کی جان فشانی ہے
ہمین جسدم نظر آتی ہے جوئے شیر پتھر کی

گئی ہے جان جب اوس سنگدل تیری جدائی مین
نشانی کے لیے تربت بہی ہو تعمیر پتھر کی

بنائی سنگ مرمر کی جو ٹھر اوس رشک شیرین نے
ہوا دہوکا یہ سبکو ہے یہ جوئی شیر پتھر کی

گیا بتخانۂ آزر مین جسدم وہ بت کافر
گری قدمون پر آکر اوسکے ہر تصویر پتھر کی

کرونگا دم مین پانی پانی اوس سندانِ سنگین کو
حقیقت کیا ہے پیش نالۂ شبگیر پتھر کی

کیا دیوانگی کے جرم مین لڑکون نے رجم آخر
ترے مجنون کو اے لیلی ملی تعزیر پتھر کی

نہو آرام کیونکر مجکو طالب سنگ طفلان سے
محبت ہے دل وحشی کو دامنگیر پتھر کی

مجنون کی طرح عمر نہ برباد کرینگے
ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے

کیا آپ قیسون ہی کو دلشاد کرینگے
بہولے سے بہی مجکو نہ کبہی یاد کرینگے

مجنون نے لیا نجد تو فرہاد نے کہسار
ہم بہی کسی ویرانے کو آباد کرینگے

اللہ نے بیرحم بنایا ہے بتون کو
کیا کیا نہ ستم یہ ستم ایجاد کرینگے

کرنا ہے تو پامال کرین شوق سے وہ دل
ہم وہ نہین جو شکوۂ بیداد کرینگے

اب ہم بہی ترے ہجر مین اے غیرت شیرین
منت کشی تیشۂ فرہاد کرینگے

محفل مین بہلا بہولے گی طالب غزل اپنی
ہم پر نظر لطف جو اُستاد کرین گے

وہ بہی دن آئینگے یارب کہ وطن دیکہینگے
ہم اسیران قفس روے چمن دیکہین گے

ہوش بلبل کی طرح سب کے اوڑین گے اکبار
تجکو اے گل جو جوانان چمن دیکہین گے

آپ ہین لعل لب یار سے عشاق غنی
دیدۂ حرص سے کیا لعل یمن دیکہین گے

فائدہ کیا جو ہوی بوالہوسون کو رفعت
گردش اکدن صفت چرخ کہن دیکہین گے

شام غربت کی سیاہی سے تو دم گہٹتا ہے
دل تڑپتا ہے کہ کب صبح وطن دیکہین گے

رنج غربت سے وہ اگلی مری صورت نہ رہی
غیر سمجہین گے جو احباب وطن دیکہین گے

روح جبتک ہے مکین اسمین بنا ہے اسکی
بعد اسکے نہ یہ کاشانۂ تن دیکہین گے

چتونین تیری قیامت کی ہین اے فتنۂ دہر
چوم لین گے تیری آنکہین جو ہرن دیکہین گے

بعد مردن مجہے سب یاد کرینگے **طالب**
جبکہ دیوان مرا اہل سخن دیکہین گے

مانا دل بیتاب کی فریاد غضب ہے
تیرا ہی ستم اے ستم ایجاد غضب ہے

مین تمکو شب و روز کرون یاد مری جان
بہولے سے نہ تم مجکو کرو یاد غضب ہے

آتی ہے صدا مرقد شیرین سے یہ دن رات
برباد ہوئی محنت فرہاد غضب ہے

اوس بت کا تصور ہی نہیں دل میں ہا آج — برباد ہوا خانۂ آباد غضب ہے

دشمن تو مزے لوٹتے ہیں وصل کی دن رات — فرقت میں ہمیں اک یہ ناشاد غضب ہے

ہو جاتے ہیں بیچین بہت ہم تری غم میں — یہ یاد تیری اے ستم ایجاد غضب ہے

پابوس کا ہے شوق نہایت مجھے طالب

ہیں دور بہت ہی مرے استاد غضب ہے

جب اجل آئیگی کہدونگا قضا سی پہلے — مرچکا ہون مین تو اک بت کی ادا سی پہلے

سخت جان ہمن مین بہت قسح کریگی کہ نہین — پوچھہ لو یہ تو ذرا تیغ ادا سے پہلے

شکوۂ جور سے مین باز نہ آؤنگا کبھی — آپ جبتک نکرین توبہ جفا سے پہلے

دیکھے دل جان ہی بنا یہ وفا ہے کہ نہین — پوچھہ لو جاکے کسی اہل وفا سے پہلے

مجھے گلگشت چمن کا ہو وہ شوق ای ہمدم — باغ مین جاکے پہونچتا ہون صبا سی پہلے

سرخ اے شوخ ترے ہاتھہ نہونگے ہرگز — خون جبتک نہ مرا مل لے حنا سی پہلے

مرمٹا مین عبث اوس بت کی ادا پر طالب

جان دی مین نے یونہین اپنی قضا سی پہلے

زندگی ہجر مین اے یار ہی دشوار مجھی
شکل دکہلادی خدا کے لیا کنار مجھے

جسطرح مین نے مریجان دیا ہے تہین دل
جان اگر مانگو تو ہرگز ہنو انکار مجھے

کسی صورت سی نہین ہی مجھے امید شفا
کردیا ہے مرض عشق نے بیمار مجھے

ہائے کہنا یہ کسی غنچہ دہن کا شب وصل
نیند آتی ہے نکرنا کہین بیدار مجھے

درد دل اپنا کسے جا کے سناؤن طالب
نظر آتا نہین اپنا کوئی غمخوار مجھے

ترے پتھر سی دل مین جسکی کچہ تاثیر ہوتی ہی
وہ میرے دل کی فریاد ای بت بے پیر ہوتی ہی

جو مجھسے بندش مضمون دم تحریر ہوتی ہی
وہ میرے دلربا کی یکقلم تقریر ہوتی ہے

اثر پوچھا جو مین نے آہ کا ہنس کر یہ فرمایا
بتاؤ تو سہی کیا واقعی تاثیر ہوتی ہے

نہ چین آیا ذرا تمکو رہی بیتاب شب بہر تم
ہماری آہ مین ظالم یہی تاثیر ہوتی ہی

سنا کر گالیان طالب کو وہ بدخو یہ بولا اوٹھا
کہ جو شیدا ہو مجھپر اوسکی یہ توقیر ہوتی ہے

پلٹ کیون گئے میرے پاس آتے آتے
ہوئے تمکو کیا کیا گمان آتے آتے

یہ قسمت کا ہی پھیر وعدے کی شب وہ
گئے غیر کے گہر یہان آتے آتے

نہ ابتک مرے گہر کسی دن تم آئے
ہوئی مدت اے مہربان آتے آتے

تب ہجر نے آگ بہڑکائی ایسی +
ہوئے خشک اشک وان آتے آتے

بہت حسرتین بہر گئین میری دلمین
یہ گہر بہر گیا میہمان آتے آتے

کوئی جانتا ہو تو مجہکو بتا دے
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

نکیون اشک رک جائین آنکہون مین آکر
ٹہر جاتے مین کاروان آتے آتے

کہا اوس نے جو کچہ پیام زبانی +
گیا بہول قاصد یہان آتے آتے

اوداسی یہ کیون آج چہائی ہوئی ہے
تمہین ہوگیا کیا یہان آتے آتے

اداسے جوبن ٹہنکی وہ گہر سے نکلے
کیا لاکہون کو نیمجان آتے آتے

بڑی محنت و مشق کے بعد طالب
مجہے آئی اردو زبان آتے آتے

یہ تو دو دن کی زندگانی ہے
یہ نہ سمجہو کہ جاودانی ہے

قصۂ ہجر سنکے کہتے ہین
کیسی پرغم تری کہانی ہے

میری آنکھون مین تم جو رہتے ہو
دلمین کچھ اور بدگمانی ہے

کیون نہ لوٹون مزی وصال کی شب
مین ہون یا وہ نگار جانی ہے

کوئی کروٹ بدل نہین سکتے
ہجر مین ایسی ناتوانی ہے

دُرِ دندان کی آب کے آگے
آبِ گوہر بھی پانی پانی ہے

کیون نہ پیارا ہو جان سے چھلا
یہ مرے یار کی نشانی ہے

قبر ٹھکراتے ہوے یہ کیون ایجان
ٹوٹی پھوٹی مری نشانی ہے

بولے طالب وہ سنکے میری غزل
سحر ہے یہ کہ شعر خوانی ہے

جو زلف اب کان پر لہرا رہی ہے
بتاؤ کیا تمہین سکھلا رہی ہے

کسی کا ہائے یہ کہنا شب وصل
ابھی ٹہیرو تم ہمین نیند آ رہی ہے

گلستان مین کھلا ہے کیا کوئی گل
چمن سے اور ہی بو آ رہی ہے

کوئی اوس عیسیِ دوران سے کہدے
کسی کی جان لب پر آ رہی ہے

تمہین کیا ہو گیا ہے آج طالب
اوداسی کیون یہ رُخ پر چھا رہی ہے

عمر بھر تو وہ گلشن ایجاد مین آزاد ہے
جو کوئی وارستہ شکل نکہت برباد ہے

جب سے مجکو عشق مژگان ستم ایجاد ہے
دل مرا آماجگاہ ناوک بیداد ہے

اوس ستم ایجاد کو لاکھون ہوا کرتو ہین ظلم
پھر بھی دل منت کشِ خاموشیِ فریاد ہے

کون ہوگا مانعِ سیرِ خیابان عدم
بلبلِ روحِ روان اک طائر آزاد ہے

کھلتے ہین ہر دم جو سینے مین مرے داغ جنون
عین لطف نخلبند گلشن ایجاد ہے

آج گلگشت چمن مین ہے وہ رنگین مزاج
رنگ روی گل برنگ نکہت برباد ہے

آرزوئین اسمین مرجاتی ہین کیون جانکی ساتھ
کیا دلِ پرداغ طالب روضۂ شداد ہے

خانۂ دلمین ہمارے جو تری یاد رہے
لب پہ ہر دم مرے حضرت دل آپکے فریاد رہے

صورتِ گلشن فردوس یہ آباد رہے
دیکھنا لطف و ستم سے نہ کہین باز آنا

کیون نہ بھیجین بہلا وہ ستم ایجاد رہے
کوئی آباد رہے یا کوئی برباد رہے

راتدن غیرون کی جلسون مین رہا کرتے ہو
کوئی بچھڑا ہوا کسطرح تمہین یاد رہے

ہین تقاضے تو یہی ناز و ادا کے ایجان
کرم و لطف کی ساتھ آپ کی بیداد رہے

شوق سے آکے کوئی قبر مری ٹھکرائے
میں دعا دونگا کہ ظالم مرا آباد رہے

ستم و جور کیئے جاؤ جہانتک چاہو
داد چاہونگا قیامت میں تمہیں یاد رہے

خضر ہو شوق ہو یا جذبِ دلِ شیدا ہو
جو دکھا دے ترا کوچہ مجھے آباد رہے

سارے احباب ہیں نزدیک مرے ای طالب
دور مجھسے مگر اک حضرت اُستاد رہے

جبتک رخِ دلبر کا نظارا نہیں کرتے
ہم سیر گلستان کو گوارا نہیں کرتے

کیون دلکو پریشان کیا کرتے ہو ایجان
تم کسلیئے زلفون کو سنوارا نہیں کرتے

ہم پہ وہ چڑہاتے نہیں کب غصے سے تیوری
بیوجہ وہ کب خون ہمارا نہیں کرتے

گہبرائے ہوئے پہرتے ہو کیون خوف گلہ سے
ہم حشر میں کچھ شکوہ تمہارا نہیں کرتے

اک وہ کہ مزے لوٹتے ہین وصل کے طالب
اک مین کہ مرا آنا گوارا نہیں کرتے

تمہارے تیور ہیں آج میلے کہلی ہیں زلفین بلا کیا ہی
رقیب کیا مر گیا مری جان کہو تو آخر یہ حال کیا ہی

جو محو رہتا ہوں رات دن مین تمہاری فرقت مین اپنے دل مین
نہین ہے ابتک خبر یہ مجکو فراق کیا ہی وصال کیا ہی

تمہاری فرقت مین ہیرے دیپر جو گذری جانے بلا تمہاری
کبھی افسوس اتنا پوچھا کہو تو آخر یہ حال کیا ہے

ثنا کسیکی گلا کسیکا کسی کی مدحت کسی کا شکوہ
رقیب کی بزم مین جنم اسکے بتا ئی قیل و قال کیا ہے

نہین یہ اتنا تغافل اچھا نہین یہ بے اعتنائی اچھی
ذرا تو دیکھو کہ فرط غم سے تمہارے **طالب** کا حال کیا ہے

شمع کی طرح ہمین یون نہ جلائے کوئی
صورت اشک نظر سے نہ گرائے کوئی

دیکھکر مجھکو سر بزم یہ ارشاد ہوا
کون بیٹھا ہے اسی جا کے اوٹھائے کوئی

قیس و فرہاد کے مرقد سے یہ آتی ہے صدا
ان حسینون سے کبھی دل نہ لگائے کوئی

قصہ غم مرا سنتے ہی وہ یون بول اوٹھے
ہمکو حال شب فرقت نہ سنائے کوئی

کیا غضب تہا یہ شب وصل کسی کا کہنا
نیند آتی ہے ہمین اب نہ جگائے کوئی

دم جو اٹکا ہے دم نزع مری آنکھون مین
منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

داد چاہونگا قیامت مین خدا سے **طالب**
جسقدر چاہے مجھے آج ستائے کوئی

جب وہ شب وصال ہم آغوش ہو گئے
دونون جہان ہمکو فراموش ہو گئے

شکوے تمام ہمکو فراموش ہوگئے ‏ — محشر مین آپ کسلیئے روپوش ہوگئے

موسیٰ کی طرح تاب ذرا بہی نہ لاسکے ‏ — جلوہ ہم اونکا دیکھہ کے بیہوش ہوگئے

سر دیکے سرخرو ہوئے اوس آستان کو ہم ‏ — شکر خدا کہ آج سبکدوش ہوگئے

کچہہ بہی نہ لوٹی ہم نے بہار اس بہشت کی ‏ — آتے ہی تیری بزم مین بیہوش ہوگئے

کیا حال غم سنائین شب وصل ای صنم ‏ — شکوے جو یاد تہے وہ فراموش ہوگئے

مدت سے طالب آپ کو سنتے تہے پارسا
کیا ہوگیا کہ آپ بہی مینوش ہوگئے

غیر سے اقرار کیون کیسی کہی + ‏ — ہمسے یہ انکار کیون کیسی کہی +

تم تو ہو عیار کیون کیسی کہی ‏ — غیر کے غمخوار کیون کیسی کہی +

غیر سے ملتے ہو چہپکر رات کو ‏ — ہاتہہ لا اے یار کیون کیسی کہی

دل چرا لیتی ہے دزدیدہ نظر ‏ — اے مرے دلدار کیون کیسی کہی

کیون نہ بہولین غیر کی چاہت پر آپ ‏ — کرتے ہین وہ پیار کیون کیسی کہی

باغ جنت سے بہی ہے بڑہکر تمہین ‏ — محفل اغیار کیون کیسی کہی +

تم تو ہو طالب غضب کے دل جلے
گرم ہین اشعار کیون کیسی کہی ✢

جور کرتے جو نہ ہم پر تو حسین اچھے تھے
بلکہ حوران جنان سے بھی کہین اچھے تھے

داد بیداد کی اے داور محشر نہ ملی
خاک مین سوئے ہوئے اس سے کہین اچھے تھے

دل یہ کہتا ہے اگر عشق مین ہم تم نہ خراب
زاہدو ایک زمانے سے ہمین اچھے تھے

یہ بھی اک دن ہے کہ غیرون سے بری اک ہم ہین
وہ بھی دن تھا کہ رقیبون سے ہمین اچھے تھے

شکر ہے غیر سے کہتے ہین مری مرگ کے بعد
مرنے والے بخدا تم سے کہین اچھے تھے

خانۂ دل سے نکل کیون گئے ارمان شب وصل
اس مکان کے لیئے یہ سارے مکین اچھے تھے

پوچھیئے ہم سے نہ کیفیت جنت طالب
کوچۂ یار مین ہم اس سے کہین اچھے تھے

مری جان دیکھہ لو تم پہلے حالت چشم پرنم کی
حقیقت پوچھنا پھر خاطر غمگین برہم کی

جگر تھامے ہوئے آخر کو اوٹھی ہیچ کہا کہا کر
اجی کیون آپ نے پوچھی حقیقت قصۂ غم کی

سمائی میری آنکھون مین بھلا کیا سنبل پیچان
ہے ہر دم سامنے صورت کسیکی زلف پرخم کی

تمہارا دل پگھلکر موم ہو جائیگا دم بھر مین
سنو گی جسگھڑی مجھسی کہانی سوزش غم کی

فلک یا شام فرقت یا کسی کی زلف شبگون ہو
سیہ پوشاک پہنی آج سب نے میری ماتم کی

کسی بت کی محبت چھوٹ جای یہ تو مشکل ہی
نہ کام آئیگی ای ناصح مری حق مین تری دھمکی

یہ رونا رات دن کا دیکھنا ضائع نجائیگا
بجھا ئین گے مقرر آگ اس سی ہم جہنم کی

کسی کی آج محفل مین نظر تجکو نہ لگ جائے
نگاہین تیری جانب ہین مریجان یک عالم کی

کوئی شیدائے گیسو مر گیا کیا او بت ظالم
سیہ پوشاک پہنی آج تم نے کسکے ماتم کی

نگاہ قہر سی کیون آپ اسکا خون کرتی ہین
کہ میرا دل تو منزل ہی مریجان آپکے غم کی

کوئی ہمدم تو عالم مین نظر آتا نہین طالب
سنا ئین کیا کسی کو ہم کہانی عشق کے غم کی

رباعی

بے رنج کہان دُرّ عدن ملتا ھے
کاوش سے مگر لعل یمن ملتا ھے
غواصیِ فکر ہو جو کامل طالب
ہر بحر مین گوہر سخن ملتا ھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا دیوان جب مدحِ شہِ دین مین تمام میرا
نہ کچھ پھولا سمایا اپنے جامے مین قلم میرا

نہین کچھ اسلئے خوفِ قیامت اعظمؔ مجکو
کہ شافع عرصۂ محشر مین ہی شاہِ امم میرا

نہو لغزش کہین اے سرورِ ہر دوسرا مجکو
رہے قایم ہمیشہ راہِ سنت مین قدم میرا

مجھے اے زاہدو پھر کسطرح ہو خواہشِ جنت
بیابانِ مدینہ جب ہی گلزارِ ارم میرا

ادا ہو کسطرح مجسے صفت ممدوحِ خالق کی
ثنائے سرورِ کونین کیا لکھے قلم میرا

نہ بھٹکون گا کبھی ہرگز مین اس راہِ شریعت سے
کہ رہبر اے جناب خضر ہی شاہِ امم میرا

بسر کی عمر مینے ایسے عالم گناہون مین
سرِ میدانِ محشر آپ کہیئے گا بھرم میرا

مجھے دیدار سے اپنے مشرف کیجیے اگر ہی وقت نزع آنکھوں مین مری اُٹھا ہو قدم میرا

مری تحریر مین جسدم ثنائی شاہ دین آئی پکارا شوق نے بسے صلّ علےٰ ای دل قلم میرا

پہونچ جاؤن مین پہلے سب سے ای جذب دل شیدا بڑہے ہر ایک سے راہِ مدینہ مین قدم میرا

اگر مر جاؤن مین محبوب یزدان کی محبّت مین
تو بہتر ہو کہین ہستی سے اے طالب عدم میرا

حشر کے روز ہی خوف ای دل نادان کس کا ہے محمدؐ سا نبیؐ شافع عصیان کس کا

دیکھیے شیفتہ ہے خالق یزدان کس کا کون محبوب ہی جبریل ہی دربان کس کا

شہ کا وارفتہ ہون مین اور ہون خواہان کس کا دیکھہ مین شیفتہ ہون ای دل نادان کس کا

بہا گئی ہے مجھے تعریف رسولِ عربی لطف خالق سی بنا ہون مین ثنا خوان کس کا

شافع روز جزا شافع اُمت ٹھہرے پرسش حشر سے پہر دل ہو ہراسان کس کا

رخ پرُ نور محمدؐ کا ہون مین آشفتہ دیکھہ پروانہ ہون ای شمع شبستان کس کا

گلشن خلد ہے کس امت عاصی کے لیے ہے مکان حشر کے دن وصف رضوان کس کا

تمسے امید شفاعت نہو پہر کس سی ہو آسرا ہو مجھے ای شافع عصیان کس کا

کشور دین مین ہی ہر چار طرف کس کا شور
رشک خورشید فلک ہی رخ تابان کس کا

کس کا ہی روضہ اقدس چمن خلد کی طرح
بلبلو شیفتہ ہی ہر گل خندان کس کا

کسکی یہ دھوم ہے لے طالب مداح رسول
آج مقبول زمانے مین ہے دیوان کس کا

ابروی نبی قبلہ ایمان ہے ہمارا
قرآن رخ سرور ذیشان ہے ہمارا

کیا غم ہے اگر دفتر عصیان ہی ہمارا
شافع سر محشر شہ ذیشان ہے ہمارا

کیون راہ شریعت سو ہو لغزش ہمین ای خضر
جب راہنما دین مین قرآن ہے ہمارا

دکھلائیے للہ کہین گیسوی مشکین
اے سرور دین حال پریشان ہی ہمارا

آئین جو نکیرین تو کہنا یہی اے شاہ
کیا پوچھتے ہو یہ تو ثنا خوان ہے ہمارا

کیا پرسش محشر سے ہو خوف ایدل نادان
محبوب خدا شافع عصیان ہے ہمارا

جنت جسے کہتے ہین وہ منزل ہی ہماری
رضوان جسے کہتے ہین وہ دربان ہی ہمارا

امداد دم نزع ہے درکار تمہاری
شیطان لعین رہزن ایمان ہے ہمارا

لکھی ہے جو طالب صفت سید کونین
مقبول خدا اسلیے دیوان ہے ہمارا

افسوس کہ طیبہ کا گلستان نہین دیکھا
رویا مین کبھی روضۂ رضوان نہین دیکھا

پروانۂ رخسارِ پرُانوار بنی ہون
کیا تو نے مجھے شمع شبستان نہین دیکھا

اے وحشتِ دل بہر خدا مجکو دکہادے
مینے کبھی طیبہ کا بیابان نہین دیکھا

اسواسطے آئے ہین نکیرین مری پاس
شاید کبھی حضرت کا ثنا خوان نہین دیکھا

زلفِ شہ کونین کا جس دلکو ہے سودا
اوس کو تو کبھی ہمنے پریشان نہین دیکھا

ہجرِ شہ عالم مین نہ کب اشک بہائے
ان آنکھون نے کب نوح کا طوفان نہین دیکھا

جس دل مین خیالِ شہ کونین ہے دن رات
ہمنے کبھی ہرگز اوسے ویران نہین دیکھا

بیمار کا کچھ اور ہی عالم ہے تمہارے
تمنے اوسرا ای عیسی دوران نہین دیکھا

طالب مین ہون مداح شہ یثرب و بطحا
کیا تمنے مرا نعتیہ دیوان نہین دیکھا

کیا رقم ہو وصف مجھسے احمدِ مختار کا
خود خدا مداح ہے اوس سید ابرار کا

چہرۂ اقدس دکہا دو اے شہ کون و مکان
مدتون سے ہون مین پیاسا شربتِ دیدار کا

حضرت عیسی بھی کرتے ہین دعا بالائے چرخ
ہے وہ رتبہ یا محمد آپکے بیمار کا

کسلیئے دیکھون مین لفِ سنبل باغ جہان — شیفتہ ہون مین نبیؐ کے گیسوی خمدار کا

دونون عالم چھوٹ جائین اسکی کچہ پروا نہین — ہاتہہ سے دامن نچھوٹے احمدِ مختار کا

گل کہلاتا ہون مین نعتِ سرورِ کونین مین — ہون مین وہ مرغِ خوش الحان نعت کی گلزار کا

کیون نہو مقبول خالق یہ مرا دیوانِ نعت

دل سے ہون مداح طالب احمدِ مختار کا

منکرو تاجِ شفاعت ہوگا سر پر دیکہنا — رتبۂ حضرت سرِ میدان محشر دیکہنا

جذبۂ شوق زیارت ہوگا رہبر دیکہنا — راہ دکہلائیگا مجکو خضر بنکر دیکہنا

جب شفاعت کو چلین گے میری حضرت حشر مین — پرزی پرزے ہونگے سب عصیان کی دفتر دیکہنا

اسمین کیا شک امرِ حق خود جلد پاتا ہی فروغ — کسقدر پہیلا ہی دینِ پاک گہر گہر دیکہنا

حشر کے دن آپ سب کو بخشوائینگے ضرور — رتبۂ پاکِ شفیعِ روزِ محشر دیکہنا

روضۂ اقدس کی جانب جسگہڑی مین جاؤنگا — سر سے رکہونگا قدم رستی مین بڑہکر دیکہنا

جب شہِ لولاک آئین گے سرِ میدان حشر — پیشوائی کو چلین گے سب پیمبر دیکہنا

آپکی خاطر مقرر دو جہان پیدا ہوئے — شاہِ دین کا مرتبہ اللہ اکبر دیکہنا

کچہ گل روئے محمدؐ سے تجہے نسبت نہین
دل کو کیا مرغوب ہو تیرا گل تر دیکہنا

اشک جاری ہی رہین دندان شہؐ کی ہجر مین
آبرو رکہنا مری ای دیدۂ تر دیکہنا

جب حضور شاہ دین طالبؔ پڑہون گا یہ غزل
دم بخود ہو جاینگے سارے سخنور دیکہنا

مین ہند کو ای دل نہین جاتا نہین جاتا
اب پہر کے مدینہ سے مین اصلا نہین جاتا

مصروف ہون نعتِ شہ کونین مین دن رات
صد شکر یہہ شوق ای دل شیدا نہین جاتا

اے ضعف ترا ہے بہت احسان یہ مجہپر
دربار محمدؐ سے اب اوٹہا نہین جاتا

طوفان اکک اوٹہی گا فراقِ شہ دین مین
اے دیدۂ تر کیون ترا رونا نہین جاتا

اے جذبۂ دل پہر خدا راہ دکہا دے
طیبہ کو اگر قافلہ سیدہا نہین جاتا

بیمار ہون ایسا مین فراقِ نبوی سے
کہتے ہین مسیحا کہین دیکہا نہین جاتا

ہے گیسوی حضرت کا تصور مجہے طالبؔ
صد شکر مرے سر سے یہ سودا نہین جاتا

بڑا ہے مرتبہ ہر ایک مرسل سی محمدؐ کا
کہے دیتا ہون صاف اسمین نہین پہلو خوشامد کا

نہین کچھ اسمین شک قرآن مین ہی صاف لکھا ہی
مسیحا نے دیا لوگون کو مژدہ انکی آمد کا

بچانا مکر شیطان سی زمانِ نزع ای حضرت
مری دل مین ہے ہر دم خوف اس ملعون و مرتد کا

اوسی تاریکی مرقد سی کیا ہو خوف ای زاہد
کہ جو دل سی ہوا مداح روی پاک احمد کا

فرشتے قبر مین جس دم کرینگے گفتگو مجھسے
تو کہدون گا ہی اونکو کہ ہون مداح احمد کا

زیارت کا دل شیدا کو ہر دم شوق رہتا ہے
الہی جلد دکھلا دے کہین روضہ محمد کا

رسول اللہ کی مدحت سی جو انکار کرتا ہی
جہنم مین مکان ہی حشر کے دن ایسے مرتد کا

زبان حال سی ہر سرو گلشن کہل کر کہتا ہے
کہ ادنی سا نمونہ ہون رسول اللہ کی قد کا

مقرر آبرو بخشیگا خالق حشر مین طالب
اگر تو وصف لکھے گا درِ دندان احمد کا

جو کوئی مداح ہی دل سے رسول اللہ کا
دونون عالم مین وہی مقبول ہی اللہ کا

وہ ازل کے روز سی محبوب ہی اللہ کا
دیکھیے کیا رتبہ ہی میرے رسول اللہ کا

جو نبی کا دوست ہی وہ دوست ہی اللہ کا
دشمنِ حق ہی جو دشمن ہے رسول اللہ کا

شاخ طوبی کا قلم درکار ہی رضوان مجھے
وصف کرتا ہون رقم اوس شاہِ عالیجاہ کا

ہفت کشور کا ہوا ہی گو سکندر پادشاہ
لیکن ادنی سا گدا ہی میرے شاہنشاہ کا

دیکہکر مجکو سر محشر یہہ سب کہنے لگے
دیکھیئے وہ آگیا عاشق رسول اللہ کا

رتبۂ جم سے زیادہ ہوگا اوسکا رتبہ
جو گدا ہوگا ہمارے شاہ عالیجاہ کا

امت ختم الرسالت مین کیا پیدا مجہے
پہر کرون کیونکر نہ مین ہر وقت شکر اللہ کا

گلشن اُمید کے کیا کیا الٰہی گل کہلین
مجکو دکہلادے اگر روضہ رسول اللہ کا

ای فرشتو پوچہتی ہو کیسلیے اوس سی حساب
زندگی بہر جو رہا شیدا رسول اللہ کا

نور رخسار محمد ہوا اگر جلوہ نما
رنگ فق ای آسمان ہو جای مہر و ماہ کا

گفتگو ہو گی فرشتون سی تو کہدونگا یہی
اُمت احمد سی ہون بندہ ہون مین اللہ کا

گل کہلاے سیکڑون طبع شگفتہ نے مری
جب کوئی مضمون پایا مدح روی شاہ کا

پرسش روز قیامت کا اوسی کیا خوف ہو
جسکے دلمین عشق ہی کچہہ بہی رسول اللہ کا

ہے مری طالب دعا اللہ سے یہ رات دن
جیتے جی مین دیکھ لون روضہ رسول اللہ کا

[illegible] رشتہ دین مین مجہی موت آی تو اچہا
دم مرا مدینے مین نکل جائے تو اچہا

ایدل یہ تمنا تری برآئے تو اچھا | روضہ شہ والا کا تو دیکھ آئے تو اچھا

ہوتی جو نہین مجکو محمدؐ کی زیارت | دل اونکے تصور مین بہلجائے تو اچھا

پتلی کیطرح سرورِ عالم کا تصور | ایدل مری آنکھون مین سماجائے تو اچھا

یا خضر ہو یا شوق ہو یا جذبۂ دل ہو | کوئی ہو مدینہ مجھے لیجائے تو اچھا

جو آنکھ کہ دیدار نبیؐ کی نہو مشتاق | اوسکو نظر بد کہین کھاجائے تو اچھا

مین لوٹ چکا خوب بہار رہ طیبہ | اب روضۂ اقدس نظر آجائے تو اچھا

لکھکر صفت خنجر ابروئے محمدؐ | کوئی سر محفل مجھے تڑپائے تو اچھا

اے بادِ صبا تو پے آشفتہ حضرت | بو زلف محمدؐ کی اوڑا لائے تو اچھا

کھنچتا ہے مرا دل سوئے صحرائے مدینہ | مجکو یہ اوڑا کر کہین لیجائے تو اچھا

مر جاؤن مین شہر شہ لولاک مین جاکر
اُمید یہ **طالب** کہین برآئے تو اچھا

اللہ نے دیا ہے عروجِ کمال کیا | ہو چاند ہمسر رخ احمدؐ مجال کیا

کسطرح ان سے آپکے ناخن کو دون مثال | ہین اوسکے آگے ابرو و تیغ و ہلال کیا

رہتا ہون ہجر شاہ مین بیمار صبح و شام
ہو میری اے طبیب طبیعت بحال کیا

سینہ بھرا ہوا ہے محمدؐ کی نعت سے
مرقد مین کچہ کرین گے فرشتے سوال کیا

حُسن محمدؐ آکے زلیخا ذرا تو دیکھ
یوسفؑ کا اوسکی آگے ہے حسن و جمال کیا

اے عندلیب دیکھ کہ ارمان نعت مین
ہون اندنون مین لطف نبی سے نہال کیا

ہون منفعل مین اپنے معاصی سے زاہدو
افسوس ہوگا حشر کے دن میرا حال کیا

لالے کیطرح عشق نبیؐ سے ہے داغدار
فصلِ بہار مین ہے دل کچہ نہال کیا

اللہ رے ولادت ختم الرسل کی شان
بت ہوگئے تھے زیر قدم پایمال کیا

دیکھون گا کب وہ رات کہ رویا مین یا رسولؐ
پوچھین یہہ مجسے آپ کہ ہے تیرا اہمال کیا

بلوائیے جو طیبہ مین **طالب** کو یا رسولؐ
کہئے تو ہے یہہ آپکے آگے محال کیا

شکر ہے شوقِ زیارت مجکو لیجانے لگا
روضۂ پاکِ شہ لولاک دکہلانے لگا

اندنون کیون جذبۂ دل مجکو لیجانے لگا
ہو نہو لطف رسولِ پاک بلوانے لگا

اے بہارِ دین و ایمان کیجیو شاداب اسے
غنچۂ خاطر سمومِ غم سے مرجھانے لگا

دیکھ لے ای دیدۂ بیدار جنت دیکھ لے
خواب مین اب چہرۂ اقدس نظر آنے لگا

رہنمائی کی ذرا حاجت نہو گی خضر کو
شوقِ دل راہ مدینہ مجکو دکھلانے لگا

رحمت حق کنجیان جنت کی لائی بہر نذر
جب شفاعت کے لیئے وہ شاہِ دین جانے لگا

اشک ریزان ہو کے چشم تر بجھا دیگی ابہی
دل مین کیون ہجر شہ دین آگ بہڑکانے لگا

جذب دل طیبہ کی جانب بے سبب کہنچتا نہین
جانتا ہون لطف حضرت مجکو بلوانے لگا

ڈہونڈ لایا پاکیزہ مضمون آکے مری طبع بلند
مجکو مدح سرور دین کا خیال آنے لگا

رحمت حق بول اوٹہی مین بہی تمہاری ساتھ ہون
جب شفاعت کو وہ محبوب خدا جانے لگا

آکہین لطف نبی تسکین دینے کے لیئے
ہجر مین طالب کا دل اب سخت گہرانے لگا

یہ عرض ای شہ عالم قبول کر لینا
کہ مجھ غریب کی محشر کے دن خبر لینا

مین عاشق در دندان شاہ عالم ہون
مین چاہتا نہین اک جوہری گہر لینا

تمہارے ہجر مین اے عیسے زمانہ آج
ہے جان اپنی لبون پہ ذرا خبر لینا

مین جاؤن گا جو مدینے تو پہر نہ آؤن گا
مرا یہ ہموطنو امتحان کر لینا

مجھے گناہون کی دنرات فکر رہتی ہے
شفیع اُمتِ عاصی مری خبر لینا
بچھوٹے ساتھہ سی شوق مدینہ رستی ہین
یہہ عہد اید لِ نادان ضرور کر لینا

دم سوال نکیرین وقت پرسش حشر
خدا کیواسطے طالب کی کچھہ خبر لینا

نور اللہ کا مظہر ہے پیمبر اپنا
سارے مخلوق کا سرور ہے پیمبر اپنا
ناز بردار محمدؐ ہے خداوند جہان
کیسا اللہ کا دلبر ہے پیمبر اپنا
کیون بھٹکنے کا ہمین خوف ہوا حضرت خضرؑ
راہ اسلام مین رہبر ہے پیمبر اپنا
پیاس کی عرصۂ محشر مین نہین کچھہ ہمین فکر
حشر مین ساقی کوثر ہے پیمبر اپنا
کیون نزمانہ مین ہو پیدا کوئی مرسل اید ل
خاتم جملہ پیمبر ہے پیمبر اپنا
صاف ظاہر ہے نہین شبہ ذرا ہی اسمین
سب سے کونین مین بہتر ہے پیمبر اپنا

ہمین کچھہ خوف قیامت کا نہین ای طالب
شافع عرصۂ محشر ہے پیمبر اپنا

یا رسول آپ سا کوئی نہین رہبر آیا
آپکی مثل نہین کوئی پیمبر آیا

جرم سب عاصیون کے بخشدئے خالق نے
شب اسریٰ ملک آپس مین یہی کہتی تہے

جب وہ محبوب الٰہی سر محشر آیا
دیکہئے دیکہئے کونین کا سرور آیا

راتدن آپ کی فرقت مین تڑپتا ہون مین
ہوگئی زمزمہ پرداز مری بلبل دل

چین افسوس نہ مجکو کبہی دم بہر آیا
شاہ دین کا جو نظر روضۂ اطہر آیا

بہر دیا گوہر مقصود سے اوس کا دامن
شب معراج یہ حوران جنان کہتی تہین

ہوکے سائل جو کوئی آپکے در پر آیا
آج کس شان سے اللہ کا دلبر آیا

دیکہکر تشنہ لبون کو یہ لیکا رین گے ملک
لو نہ گہبراؤ کہ وہ ساقی کوثر آیا +

شکوۂ طالع خفتہ مین کرون کیا طالب
خواب مین بہی نہ نظر روضۂ اطہر آیا

سنیے جو صحرائے مدینہ کا ارادا میرا
جوش پر آج ہے کچہ اور ہی سودا میرا

کم نصیبی ہے یہ میری کہ نہ دیکہا طیبہ
اے فلک تجہسے نہین ہے کوئی شکوا میرا

بخشوا لینگے جو مجکو وہ شفیع عصیان
مجمع حشر مین رہجائیگا پردا میرا +

باغ رضوان کی مری دلکو نہو کچہ خواہش
بعد مرنے کے جو مدفن ہو مدینا میرا

جیتے جی روضۂ اقدس کی زیارت نہوئی | کوئی ارمان بھی افسوس نہ نکلا میرا
لیچلا ہے جذبۂ دل روضۂ حضرت کی طرف | بخدا آج مصمم ہے ارادا میرا

طالب اصحاب محمد ہین نجوم الاسلام
یہی مذہب ہے مرا ہے یہہ عقیدا میرا

جسکو خیال روئے شہ مرسلان رہا | بے شبہ اوسکے سامنے باغ جنان رہا
دندانِ مصطفےٰ کا جو مین مدح خوان رہا | ہر شعر مین قلم مرا گوہر فشان رہا
ہر دم تصور رخ شاہِ جہان رہا | آنکھون کے سامنے گلِ باغ جنان رہا
شہ کے فراق مین جو مین نالہ کنان رہا | کانپی زمین زلزلے مین آسمان رہا
کسکو خیال مدحتِ حسنِ بتان رہا | مجکو تو شوق نعت شہِ دو جہان رہا
ہر اشک گرتے ہی دُرِ شہوار ہو گیا | حضرت کے ہجر مین جو مین گریہ کنان رہا
پایا جو مجکو مجمع محشر مین خستہ حال | رحمت لپٹ کے کہنے لگی تو کہان رہا
کیا اوسکو سیر گلشنِ جنت کا شوق ہو | جو عاشقِ گلِ رخِ شاہ جہان رہا
حضرت کی نعت کا مجھے مدت سی شوق ہو | طالب ہزار شکر کہ مین مدح خوان رہا

یا رسول اللہ ہون مدت سے شیدا آپ کا
کب نظر آئے گا مجکو روئے زیبا آپ کا

آپ کا وحشی ہون مین ہے سر مین سودا آپ کا
میرے دلکو کسطرح بہائے نہ صحرا آپ کا

آج سے کیا آپ کا مین عاشق وارفتہ ہون
ہون ازل سے ایشہ کونین شیدا آپ کا

حور و غلمان ہول جائین صاف گلزار جنان
دیکھہ لین اکبار اگر وہ روئے زیبا آپ کا

کسطرح دل کو لبہائین گے حسینان جہان
یا رسول اللہ ہون مفتون و شیدا آپ کا

سرخرو ہوگا وہی اللہ سے کونین مین
ایشہ دین جو کوئی مداح ہوگا آپ کا

حسن یوسف پر زلیخا ہی ہہوتی شیفتہ
دیکھہ لیتی وہ جو حسن روئے زیبا آپ کا

سر سے آنکہون سے کرون طے منزل مقصود کو
ہو مری جانب جو انحضرت اشارا آپ کا

بول وٹہون اسے دیدۂ بیدار جنت دیکہہ لے
دیکہہ یون رویا مین اے سرور جو چہرا آپ کا

ہو گیا دم بہر مین دو ٹکڑے خدا کی شان ہے
چاند کی جانب ہوا جب اک اشارا آپ کا

کوئی طاعت پہ ہے نازان کوئی اپنے زہد پر
طالب عاصی کو ہے صرف اک بہروسا آپ کا

رنگ فق کیون آج تیرا اے قمر ہونے لگا
نور رخسار نبی کیا جلوہ گر ہونے لگا

باندہتی ہین اب کمر پہر شفاعت شاہ دین
عاصیو محشر مین کیون تمکو خطر ہونے لگا

دشت طیبہ کا جنون ای قیس پہر مجکو ہوا
آج پہر زندان مجہے یہ میرا گہر ہونے لگا

شکر ہے طے کرچکا ہون آستہ طیبہ کا آج
روضۂ شاہ جہان پیش نظر ہونے لگا

راہ طیبہ مین نہ بہٹکے گا دل شیدا مرا
جذبۂ شوق زیارت راہبر ہونے لگا

طے کرون گا منزلین سر کے بل ایدل دکہنا
اب شہ دین کی طرف میرا سفر ہونے لگا

گیسو ور خسار شاہ دو جہان کی مدح مین
شغل اے طالب مرا شام و سحر ہونے لگا

کیا کہون دشت مدینہ کا ہی سودا کیسا
لئے جاتا ہی مجہے جوش تمنا کیسا

دشت طیبہ جو نہ دکہلائے وہ سودا کیسا
جو نہ رہبر ہو وہ جذب دل شیدا کیسا

یا الٰہی کہین مجکو بہی زیارت ہو جائے
مین بہی دیکہون کہ ہی وہ روضہ والا کیسا

دور سے آئے ہین ہم آپکے در پر اسد م
غور سے دیکہئے ہی حال ہمارا کیسا

آنکہہ کیسی جو غم شاہ مین آنسو نہ بہائے
اور برپا ہو طوفان وہ رونا کیسا

جسکی محفل مین فرشتے بہی ہین شامل ایدل
نہین معلوم وہ ہے انجمن آرا کیسا

مجکو دکہلا کہین للہ یہ اسے وحشت دل
کہ ہے شہر شہ کونین کا صحرا کیسا

اپنی اُمت کے نبی جب ہین شفیع عصیان
پہر تشمش حشر کا اے واعظو دہڑکا کیسا

بخشوا ئینگے ہمین شافع حشر اسے طالب
آسرا زہد کا طاعت کا بہروسا کیسا

نام ختم الانبیا ہے آپ کا
مدح پیرا خود خدا ہے آپ کا

کیا تعجب چاند دو ٹکڑے ہوا
یہ تو ادنی معجزا ہے آپ کا

باغ جنت مین وہ جائیگا ضرور
جسنے کلمہ پڑہ لیا ہے آپ کا

کیون نہ لکہتین آپ کی تعریف ہم
مدح خوان جب خود خدا ہے آپ کا

فی الحقیقت حق کے رستے پر ہے وہ
جسنے رستہ پالیا ہے آپ کا

ہوگیا اللہ کا منظور وہ
جو کوئی عاشق ہوا ہے آپ کا

لیجئے طالب کی محشر مین خبر
اک غلام پُر خطا ہے آپ کا

اے مومنو ہے رتبہ بڑا اوس جناب کا
ہمسر نہین کوئی بخدا اوس جناب کا

جسکو خدا نے دی ہی محبت رسول کی
لیتا ہی نام صبح و مسا اوس جناب کا

مدت سے ہی زیارت حضرت کی آرزو
اے خضرِ شوق روضہ دکھا اوس جناب کا

ہے آپ ہی کی شان مین لولاک منکرو
یہ مرتبہ خدا نے کیا اوس جناب کا

کسطرح نعت شہ کا مجھے مشغلا نہو
مداح جب ہے آپ خدا اوس جناب کا

جاری ہوا درود میرے بال بال سے
جسوقت مین نام لیا اوس جناب کا

اسدرجہ شوق نعت کا طالب ہی آجکل
لکھتا ہون وصف صبح و مسا اوس جناب کا

آج شاہِ جہان ہوئے پیدا
شاہ کون و مکان ہوئے پیدا

بعد اسکے نہوگا کوئی رسول
خاتم مرسلان ہوئے پیدا

راہ دین پر چلین گے سب گمراہ
ہادی گمرہان ہوئے پیدا

سب گنہگار بخشوالین گے
شافع عاصیان ہوئے پیدا

کیون نہو آپ کا جہان محکوم
سرور سروران ہوئے پیدا

واہ وا کشورِ رسالت مین
شاہِ پیغمبران ہوئے پیدا

تم پڑھو اب درود اے طالب
شاہِ ہر دو جہان ہوئے پیدا

کہتی ہے یہ میرے دلِ مضطر کی تمنا
لیچل مجھے اے روضۂ اطہر کی تمنا

بخشے میری اُمت کو خداوند دو عالم
ہے حشر مین یہ شافع محشر کی تمنا

حورون کی نہ خواہش ہے نہ جنت کی ہے چاہت
ہے دل مین میرے روضۂ اطہر کی تمنا

لیجائے مجھے شوق زیارت سوے طیبہ
بر آئے یہ میرے دلِ ششدر کی تمنا

دارفتہ ہون مین قامتِ محبوب خدا کا
دل مین نہین کچھ سرو و صنوبر کی تمنا

ہو جاؤن تصدق دُرِ دندان نبی پر
ہے ایک زمانے سے یہ گوہر کی تمنا

کیون رہبریِ خضر کا ممنون ہون طالب
لیجائے اگر روضۂ اطہر کی تمنا

مجھے ہے مدتون سے شوق حضرت کی زیارت کا
کہین مجکو دکھا اے جذبۂ دل روضہ حضرت کا

نہین ہے اسلئے دھڑکا ہمین روز قیامت کا
کہ شافع حشر کے دن ہے شہ کونین اُمت کا

نہ دیکھا ہاے ابتک سرورِ کونین کا روضہ
یہی شکوا ہے مجکو یا الٰہی اپنی قسمت کا

کہلے کیون کر نہ میرا غنچۂ دل باغ عالم مین
یہی ہی حسرت دل یا الٰہی ایک مدت سی
نظر مین کیا کہپے شکل ان حسینان زمانہ کی
لحد مین اے فرشتو پوچہتے ہو تم عبث مجہسی
اندہیرا کفر کا کیون دور عالم سی نہو جائے

ازل سی شگفتہ ہی یہ رخ زیبای حضرت کا
مجاور بنکی بیٹہون سرورِ عالم کی تربت کا
پہرا کرتا ہی نقشہ آنکہہ مین حضرت کی صورت کا
رہا ہون عمر بہر مداح مین شاہ رسالت کا
نشہ کون و مکان خورشید ہی چرخ نبوت کا

نہو نغمہ سرا کیون بلبل روح القدس طالب
رخ زیبای حضرت پہول ہے باغِ رسالت کا

ردیف بائے موحدہ

ایک مدت سی یہ ہی دل کی تمنا یارب
کیا کہین کیا ہمین کہتی ہی تمنا یارب
روضۂ پاک کو جاؤن مین یہی ہی خواہش
دلِ وحشی کی تمنا ہی یہی شام و سحر
کیون نہو میرا جنون ہوش و خرد سی بڑہکر

جیتے جی دیکہلون مین روضہ والا یارب
طیبہ پاک مین مدفن ہو ہمارا یارب
ہند مین اب مرا مشکل ہی گذارا یارب
طیبۂ پاک کا مین دیکہلون صحرا یارب
گیسوی شاہ دو عالم کا ہی سودا یارب

خواہش خلد بریں کچھ بھی نہیں ہے دل میں
روضۂ سرور عالم مجھے دکھلا یا رب

طالبؔ خستہ جگر کی یہ دعا ہے دن رات
دیکھ لوں میں شہ دیں کا رخ زیبا یا رب

دیکھیے آپ مدینہ میں بلاتے ہیں کب
روضۂ غیرت فردوس دکھاتے ہیں کب

ہم سوئے طیبہ قدم اپنا اوٹھاتے ہیں کب
دیکھیے آپ کے دربار میں جاتے ہیں کب

رخ پر نور سے وہ پردہ اوٹھاتے ہیں کب
دیکھیے جلوہ ہمیں اپنا دکھاتے ہیں کب

دیکھیں کب جاتے ہیں ہم طیبہ کو اے ہمت دل
اپنا حال غم دل جا کے سناتے ہیں کب

ہند سے دیکھیے ہم کرتے ہیں کس روز سفر
روضۂ سید کونین کو جاتے ہیں کب

اک زمانہ سے تو ہے شوق زیارت دل میں
دیکھیے ہند سے ہم طیبہ کو جاتے ہیں کب

دل تڑپتا ہے مرا ہجر میں طالبؔ ہر دم
دیکھیے جانب طیبہ وہ بلاتے ہیں کب

مر جائیں طیبہ ہی میں کہیں اے شہ عرب
مدفن ہمارا ہو یہ زمیں اے شہ عرب

مدت سے ہمکو آپکے دیدار کا ہے شوق
دکھلایئے بھی شکل کہیں اے شہ عرب

بیچین ہون مین آپ کی فرقت مین رات دن | آرام اک گہڑی بہی نہین ای شہ عرب

جی چاہتا ہی جا کی مدینہ مین جان دون | اکدن خدا کری ہو یونہین ای شہ عرب

لولاک کے نزول سی کا الشمس ہی عیان | ہمسر تمہارا کوئی نہین اے شہ عرب

جب سے سنا ہی ہونگے شفاعت کرینگے آپ | محشر کا خوف کچہہ بہی نہین ای شہ عرب

طالب رہے گا خدمت والا مین عمر بہر
طیبہ سے جائیگا نہ کہین اے شہ عرب

ردیف بائے فارسی

سن لیجئے یہ عرض مری شاہ ہدا آپ | میری بہی خبر لیجئے گا روز جزا آپ

کیون آپ سی پوچہین نہ ہم اللہ کا رستہ | ہر ایک کو ہین ای شہ دین راہنما آپ

ہون لاکہہ گنہگار مگر لطف وکرم سے | دوزخ سی بچا لینگے مجہے روز جزا آپ

پر اپنے بچہائے ہوئے تہی لاکہون فرشتے | جانے لگے جب ات سوئے عرش علا آپ

کونین مین مختار کیا آپ کو حق نے | مطلوب جہان آپ ہین محبوب خدا آپ

بڑہکر نہو ہر ایک سی کیون آپ کا رتبہ | مقبول خدا آپ ہین منظور خدا آپ

لکھتا ہے جو طالب صفتِ شہ مین یہ دیوان
دلوائینگے محشر مین مجھے اسکا صلا آپ

ردیف تاے فوقانی

گل کیون نظر آئین نہ مجھے خار کی صورت
دیکھی ہے رخِ احمدِ مختار کی صورت

ہو جاے نہ ابتر دلِ بیمار کی صورت
دکہلا دے خدا سیدِ ابرار کی صورت

پہنس جاے مرا دل کہین زلفِ شہ دین مین
بیچین ہون مین مرغِ گرفتار کی صورت

لیجائیگا کسوقت تو اے شوقِ زیارت
دیکہون گا مین کب شاہ کے دربار کی صورت

لے جلد خبر اسکی تو اے عیسے دوران
دیکھی نہین جاتی ترے بیمار کی صورت

پڑھ پڑھ کے سناتا ہون ثنا ابروے شہ کی
منکر کو دکہاتا ہون مین تلوار کی صورت

دیکھے جو بہارِ گلِ رخسارِ محمد
بلبل کو نہ بہاے کبہی گلزار کی صورت

کیا شکل حسینون کی سمائیگی نظر مین
آنکہون مین کھبی ہے شہ ابرار کی صورت

رویا مین دکہا دینگے تجھے شکل محمد
بیدار ہو دل دیدہ بیدار کی صورت

وارفتۂ حسن رخ محبوب خدا ہون
بہاتی ہے مجہے اسلیئے گلزار کی صورت

اے طالع خفتہ مرا بیدار کہین ہو
مین خواب مین دیکہون شہ ابرار کی صورت

ہے ایک زمانہ سے یہی دل کی تمنا
دیکہون مین نبیؐ کے در و دیوار کی صورت

رویا مین جو دیکہون گل روئے شہ کونین
پہولا نہ سماؤن کبہی گلزار کی صورت

دن رات فراق رخ محبوب خدا مین
بیمار ہون مین نرگس بیمار کی صورت

قرآن کے پڑہنے سے ہے طالب یہی مطلب
دکہلائین نبیؐ مصحف رخسار کی صورت

کہتا ہون مین نعت اس مری تقریر کی کیا بات
لکہے جو قلم اسکو تو تحریر کی کیا بات

نکلا ہے جو دل سے مرے ہجر شہ دین مین
اس نالۂ پرسوز کی تاثیر کی کیا بات

عشاق نبیؐ بیٹہے ہین محفل مین ادب سے
اے نعت محمدؐ تری توقیر کی کیا بات

رویا مین جو دیدار نبیؐ ہو مجہے حاصل
اے طالع خفتہ مری تقدیر کی کیا بات

پڑہتا ہون مین جب نعت محمدؐ سر محفل
کہتے ہین یہہ سب اس تری تقریر کی کیا بات

لولاک لما شان مقدس مین ہے وارد
اے رتبۂ حضرت تری توقیر کی کیا بات

حضرت کی حضوری مین پہونچتا ہے دم صبح
طالب ترے اس نالۂ شبگیر کی کیا بات

مدت سے ہون غمگین دلِ ناشاد کی صورت
دکھلا دے خدا محفلِ میلاد کی صورت

رویا مین جو دیکھون لب شیرین محمدؐ
ضائع نہو محنت مری فرہاد کی صورت

ہین شیفتۂ قامت محبوب خدا ہون
بھاتی ہے مجھے اسلیے شمشاد کی صورت

دل میرا خیالِ شہ عالم سے الٰہی
آباد رہے خانۂ آباد کی صورت

دن رات فراقِ گل رخسار نبیؐ مین
ہون نعرہ زنان بلبلِ ناشاد کی صورت

ابروی محمدؐ کی ثنا کر صفت اے دل
منکر کو دکھا خنجر فولاد کی صورت

ہین مرغ خوش الحانِ گلستانِ نبیؐ ہون
دیکھون گا نہ ہرگز کبھی صیاد کی صورت

یاد آتا ہے جسدم گل روے شہ والا
رو دیتے ہین ہم بلبلِ ناشاد کی صورت

طالب مین ہون وارفتۂ حسن رخ احمدؐ
حورون کی نہ بھاتی ہے پریزاد کی صورت

ردیف ثاء مثلثہ

نہ دیکھی خواب میں شکلِ شہِ ابرار کیا باعث
بتاؤ تو سہی اے دیدۂ بیدار کیا باعث

شہِ دین کا نہ دیکھا خواب میں بیدار کیا باعث
نہ جاگا طالعِ خفتہ مرا زنہار کیا باعث

مجھے تو عشقِ چشمِ سرورِ دین نے گھلایا ہے
چمن میں نرگسِ شہلا ہے کیوں بیمار کیا باعث

دلِ منکر نہیں خالی جو حبِ شاہِ عالم سے
تو پھر کیوں نعت میں ہے اس طرح تکرار کیا باعث

گلِ رخسارِ شاہِ دوجہاں دیکھا نہیں شاید
گلوں پر شیفتہ ہے عندلیبِ زار کیا باعث

نبی کا روضۂ اقدس ہزاروں دیکھ آئے ہیں
نہ دیکھا اک ہمیں نے آپ کا دربار کیا باعث

حضور میں نہ پہونچا میں کبھی افسوس اے طالب
نہ کچھ پھولے پھلے ابتک مرے اشعار کیا باعث

ردیف جیم

جب گھر سے چلے میرے پیمبر شبِ معراج
اک پل میں گئے عرشِ بریں پہ شبِ معراج

سنکر خبرِ آمدِ سرور شبِ معراج
تھے خرم و خوش سارے پیمبر شبِ معراج

اللہ سے امت کی شفاعت کی طلب تھی
کیا کام کیا شاہ نے بہتر شبِ معراج

جو دوست تھے وہ خوش ہوئے دشمن ہوئے غمگین
جب آگئے نبی عرش سے ہوکر شبِ معراج

خلوت کدۂ قدس ہیں کس شان سے پہونچے
یا آپ تہے یا خالق اکبر شب معراج

اللہ رے اعجاز کہ جب آئے مکان پر
پانی تہا روان گرم تہا بستر شب معراج

کب فکر کو طالب ہے وہان کچہ بہی سائی
جس تبہ کو پہونچے مرے سرور شب معراج

خالق کی بڑہی حد سے جو رحمت شب معراج
بخشی گئی حضرت کی سب اُمت شب معراج

یا آپ تہے یا ذات خداوند جہان تہی
حاصل ہوئی وہ شاہ کو خلوت شب معراج

تا عرش برین دہوم رہی آمد شہ کی
تہی آپ کی کچہ اور ہی شوکت شب معراج

دشوار ہے اس فکر رسا کی بہی رسائی
جس قرب کو پہونچے مرے حضرت شب معراج

اللہ رے شان شہ لولاک کہ حق سے
قوسین کا حاصل ہوا خلعت شب معراج

سب رہ گئے پیچہے ملک و مرسل و جبریل
ہر ایک سے شہ کو ہوئی سبقت شب معراج

طالب ہوئی دیدۂ زرا آمد و شد ہین
پائی مرے آقا نے وہ سرعت شب معراج

ردیف جیم فارسی

آہین نہ اتنی ای دل پُر اضطراب کھینچ
ہان دامن جناب رسالت مآب کھینچ

ہوجاؤن مست پیکر محمد کے عشق مین
اے ساقی اکر فضل مین ایسی شراب کھینچ

ہون راہ معصیت مین پے لیشلان اتدن
اے رہنما مجھے سوے راہ صواب کھینچ

ہندوستان مین کیون مجھے برباد کردیا
طیبہ کی جانب اے دلِ خانہ خراب کھینچ

مدت سے ہے زیارت اقدس کی آرزو
الشوق جانب شہ عالیجناب کھینچ

محشر نہو بپا کہین ہجر رسول مین
نالے نہ اسقدر دلِ پُر اضطراب کھینچ

طالب کو لے چلے ہین فرشتے عذاب کے
جنت کو اے شفاعت عالیجناب کھینچ

ردیف حاے مہملہ

عارض ہین دونون آپکی شمس و قمر کیطرح
کوئی بشر نہوگا شہ بحر و بر کیطرح

ہجر رسول مین جو گرے اشک آنکھ سے
خالق نے آبرو وہ نہین بخشی گہر کیطرح

عالم کو خوب دیکھ چکا ہون مین منکرو
کوئی بشر نہین شہ جن و بشر کیطرح

دیکھی نہین وہ شکل کسی رات خواب مین
کیونکر کرون نہ چاک گریبان سحر کیطرح

پیدا ہوئے بہت سے پیمبر جہان مین | لیکن نہین کوئی شہ جن و بشر کیطرح
اوس باغ دین کے ہجر مین اے بلبل چمن | خندان ہین داغ دل مرے زخم جگر کیطرح

طالب ازل سے عاشق حسن رسول ہون
کیونکر لبھائیگی کسی رشک قمر کیطرح

روضۂ رضوان ہے کب طیبہ کے صحرا کیطرح | کب ہے چہرا اوس شاہ دین کے روئے بیضا کیطرح
خواب مین دیکھون گا کب وہ شکل اے میرے خدا | یوسف طیبہ کا ہون شیدا زلیخا کیطرح
گو ہزارون انبیا پیدا ہوئے ہین منکرو | کوئی پیغمبر نہین ہے شاہ والا کیطرح
اے خیال شاہ عالم آج اسے آباد کر | دل مرا ویرانہ ہے مدت سے صحرا کیطرح
سیکڑون مردے جلا دیتے ہین اک ٹھوکر سے آپ | میرے عیسیٰ تم نہین کہتے مسیحا کیطرح
ہجر دندان محمدؐ مین یہ ہے عالم مرا | موجزن ہین میری آنکھین آج دریا کیطرح

اک جھلک چہرے کی طالب کو دکھا دو یا رسول
طالب دیدار ہے مدت سے موسیٰ کیطرح

ردیف خاء معجمہ

جسطرح آپ کا ہی زیبا رخ — کبھی دیکھا نہین ہے ایسا رخ

کیا کہون مین کہ ہے وہ کیسا رخ — مظہر نور حق ہے سارا رخ

گل خندان خجل ہوئے جس سے — یا محمد وہ ہے تمہارا رخ

مصحف دین کہون کہ نور خدا — والضحی ہے وہ مصطفے کا رخ

جسنے دیکھا وہ ہوگیا شیدا — ہے محمد کا وہ دلارا رخ

غنچۂ دل برنگ گل کہلجائے — مجکو یارب دکھا نبی کا رخ

دل سے کہنے لگا وہ صل علی — شاہ عالم کا جسنے دیکھا رخ

مہر و مہ جس کے آگے ذرے ہین — پُر ضیا ہے وہ شاہ دین کا رخ

کیون نہو وہ برنگ گل خندان
جسنے طالب نبی کا دیکھا رخ

ردیف دال مہملہ

نہایت ہون خستہ جگر یا محمد — کرم کی نظر ہو ادہر یا محمد

تمہاری شفاعت کا ہی اک بہروسا | قیامت مین لینا خبر یا محمدؐ
ندامت ہی کسطرح ہم منہ دکہائین | گنہ مین ہوئی ہے بسر یا محمدؐ
کوئی دم کا مہمان ہون مین مقرر | ذرا لیجئے اب خبر یا محمدؐ
خدارا مدینہ مین مجکو بلا لو | کہ دیکہون تمہارا مین در یا محمدؐ
یہی التجا ہے کہ پہونچون مدینے | کرون ہند سے مین سفر یا محمدؐ

فراقِ رخ و زلفِ پیچان مین طالب
تڑپتا ہے شام و سحر یا محمدؐ

پیمان خدا ہی جو ہی پیمان محمدؐ | اللہ کا فرمان ہی فرمان محمدؐ
ہی خالقِ کونین ثنا خوان محمدؐ | لولاک لما ہی صفتِ شان محمدؐ
پوچہین گے یہ سب مرگ جسم قد مین فرشتے | کہہ دینگے کہ ہین ہم تو ثنا خوان محمدؐ
اللہ کا محبوب ہے اللہ کا مطلوب | اللہ ہی کچہ جانتا ہی شان محمدؐ
کیونکر کسی من کو ہو کچہ نعت ہو انکا | قرآن مین خالق ہی ثنا خوان محمدؐ
کسطرح لبہائینگے حسینانِ زمانہ | جب ہے دلِ شیدا مرا خواہان محمدؐ

بخشاؤنگا مین امت عاصی کو مقرر — ہی ہمسے یہی وعدہ و پیمان محمدؐ

رہنی کو جگہہ دون مین او نہین دل اپنی مین — آنے مرے پہلو مین جو پیکان محمدؐ

بیشک اوسے محشر مین خدا بخشیگا طالب

ہوگا جو یہان تابع فرمان محمدؐ

مجکو تو ہے روضہ پاک شہ ابرار خلد — میری دل کو زاہدو بہاتا نہین نہار خلد

خواب مین باغ مدینہ مجکو آیا ہی نظر — دیکہہ لے جی بہر کے اب اے دیدہ بیدار خلد

گلشن طیبہ ابہی تو نے تو دیکہا ہی نہین — دیکہکر حیران ہی کیون اے نرگس بیمار خلد

جب وہان ہو روضہ شاہ زمین و آسمان — کیون مدینہ کا نہو ہر کوچہ و بازار خلد

گلشن طیبہ کی جانب ہو اگر ان کا گذر — بہول جائین حور و غلمان و اعظوا کبار خلد

روضہ ختم الرسالت جسگہڑی دیکہون گا مین — بول اوٹہو گا دیکہہ لے اے دیدۂ بیدار خلد

کیا خبر تجکو بہار روضہ پرنور کی — جانتا ہون اوسکو مین اے عندلیب زار خلد

چہرۂ اقدس کی ہو جائے زیارت مجکو بہی — جیتے جی مجکو دکہا دو اے انیس ابرار خلد

وہ بہار دین اگر رکہتے مری گہر مین قدم — صاف ہو جائین مری گہر کے در و دیوار خلد

کوچہ محبوب خوش مین ہتی ہین جو راتدن | اون کو بہائیگا نہین ہرگز نا ہد وز نہار خلد

گلشن روی محمد کی جو لکہی سینے مدح
ہو گئے اسے حضرت طالب جمراشعا خلد

محرابین ہین اسلام کی ابروی محمد | ہے دین کا مصحف رخ نیکوی محمد
لیجل مجہرا ہے جذبہ دل سوی محمد | دکہلا کہین للہ مجہے کوی محمد
کیون نور الہی ہو ظاہر رخ شہ سے | ہے مظہر انوار خدا روی محمد
عشاق نبی کیون نہون بسمل سر محفل | ہے تذکرہ خنجر ابروی محمد
سنبل کی بہار آگے مری کچہ بہی نہین ہے | مین دیکہ چکا خواب مین گیسوی محمد
مرقد مین نکیرین جب آئینگے مری پاس | کہدونگا کہ ہون مین تو ثنا گوی محمد

کیا رتبہ دیا خالق کونین نے طالب
کہتے ہین مجہے لوگ ثنا گوی محمد

ردیف ذال معجمہ

وصف روی شہ عالم مین جو لکہا کاغذ | ورق مہر سے بہی ہو گیا اچہا کاغذ

دیکھہ لینا مری تحریر کا عالم ایدل
نعت شہ سے کوئی خالی نہ رہیگا کاغذ

شافع حشر کی اسمین جو صفت لکھی ہی
پیش ہو حشر مین یارب یہی میرا کاغذ

مثل تعویذ گلے مین اوسے پہنون ایدل
کہین پاؤن جو مین نعت شہ دین کا کاغذ

لکھون اوس شمع رسالت کی جو طالب نعت
نور ہی نور نظر آئے وہ سارا کاغذ

ردیف راء مہملہ

سودائے محبت یہی کہتا ہے اوبل کر
صحرای مدینہ تجہہ دکہلاؤن مین چل کر

کہتی ہے تمنا یہ مرے دل سے اوبل کر
آ روضہ حضرت تجہہ دکہلاؤن مین چل کر

مرجاؤن مین شہر شہ لولاک مین چل کر
یا جاے مدینہ کو مری جان نکل کر

مداح نبی ہون مجھے سمجھے ہوئے کیا ہو
او معترضو مجسے کرو بحث سبہنل کر

اے شوق زیارت ترا ممنون ہون گا
روضہ شہ کونین کا دکہلا مجہے چل کر

ہر گل مین ہے جو بوی گل رخسار محمد
کہتا ہی مرا دل یہی گلشن مین اوبل کر

اب ہی تو انہیں لیجیے اے عیسئے دوران
کچہ اور ہی عالم ہی یہ ہنگام مرا ڈھل کر

ہے دل مین ارادا کہ گدا بنکے چلون مین
طیبہ کی طرف جاؤن مین کچہ بہیس بدل کر

جلتے ہین جو سنکر صفتِ سید عالم
پائینگے سزا نارِ جہنم مین وہ جل کر

آیا ہے حضور مین بڑی دور سی طالب
للہ ذرا دیکہیے روضہ سے نکل کر

جاتا ہون مدینہ کی طرف گہر سی نکل کر
آؤن گا نہ پہر کوی پیمبر سے نکل کر

بخشا لیا حضرت کی شفاعت نے خدا سی
جنت کو چلا مین صفِ محشر سے نکل کر

زلفِ شہِ عالم کا مجہے دھیان ہی ہر دم
جائیگا یہ سودا نہ مری سر سے نکل کر

آئینگی اجازت تو ذرا دیجیے حضرت
شیدا ترا آ نکلے ابہی گہر سے نکل کر

محبوب خدا نے تجہے بخشا لیا ای دل
چل سوے جنان عرصہ محشر سی نکل کر

کس حال مین رہتے ہین ہم ای شاہ دو عالم
دیکہو تو ذرا روضہ اطہر سے نکل کر

رہجاتا ہی پیچہی خضر شوقِ زیارت
آگے مین چلا جاتا ہون رہبر سی نکل کر

یارب یہ دعا ہی کہ چلی جاے مدینے
یہ روح ہماری تنِ لاغر سی نکل کر

کیا مہر کو نسبت ہی کف پائے نبی سے
آئے تو ذرا سا منہ خاور سے نکل کر

ہے وحشتِ دل کا یہی ہر وقت تقاضا
صحرائے مدینہ کو چلو گھر سے نکل کر

افسوس ہمیں اٹک گئے جانب طیبہ
سب لوگ چلے جاتے ہین گھر گھر سی نکل کر

بخشے گئے حضرت کی شفاعت سے گنہگار
جنت کو چلین مجمع محشر سے نکل کر

کہتا ہے مجھے شوقِ زیارت یہی طالب
چل روضہ اقدس کو کہین گھر سے نکل کر

کہتی ہی ہر دم یہی دل کی تمنا بار بار
چل دکھا مجکو شہ عالم کا روضا بار بار

سوئے طیبہ مجکو لیجائے تمنا بار بار
جانب شاہِ جہان ہو میرا جانا بار بار

ہے یہی شوق مدینہ کا تقاضا بار بار
روضہ شاہ دو عالم مجکو دکھلایا بار

اسلیئے جوشِ جنون کی ہی تمنا بار بار
دیکھون شہر سرورِ عالم کا روضا بار بار

میری بعد آئینگے ہے اک احمدؐ ختم الرسل
مژدہ لوگون کو سناتے تھے یہ عیسے بار بار

ہای دنیا کے علائق مجکو مانع ہو گئے
جذبۂ شوقِ زیارت نے تو کھینچا بار بار

بار بار اس ہند سی جاؤن مدینہ کی طرف
دیکھون جا کر حضرت احمدؐ کا روضا بار بار

بار بار آنیکی اے حضرت اجازت دیجیے
روضہ اقدس پہ آئے تیرا شیدا بار بار

چھوڑکر ملتان چل نکلون مدینہ کی طرف
دل مین آتا ہے یہی طالب ارادا بار بار

دل سے ہون مین تو عاشق حسنِ شہ جہان پر
کیون شیفتہ ہو میرا دل صورت بتان پر

شیدا کبھی نہ ہوگا دل گیسوی بتان پر
عاشق یہ ہو گیا ہے زلف شہ جہان پر

عاشق ازل سے ہون مین اے دل شہ جہان پر
کیونکر نظر جماؤن حسنِ رخ بتان پر

غمخانہ جہان مین کیونکر رہے نہ خرّم
اللہ کا کرم ہے حضرت کی مدح خوان پر

لینے کو آئے تھے سب پیغمبر و ملایک
جس رات میرے حضرت پہونچے تھے آسمان پر

اے دل کدھر چلا تو جاتا ہون مین مدینے
چل جبہہ سا تو ہو لے حضرت کے آستان پر

وحدت کے باغ کا گل رخسار شاہ دین ہے
بلبل نہ کیون فدا ہون روئے شہ جہان پر

اُمت کا دھیان دلمین ساتھ اپنے لیگئے تھے
معراج مین گئے تھے حضرت جو لامکان پر

مدنظر ہے ہر دم روضہ شہ جہان کا
کیونکر مین آنکھ ڈالون رضوان کی جنان پر

دندانِ مصطفیٰ کی لکھیے اگر یہ مدحت
گوہر نثار کردون کلکِ گہر فشان پر

نعت نبیؐ کا طالب دنرات مشغلا ہی
نام شہ دو عالم ہی ہر گہڑی زبان پہ

یہ تمنا ہے کہ طیبہ کی بہار آئے نظر
ہے یہ خواہش کہ محمدؐ کا مزار آئے نظر

حور و غلمان کو جو طیبہ کی بہار آئے نظر
صاف گلزار جنان صورت خار آئے نظر

یا نبیؐ مجکو تمہارا جو مزار آئے نظر
جیتے جی روضۂ رضوان کی بہار آئے نظر

آپکے روضۂ اقدس کو نہ بہولون گا کبہی
گو مجھے گلشن فردوس ہزار آئے نظر

نخل اُمید کا پہل دیکہون مین آنکہون سی
گلشن روضۂ اقدس کی بہار آئے نظر

مثل پتلی کی جگہ دون اسی مین آنکہون مین
طیبۂ پاک کا مجکو جو غبار آئے نظر

خواہش خلد نہین کچہ بھی الٰہی مجکو
گل رخسار محمدؐ کی بہار آئے نظر

باغ فردوس کو بہولے سی نہ دیکہون طالب
مجکو دم بہر ہی جو حضرت کا مزار آئے نظر

ردیف زاء معجمہ

کیا کہون اوس شہ لولاک لما کا اعزاز
حق نے معراج سی کچہ اور ہی بخشا اعزاز

تمکو خالق نے کیا فخر جہان ختم رسل
کیون نہ ہر ایک سے بڑھکر ہو تمہارا اعزاز

شان حضرت کو تو اللہ ہی کچہ جانتا ہی
غیر ممکن ہے کہ معلوم ہو اون کا اعزاز

سب سے رتبے نے بلند آپ ہی کا رتبہ ہی
سب کے اعزاز سے ہے آپ کا بالا اعزاز

ہین وہ محبوب خدائے دو جہان اے طالب
دیکہیے شاہ دو عالم کا ہے کیسا اعزاز

ردیف سین مہملہ

دیکہا شہ دین کا نہین دیدار صد افسوس
اس غم مین ہین آنکہین مری خونبار صد افسوس

ہم جانتے ہین قبلۂ ایمان جنہین اے دل
دیکہے نہین وہ ابروی خمدار صد افسوس

بیزار ہے دل فرقت شاہ دوسرا مین
یہ بہی نہین ہوتا مرا غمخوار صد افسوس

اے سرور دین دام علائق مین پہنسا ہون
مین ہند مین ہون آج گرفتار صد افسوس

روضہ ترا دیکہہ آئے ہین زوار کئی بار
اک مین ہون کہ دیکہا نہین اکبار صد افسوس

کہتا ہون مین قرآن کی کہا کر قسم اے دل
دیکہا نہین وہ مصحف رخسار صد افسوس

طیبہ مین کسیطرح پہونچ جاؤن مین طالب
فرقت مین ہے بیتاب دل زار صد افسوس

بر ردیف شین معجمہ

ہے مجھے کوی پیمبر کی تلاش
گلشن جنت کی ہو کیونکر تلاش

کیون نہو مجکو پیمبر کی تلاش
اس سی ہوگی اور کیا بہتر تلاش

قامتِ حضرت کی مجکو جستجو
تجکو اے قمری صنوبر کی تلاش

لیچلے کوئی مدینہ کی طرف
ہے مجھے آج ایک رہبر کی تلاش

کسکو ہے خلدِ برین کی جستجو
ہے مجھے بزم پیمبر کی تلاش

گلشن فردوس مین جائیگا وہ
جسکو ہے کوے پیمبر کی تلاش

مہر و ماہ آسمان کو رات دن
ہے نبی کی روی انور کی تلاش

جسنے دیکھا ہے گلِ روی رسول
بلبلو کیا ہو گلِ تر کی تلاش

ہون مین دندانِ نبی کا شیفتہ
مجکو طالب کیا ہو گوھر کی تلاش

ردیف صاد مہملہ

جنکو حضرت سے ہے محبت خاص
ہے مدینہ سے اونکو الفت خاص

ہے جو نعتِ رسول کا منکر
اوسکو حضرت سی ہی عداوت خاص

کسطرح ہو رقم ثنائے رسول
دل مین جبتک نہو محبت خاص

کام آئیگی یہہ قیامت مین
شاہ عالم سے رکھو الفت خاص

گلشنِ خلد مین وہ جائیگی
سرور دین کی ہی جو امت خاص

کس پیمبر کے حق مین ہی لولاک
ہے محمد کی یہ فضیلت خاص

کیون نہ لکھون مین نعت ای طالب
ہے نبی سے مجھے محبت خاص

ردیف ضاد معجمہ

ہی آج حضور مین اِک ای شاہِ ہدا عرض
سن لیجئے للہ کہ کرتا ہون مین کیا عرض

آیا ہون بڑی دور سی مین آپکے در پر
ہے میری جدا عرض مری دل کی جدا عرض

کیا باغِ جنان کی ہو ہوس آپ کی ہوتے
حضرت سی کرو[illegible] مین یہی ورنہ جزا عرض

دیکھون مین الٰہی رخ و زلفِ شہِ عالم
ہے تجھسے مقرر یہ مری صبح و مسا عرض

بخشائیے مجکو سرِ میدان قیامت
سُن لیجے للّٰہ یہ اے شاہِ ہدا عرض

بلوائو مدینے مین مجھے والیِ کونین
تم بہول نجاؤ یہ مری بہر خدا عرض

بیچین ہے فرقت مین ترا طالبِ محزون
کردینا حضوری مین یہ ای بادِ صبا عرض

ردیف طاءِ مہملہ

مانے نمانے کوئی نہین کہتے ہم غلط
وصفِ رسولِ پاک سے ہوتا ہے ہم غلط

واعظ سنا تو روضہ شاہِ جہان کی مدح
ہم جانتے ہین روضۂ باغِ ارم غلط

دل مین بھری ہے دشتِ مدینہ کی آرزو
لیجائے شوق جانبِ باغِ ارم غلط

لیچل مجھے مدینہ مین اے خضرِ راہِ شوق
پڑتے ہین ادھر ادھر مرے قدم غلط

طالب کی راستی ہے یہ روزِ ای شفیعِ حشر
فردِ گنہ کو کیجئے گا ایک قلم غلط ؞

ردیف ظاءِ معجمہ

عشق احمد مین وہ اوٹھایا حظ
کہ نہ پایا کسی مین ایسا حظ

راتدن شغل نعت گوئی ہے
ملگیا ہے مجھے کچھ ایسا حظ

باغ جنت مین بھی نہ ہوینگے
وہ مدینہ مین ہم نے پایا حظ

درد ہجر نبی ہے لذت بخش
مجھسے پوچھو نہ کچھ تم اسکا حظ

آپ کے لب کی یاد مین طالب
میرے دل نے اوٹھائے کیا کیا حظ

ردیف عین مہملہ

کون ایسا ہے جو ہوا اپنا دم محشر شفیع
ہان مگر ہونگے وہان اک اپنے پیغمبر شفیع

مجھسے پوچھیگا سر محشر تو کہدونگا یہی
ہین مرے ختم الرسل ہے داور محشر شفیع

بخشوا لینگے ہمین اے دل نہین کچھ جا خوف
حشر کے دن حضرت خیر البشر بنکر شفیع

کیا ہی اچھے خوشنما ہین آپ کے نام و لقب
مصطفےٰ احمد محمد شاہ دین ہین سر شفیع

کیا ہمین روز قیامت کا ہو ڈر اے زاہدو
جانتے ہین ہم کہ ہونگے اپنے پیغمبر شفیع

داور محشر نہ کیونکر بخشدے میرے گناہ
جب سر حشر آئے پیغمبر مرا بنکر شفیع

پرسش روز جزا کا خوف کیونکر ہو ہمین
ہے ہمارا جب سؤال اہی طالب مصطفیٰ شفیع

ردیف غین معجمہ

یون گل روی نبی کی ہین ثنا خوان باغ باغ
باغ مین جیسے ہون غان خوش الحان باغ باغ

عارض پرنور حضرت کی اگر کہدون صفت
محفل مولد ہوا شمع شبستان باغ باغ

سنبل زلف نبی کا عاشق آنکلے اگر
ہوا ہی تیرا یہ اے مجنون بیابان باغ باغ

ہون ثنا خوان آپ ہی کی گلشن رخسار کا
غنچہ دل کیون نہوا ی شاہ شاہان باغ باغ

گلشن طیبہ اگر اکبار آکر دیکھہ لین
ہے یقین اسکا مجھی ہو جائین رضوان باغ باغ

جس غزل مین وصف خیر البشر کی مدح ہو
پڑھتے ہی کیونکر نہون اہل غزلخوان باغ باغ

مدح روی شہ مین طالب مین نے لکھی یہ غزل
ایک عالم کو کرے گا میرا دیوان باغ باغ

ردیف فا

ورد ہو د بیدم درود شریف
بہولجائین نہ ہم درود شریف

کھینچ لیگا تمہین جہنم سے
سوے باغ ارم درود شریف

نعت حضرت جو مثنوی لکھی ہے
پڑھ رہا ہے قلم درود شریف

بھیجتا ہون مین شوق سے ذرات
سوئے شاہِ اُمم درود شریف

ہے محبت اگر شہ دین کی
ورد رکھو دمبدم درود شریف

بھیجتا ہے خدا جب آپ صلوٰۃ
پھر پڑھین کیون نہ ہم درود شریف

جب نکیرین پوچھینگے طالب
پڑھ سنائینگے ہم درود شریف

کیجئے کیونکر نہ اکثر بزم میلادِ شریف
ہے ہر اک محفل سے بہتر بزم میلادِ شریف

بزم مولد کی ترقی ہوگئی ہے اسقدر
آجکل ہوتی ہے گھر گھر بزم میلادِ شریف

مدحت رخسار شاہِ دوجہان کا ہے بیان
کیون نہو جنت سے بہتر بزم میلادِ شریف

منکرو ہوتا ہے بیشک رحمت حق کا نزول
چشم دل سے دیکھو آکر بزم میلادِ شریف

روضۂ رضوان کی کیفیت مجھے معلوم ہے
ہے مقرر اوس سے بڑھکر بزم میلادِ شریف

ہے شبِ مولد جو محبوب خدائے پاک کی
ہو رہی ہے آج گھر گھر بزم میلادِ شریف

پڑھ رہا ہوں میں جو طالب نعت پاک مصطفےٰ
کیا ہی جوبن پر ہے یکسر بزم میلاد شریف

ردیف قاف

وہ آپ کے دیدار کا ہے شاہ امم شوق
سو بار بھی دیکھوں تو نہو یہ مرا کم شوق

طے کرنے میں منزل کے نہ کچھ تھکتے ہیں ہرگز
اللہ رے کس درجہ کا رکھتے ہیں قدم شوق

ہے دل میں مرے خواہش صحرائے مدینہ
لیجائیگا کیا مجکو سوئے باغ ارم شوق

حضرت کی زیارت کو چلیں گھر سے نکل کر
رکھتے ہیں شب و روز یہی دل میں تو ہم شوق

ہے دل میں زیارت کی تمنا تو کسی روز
لیجائیگا مجکو طرف شاہ امم شوق

اللہ کرے ساتھ پہونچ جاؤں مدینے
رکھے یہ مرا قافلے والوں میں بہم شوق

حوروں کی نہ خواہش ہے نہ جنت کی ہے چاہت
ہے آپ کا اے شاہ عرب فخر عجم شوق

ہے روضۂ اقدس کی زیارت کی تمنا
ہرگز نہ مرے دل سے الٰہی ہو یہ کم شوق

ہر وقت یہی ہے دل شیدا کی تمنا
یونہیں رہے یہ آپ کا اے شاہ امم شوق

حاجت نہیں کچھ رہبری خضر کی مجکو
لیجائیگا طیبہ کو کبھی سوئے حرم شوق

ز حاصل ابھی ہو جائین تجھے نعت کے نکتے
طالب جو کرین اک نظر لطف و کرم شوق

ردیف کاف

مرا دیوان تم دیکھو اگر اول سی آخر تک
تو پاؤ مدحت خیر البشر اول سی آخر تک

ہر اک موسم مین نخل عشق قد یاک پہل لیگا
پھلا پھولا رہیگا یہ شجر اول سی آخر تک

مقرر مو بلولاک سی کا الشمس روشن ہے
ہے یہ عالم پئے خیر البشر اول سی آخر تک

تصور گیسو و رخ کا ہمین دن رات رہتا ہی
خیال شہ رہا شام و سحر اول سی آخر تک

نبیؐ کی مدح خوانی مین بسر کی عمر اے طالب
رہا مین مادحِ خیر البشر اول سی آخر تک

ردیف لام

آپ کی آنکھین جو دکھلائین تو لاک شکل
پھر نہ دکھلاوے مجھے یہ گردشِ افلاک شکل

خواب مین دیکہا ہی مینے گلشنِ روی رسول | باغبانِ گلزارِ عالم کی کہان دیکہون خاک شکل
میری صورت دیکہکر ڈر جائین قیس و کوہکن | شہ کی فرقت مین ہے ایسی میری وحشتناک شکل
زاہد و حوران جنت کی نہو خواہش تمہین | دیکہہ لو اکبار اگر تم شاہِ دین کی پاک شکل
ایک مدت سے زیارت کی تمنا ہی مجہے | مجکو دکہلاؤ خدارا ای شہ لولاک شکل
آپکی فرقت مین رہتا ہون ہمیشہ بی قرار | مجکو کب دکہلائینگے آپ ای رسولِ پاک شکل

لوگ سب دیوانۂ طیبہ مجہے کہنے لگے
رنگ لائی طالب آخر میری وحشتناک شکل

آج ہے یہہ شبِ میلاد مبارک ای دل | خانۂ دین ہوا آباد مبارک ای دل
مولد شاہ سے اسلام کا تارا چمکا | کفر کا گہر ہوا برباد مبارک ای دل
شکر خالق کا کرین ہم کہ ہوا اب پیدا | باعث عالم ایجاد مبارک ید ل
ہے خیالِ شہ کونین مجہے شام و سحر | تو بہی اب ہو گیا آباد مبارک ای دل
آپ کو گود مین لیکر یہ حلیمہ نے کہا | گہر مرا ہو گیا آباد مبارک ای دل
صلۂ نعت مین لو این گ گلزارِ جنان | یہ ہوا ہی مجہے ارشاد مبارک ای دل

بزم میلاد مین طالب نے سنائی جو غزل
شاہ عالم نے کیا صاد مبارک ایدل

منظہر نور خدا ہی دوسرا ہو یا رسول | زیب بخش تاج ختم الانبیا ہو یا رسول
راستہ اللہ کا دکھلا دیا ہر ایک کو | ایک عالم کے مقرر رہنما ہو یا رسول
فخر کیا گو ایک عالم ہے تمھارا شیفتہ | تم تو محبوب خدائے کبریا ہو یا رسول
کیا اوسی پہ آئینگی حوران جنان محشر کو ن | دل ہے تم پہ جو کوئی شیدا ہوا ہو یا رسول
جب شفیع المذنبین کا تم نے پایا ہے لقب | بخشواؤ حق سے جو میری خطا ہو یا رسول
مین یہی سمجھون کہ جیتے جی ہوئی جنت نصیب | خواب مین حاصل جو دیدار آپ کا ہو یا رسول

حشر مین طالب کو اپنے بخشواؤ گے ضرور
تم مقرر شافع روز جزا ہو یا رسول

اسطرح زندان مین ہے میرا گذارا مشکل | جیسے زندان مین ہے اک لحظہ بھی رہنا مشکل
آپکی ذات تو ہے عقدہ کشائے عالم | کیجئے کام مری حل ایشہ والا مشکل
مجکو للہ دکھا دو رخ زیبا اپنا | ہجر مین اتنے دن سے مرا جینا مشکل

آپ بلوائین حضوری مین تو گہری نکلون
ورنہ طیبہ کی طرف ہی مرا جانا مشکل

شاہ عالم جو کرین عقدہ کشائی میری
کسطرح حل ہنو پہر اے دل شیدا مشکل

دل سی ممنون ہمی ہن اے ضعف تری ہمت کا
کہ قدم روضۂ حضرت سی ہی اوٹہنا مشکل

کب وہ شب ہوگی جو در یا مین رسول دو جہان
آکے پوچہین گے کہ طالب ہے تری کیا مشکل

مدتون سی ہی زیارت کی تمنا یا رسول
جیتے جی مجکو دکہا دو روئی زیبا یا رسول

مجسے عاصی کو نجانا بہول تم بہر خدا
یاد رکہنا مجکو جب ہو حشر برپا یا رسول

رات دن دشتِ مدینہ کا مجہی رہتا ہی دہیان
ہے جو سر مین آپ کی گیسو کا سودا یا رسول

مجکو حورانِ جنان سی کچہ غرض مطلب نہین
آپ کا روز ازل سی ہون مین شیدا یا رسول

آپ کا مداح ہون لینا خبر بہر خدا
قبر مین گہبراؤن مین جس وقت تنہا یا رسول

میری بخشش کا وسیلہ کوئی محشر مین نہین
آپ ہی کا ہی فقط مجکو سہارا یا رسول

لو ذرا اسکی خبر اگر خدا کیواسطے +
مر رہا ہے ہجر مین طالب تمہارا یا رسول

باغِ جہان مین پا مین کیون اعتبار پہول | ہین حُسنِ عارضِ شہِ دین پر نثار پہول

شیدائے روی شاہ ہون دیکہون ہزار پہول | بہائینگے میرے دل کو نہ کچہ نو بہار پہول

مدّاح گلشنِ رخِ شاہ جہان ہین | جہڑتے ہین منہہ سے اسلیئے بے اختیار پہول

دیکہا ہے جیسے چہرۂ اقدس کو خواب مین | باغِ جہان مین ہین مجہے مانند خار پہول

مشکِ ختن کو زلفِ نبیؐ پر نثار کر | حضرت کے روی پاک پر اے دل اوتار پہول

یادِ رخِ نبیؐ مین عنادل ہین نغمہ سنج | ہین عارضِ رسولؐ جہان پر نثار پہول

آیا ہے غش تصور روی رسولؐ مین | لا کر سونگہائین مجکو مرے غمگسار پہول

گلگشت کیا کرے رخ حضرت کا شیفتہ | ہین خار باغ ہجر مین ہین ناگوار پہول

رخسار مصطفےؐ سے جو ہے کچہ مناسبت | باغِ جہان مین اسلیئے ہین باوقار پہول

ہجر رخِ رسولؐ مین بہائینگے کیا مجہے | ہین خار خار آنکہون مین گلشن بہار پہول

عشقِ رخِ رسولؐ مین نکلی ہے میری جان
طالب چڑہاؤ میری لحد پر دو چار پہول

دل مین رہے کہنا چاہیئے شاہِ دو عالم کا خیال | سب خیالون سے مقرر ہے یہی اچہا خیال

حسن محبوب خدا کا ہون ازل سی شیفتہ — مجکو کیون ہوان حسینان فسونگر کا خیال

آپکا سرگشتہ ہون اور آپکا وحشی ہون مین — ہے تصور آپکا ہی آپ کا سودا خیال

آکے بہلاے دلِ غمگین کو میرے کوئی ہو — یاد اوس محبوب خلاقِ جہان کی یا خیال

خانہ آباد کے مانند یہہ آباد ہے — جب سے دل مین آگیا ہی شاہ عالم کا خیال

ہر گہڑی مجکو تصور ہی شہ کونین کا — ہمدمو کیا پوچہتے ہو ہی تجہے کس کا خیال

یہہ دل پُر داغ میرا کیون نہو رشک ارم — اسمین شکل حور ہی طالب شہ دین کا خیال

ردیف میم

خلد مین رکہین گے جبتک شہ گنہگار قدم — شافع حشر ہی رکہین گے نہ زنہار قدم

شوقِ دل لیچلا مجکو مدینہ کی طرف — بڑہ گیا آگے صبا سے بہی مین دو چار قدم

کہتی ہی شہ کی شفاعت کہ در جنت مین — پیشتر نیکون سے رکہین گے گنہگار قدم

ہے مری آبلہ پا کی یہہ اللہ ری شان — دشت طیبہ مین مرے چومتے ہین خار قدم

اک گل باغ رسالت کا ہوا خواہان مین — بلبلو خاک رہ اوڑہاؤن سوئے گلزار قدم

بخشوائینگے جبتک ہمین وز محشر — شہ دین خلد مین کہین گے نہ زنہار قدم

زلف مشکین کی جو حضرت کی سناؤن تعریف — چوم لے شوق مین ہر آہوی تاتار قدم

شوق سے آپ اوڑا جاتا ہون طیبہ کی طرف — نہین ہرگز مری جانے سے خبردار قدم

رہگیا قافلے والون سے مین پیچھے افسوس — نہوئے منزل طیبہ مین مددگار قدم

دوستو ضعف کی امداد کے جاؤن قربان — ہوا طیبہ سے اوٹھانا مجھے دشوار قدم

کس گھڑی ہند سے طالب مین روانہ ہون گا
رکھون گا کب مین سوئے روضہ سردار قدم

کب کچہ لگاؤ رکھتے ہین حسن بتان سے ہم — رکھتے ہین عشق سرورکون و مکان سے ہم

تھامے ہوی ہے دامن دل رحمت آپکی — کسطرح اوٹھین روضہ شاہ جہان سے ہم

لین ساتھ خضر کو رہ طیبہ مین یا نہ لین — پہلے ہی پوچھ لین یہ دل رازدان سے ہم

بہتر ہے باغ دہر سے طیبہ کا بوستان — یہ بحث کر رہے ہین کسی باغبان سے ہم

بخشائینگے ضرور قیامت کے دن ہمین — یہ آس رکھتے ہین شہ عالی مکان سے ہم

جب مدح لکھتے ہین قدر دان شاہ کی — سنتے ہین مرحبا قلم درفشان سے ہم

مداح شہ کو دیکھ کے کہنے لگے ملک
کیا پوچھنے کو آئے ہین اس مدح خوان سے ہم

طالب نبی کے کوچہ مین رہتے ہین اندن
کیا شاد ہونگے حشر مین باغِ جنان سے ہم

ردیف نون

رہا ہون ایک مدت کوچہ محبوب یزدان مین
قدم کسطرح رکھون آکے فردوس باغ رضوان مین

میری سر مین تو اب سودا صحرای مدینہ ہے
مجھے لیچل کہین اے قیس طیبہ کی بیابان مین

یہہ ڈر ہے ہجر حضرت مین کہین بپا نہو طوفان
کہ آج آنسو نہین رکتے ہین میری چشم گریان مین

دل وارفتۂ زلف ستہ عالم کو بہلاؤن
گزر میرا جو اے باد صبا ہو سنبلستان مین

ازل سے کشتہ ہون مین خنجر ابروے حضرت کا
مرے احباب بعد فنا مین مجھے گنج شہیدان مین

تپ ہجر شہ دین کی بجھائین آگ ہم کیونکر
نہین اک قطرہ آنسو کا ہماری چشم گریان مین

جنون کا جوش یا یہ جذبۂ دل مجھکو لیجائے
پہنچ جاؤن کسی صورت مدینہ کی بیابان مین

جو کچھ تشبیہ دی ہے مین نے روے پاک احمدؐ سے
خوشی سے گل نہ کچھ پھولے سماتے ہین گلستان مین

ملک بہی مرحبا کہتے ہین میرے شعر سُن سُنکر
یہہ پایا مرتبہ طاؔلب ثنای شاہ ذیشان مین

جانب روضۂ اقدس مین صبا جاتا ہون
شک فرا بہی نہین اسمین بخدا جاتا ہون

چہوڑکر ہند سوے طیبہ چلا جاتا ہون
آج مین جانب محبوب خدا جاتا ہون

بول اوٹہا دل بہی پہڑک کرکہ مجہی بہی لیچل
جب کہا مینے سوی شاہ ہدا جاتا ہون

وہ مجہے خلعت شاہانہ مگر بخشین گے
شاہ عالم کی طرف بنکی گدا جاتا ہون

شوق سی خار مغیلان لین قدم چہالون کے
دشت طیبہ کی طرف برہنہ پا جاتا ہون

لیچلا مے جذبۂ دل روضہ والا کی طرف
نہین معلوم کہان آج چلا جاتا ہون

وحشتِ دل مجہے رہنے نہین دیتی ای قیس
سوے صحرا کے اشفتہ سر و دوسرا جاتا ہون

راہ طیبہ مین یہہ ہی شوق کا اپنے عالم
سب سے دوچار قدم آگی بڑہا جاتا ہون

ہونہو سرور عالم نے کیا ہی مجہے یاد
اید ل اسطرح جو وارفتہ ہوا جاتا ہون

رخ و زلفِ شہ عالم کی زیارت کو لیئے
سوے طیبہ بخدا صبح و مسا جاتا ہون

حاجت رہبری خضر نہین کچہ طاؔلب
جانب سرورِ دین خود مین چلا جاتا ہون

ہے ہمارا وہ پیمبر کہ جسے کہتی ہین
ملگیا ہمکو وہ رہبر کہ جسے کہتے ہین

شب میلاد فرشتون نے فرشتون سے کہا
اب وہ پیدا ہوا سرور کہ جسے کہتے ہین

بخشوائیگا شفاعت سے ہمین حشر کے دن
وہ ملا شافع محشر کہ جسے کہتے ہین

الفت زلف رسول عربی مین یہ دل
ہوگیا آج وہ ششدر کہ جسے کہتے ہین

جذب دل طیبہ کو لیجائیگا اے حضرت خضر
ہے یہہ ایسا مرا رہبر کہ جسے کہتے ہین

ہای جانے نہ دیا مجکو مدینہ کی طرف
تو فلک ہے وہ ستمگر کہ جسے کہتے ہین

اے خدا اوڑکے مین اک پل مین پہونچون
ایسی لگ جائین مجھے پر کہ جسے کہتے ہین

دم نکلتا ہے مرا ہجر مین ای عیسی دھر
لو خبر میری وہ آکر کہ جسے کہتے ہین

نعت حضرت مین نہ مصروف ہون کیون ای طالب
یہ تو وہ کام ہے بہتر کہ جسے کہتے ہین

اگرچہ ای دل ناداں گناہگار ہون مین
مگر شفاعت شہ کا امیدوار ہون مین

خدا کیواسطے محشر مین بخشواؤ مجھے
گناہ گار سراپا سیاہ کار ہون مین

نہال کیا ہون ای لالہ موسم گل مین
فراق روی شہ دین سے داغدار ہون مین

کبھی نہ چین ہوا مجکو اپنیہ عالم
ہمیشہ آپکی فرقت مین بیقرار ہون مین

لگاؤ وصل کا اللہ یا نبی مرہم
تمہارے ہجر مین مدت سے دل فگار ہون مین

بسر ہوئی مری اوقات جرم و عصیان مین
بہت ہی آپ سے اے شاہ شرمسار ہون مین

خدا کیواسطے مجکو دکہاؤ دیدار آج
تمہارے ہجر مین ہرطرح سے بیقرار ہون مین

کہین بلائیے مجکو بہی جانب طیبہ
کہ ملک ہند مین حضرت بہت ہی خوار ہون مین

جو ہوگی پرسش اعمال حشر مین طالب
کہون گا مادح محبوب کردگار ہون مین

حامی رسول ہین تو لحد کا خطر نہین
شافع اگر ہین وہ تو قیامت کا ڈر نہین

گو دور ہے یہان سے مدینہ رسول کا
دل اپنا مستعد ہو تو کچھ بہی سفر نہین

کیا جانے کیا ہے رتبہ محبوب کردگار
منکر کو شان سرور دین کی خبر نہین

ورنہم ملے ہین دولت کونین کر مجھے
عشق نبی مین یہ مرے داغ جگر نہین

شافع ہمارے ہین شہ لولاک احمدو
ہمکو حساب حشر کا ہرگز خطر نہین

ہوتی نہین دعائے یارب مری قبول
کیون کچھ مری دعا مین الٰہی اثر نہین

خالق سے بخشوائینگے طالب شفیع حشر
کچہہ بہی حساب روز قیامت کا ڈر نہین

جلد بلوائیے مجکو شہ دین طیبہ مین
کہ ٹہکانا مرا لگ جاے کہین طیبہ مین

یا الٰہی ہے یہی میری دعا شام و سحر
کہین دو گز مجہے ملجای زمین طیبہ مین

آپ اگر لطف سے اے سرور دین بلوائین
تو پہونچنا مرا دشوار نہین طیبہ مین +

یاد رکہنا یہہ اجل تجہسے کہے دیتا ہون
کہ نکل جائے مری جان حزین طیبہ مین

ایک مدت سے زیارت کی تمنا ہے مجہے
مجکو بلوائیے اب اے شہ دین طیبہ مین

غول کے غول چلے جاتے ہین طیبہ کی طرف
نہ گئے ہای مگر ایک ہمین طیبہ مین

آرزوئے دل طالب ہے یہی لیل و نہار
یہہ غزل آکے پڑہون اے شہ دین طیبہ مین

ہم مرتبہ ترا کوئی اے شاہ دین نہین
عالم کو خوب دیکہہ چکا ہون کہین نہین

دشت مدینہ آئے الٰہی نظر مجہے
دل مین ذرا بہی خواہش خلد برین نہین

کیا پوچہتے ہو ان کے مکان مجہسے اے خضر
حضرت کے وحشیون کا ٹہکانا کہین نہین

کب سے کی وصل سے مرا دل شاد مان ہوا
لینگے ضرور میری خبر سرور جہان
عشاق روتے شہ کو ہو تفریح کسطرح

کسوقت یہ فراق مین اندوہگین نہین
شیطان سے مجکو خوف دم واپسین نہین
دلچسپ کوئی بوی گل یاسمین نہین

طالب یہ کہہ رہی ہے شفاعت رسول کی
کیا عاصیون کے واسطے خلد برین نہین

جینا ہمارا ہو گیا دشوار ہجر مین
اکر خبر تو لیجئے للہ مرنی آج
شہ کی فراق مین مرا دل جلدیا کہین
کسطرح عمر اپنی عالم کرون بسر
بندگان سے مجکو رہا کیجئے حضور
دکہلاؤ جلد چہرۂ پاک اے شہ جہان

مرجائینگے ہم اپنی ابرا ہجر مین
کیا حال ہے مرا شہ ابرار ہجر مین
یہہ آشنا بہی ہو گیا بیزار ہجر مین
ہے سانس لینی مجکو تو دشوار ہجر مین
مدت ہوئی کہ ہون مین گرفتار ہجر مین
مرجائیگا تمہارا یہ بیمار ہجر مین

للہ لیجئے خبر اے عیسی زمان
اب مر رہا ہے طالب بیمار ہجر مین

شہ کی فرقت مین مری حالت ہے ابتر الامان
الامان اے صدمۂ ہجر پیمبر الامان +

الامان ای سوزش ہجر پیمبر الامان
ہو گیا جل کر مرا دل مثل اخگر الامان

اسقدر مجسے ہوئی ہین یا شہ عالم گناہ
دیکھکر مجکو کہین گے اہل محشر الامان

ہند مین در در پہرا کرتا ہون مین شام و سحر
ٹھوکرین کہاتا ہون اے چرخ ستمگر الامان

اپنی اُمت کی خبر لو یا رسولِ دو جہان
ہے بڑی خطری کا دن ہے روز محشر الامان

رو دیا عشاق شہ نے سُنکے افسانہ مرا
الامان اے قصۂ ہجر پیمبر الامان +

پہر حق بُلوا سیئے زیر لواء الحمد آپ
جل گئی ہین ہم تہ خورشید محشر الامان

دیکھہ لے سوزان جو مجکو سوز ہجر شاہ مین
کہہ اوٹھے آتش مین گہبرا کر سمندر الامان

رات دن ہجر شہ کونین مین ہون بے قرار
مجکو اے طالب نہین ہی چین دم بہر الامان

ردیف واو

حساب حشر کا ڈر کا ہے ای واعظو کیا ہو
شفیع عاصیان کا جب مرے دلکو سہارا ہو

تمہارے حق مین اے شاہِ جہان لولاک نازل ہے
تمہین دنیا کے سرور ہو تمہین عقبیٰ کے مولا ہو

اگر یورہی محبت ہو گل باغ رسالت سی
نظر آے وہ گل دشت مدینہ کا جو کانٹا ہو

شہ ہر دو سرا آوا عطو اُمت کے حامی ہین
حساب حشر کا تبلاو پہر کسطرح دھڑکا ہو

گل باغ زمانہ کیون نہ خار آ ہین نظر مجکو
نہ جب پیش نظر اوس شاہ کا روی دلارا ہو

فراق شاہ عالم مین یہی ہے التجا میری
نہو مجکو قرار اکدم نہ دل کو چین اصلا ہو

نہین مین بے سبب فریاد و نالہ ضبط کرتا ہون
یہ ڈر ہی ہجر حضرت مین کہین محشر نہ برپا ہو

فضائل مین مراتب مین ہین ہر ایک سی برتر
بشہ کون و مکان کی مثل کیونکر کوئی پیدا ہو

زیارت سے مشرف آپ فرماتی ہین لاکہون کو
مری جانب بہی ایشاہ دو عالم اک اشارہ ہو

مرے دل مین نہو خواہش کسیکی ہر یہی خواہش
فقط اک آپ ہی کی ایشہ عالم تمنا ہو

حسینان زمانہ کیا لبہائینگی اوسی طالب
جو دل سے عاشق و شیدا شہ ہر دو سرا کا ہو

ایک جا گیسو و رخسار ذرا ہونے دو
یا نبی یونہین ہم صبح و مسا ہونے دو

منفعل ہونگے بہت معترض نعت رسول
دیکہہ لینا یہ ذرا روز جزا ہونے دو

راہ طیبہ مین چلون گا مین اک کی آگے
قافلے والے جو ہون مجہی خفا ہونے دو

صلۂ نعت مین ہم لوٹین گے جنت کی بہار | ہمسے مدحِ شہ کونین ادا ہونے دو
شوق دل طیبہ کی جانب ہمین لیجائیگا | قافلے والو! سے راہنما ہونے دو
قامتِ شاہ کی فرقت مین کرون گا نالے | ہو بپا حشر جو اِن سے تو بپا ہونے دو

پہر کے اب ہند نہ جاؤن گا کبہی اے طالب
کوئی ساتہی ہو اگر مجہسے خفا ہونے دو

کہون کیا لوگ عشق شاہ مین کہتے ہین کیا مجکو | کوئی دیوانہ کہتا ہے کوئی بیکس گدا مجکو
کیا حق نے ثناخوان الیشہ دین آپ کا مجکو | قسم ہے بہا گئی ہے آپکی مدح و ثنا مجکو
حساب حشر کا دہڑکا نہین ہرگز ذرا مجکو | بچا لینگے مقرر شافع روزِ جزا مجکو
الٰہی کیا کہون ارمان دل کہتے ہین کیا مجکو | دکہا دے جیتے جی روضہ شہ کونین کا مجکو
نہ کیون شاہ ہدیٰ مجکو خدا سے بخشوا لیتے | سرِ میدان محشر آسرا کوئی نہ تہا مجکو
تمہارے عارض و گیسو کی مدحت مجکو بہاتی ہے | یہی ہے مشغلہ الشاہ دین صبح و مسا مجکو
دمِ تحریر مدحت گل کہلائے سیکڑون مینے | گلستانِ مدینہ جسگہڑی یاد آگیا مجکو
مجہے وہ راہ دکہلائی کہ منزل تک مین جا پہنچا | خدا کی شان کیسا مل گیا ہے رہنما مجکو

نہین بہائینگی حورانِ جنان محشر مین ای طالب
کیا اللہ نے عاشق رسول اللہ کا مجکو

مجکو آرام بجز نعتِ پیمبر کیون ہو — ہون مین مداح خموشی مجہے دم بہر کیون ہو

آپ محبوبِ خدا سرورِ عالم ٹھہرے — کوئی مرسل مری حضرت کی برابر کیون ہو

بخشوا لینگے ابہی ہمکو شفیع عصیان — خوف کچہ ہمکو سر عرصہ محشر کیون ہو

جام بھر بھر کے ہون جب آپ پلانیوالے — تشنگی پھر ہمین ای ساقی کوثر کیون ہو

عاصیو سرور عالم سے ہے تمہارا حامی — اسطرح خوف زدہ تم سر محشر کیون ہو

شافع حشر جو آپ ایشہ عالم ٹھہرے — پھر بھلا روز قیامت کا ہمین ڈر کیون ہو

اوس مین رنگ اور ہی ہے اسمین ہے کچہ اور ہی بو — ہمسر روے محمد یہ گلِ تر کیون ہو

شاہ عالم کا تصور تو ہے تو دلمین بزات — غیر آباد کسی طرح سی یہہ گھر کیون ہو

شوق دل کا ہی تقاضا کہ زیارت کو چلو
بیٹھے اس ہند مین اے طالب مضطر کیون ہو

اندنون شوق زیارت کا ہی بیحد مجکو — لیچل اے جذبۂ دل سوی محمد مجکو

دشت طیبہ دل وحشی کو دکھاؤ حضرت — کب تلک اسمین کہو گے مقید مجکو

نکہ شیطان سے بچاؤ مجھے اے سرور دین — ہر گھڑی آکے ستاتا ہے یہ مرتد مجکو

گو گنہگار ہون لیکن نہین کچھ خوف مجھے — بخشوائینگے قیامت مین محمد مجکو

خواہش روضۂ رضوان نہ رہیگی دل مین — کہین آئے جو نظر مرقد احمد مجکو

سرو و شمشاد سے روتا ہون لپٹ کر اپنا — یاد آجاتا ہے جسوقت ترا قد مجکو

سینے لکھی جو ثنائے دُر دندان رسول — مل گئے سیکڑون اے دل دُرِ مقصد مجکو

میرا مدفن جو ہو صحرائے مدینہ مین کہین — مین یہ سمجھون کہ ملا خلد مخلد مجکو

سر سے سودائے مدینہ کبھی جانیکا نہین — کوئی اچھا کہے یا سمجھے کوئی بد مجکو

گلشن خلد مین دل کو مرے الجھن ہوگی — یاد آجائیگا جب آپ کا مرقد مجکو

کم نہین رتبہ یہ اے حضرت طالب میرا
لوگ کہتے ہین جو مداح محمد مجکو

جینے دیتی نہین اب فرقت احمد مجکو — اے خدا جلد دکھا صورت احمد مجکو

صلۂ نعت مین دلوائینگے اے دل سر حشر — گلشن خلد برین حضرت احمد مجکو

دور ہو جائے مری دل سے محبت سب کی
یا خدا ہو فقط اک الفتِ احمدؐ مجکو

نہ ہے خواہش حورانِ جناں کچہ دل مین
نظر آئے جو کہین صورتِ احمدؐ مجکو

راہ اسلام مین ثابت نہ ہین کیون یہ قدم
روز میثاق سے ہے بیعتِ احمدؐ مجکو

ہے یہی شام سحر میری تمنا یارب
خواب مین آئے نظر صورتِ احمدؐ مجکو

پرسشِ حشر کا طالب نہین کچہ خوف مجہے
بخشوا لینگے وہان حضرت احمدؐ مجکو

قرآن مین مداح بہلا جس کا خدا ہو
مین کیا ہون جو کچہ مجسے صفت اوسکی ادا ہو

تا زیست ثناگوی محمدؐ جو رہا ہو
تم اوس سے ملک نے یہ لحد پوچہتے کیا ہو

مجکو مرضِ فرقت شاہِ دوجہان ہے
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

دل چاہتا ہے ہم بھی پہونچ جائین مدینے
اے بادِ صبا لیکے یہان سے تو ہوا ہو

پہلو مین نہین آج ہمارا دلِ مضطر
اللہ کرے روضۂ اقدس کو گیا ہو

فریاد نکر ہجر قد سرور دین مین
دیکہہ اے دلِ نادان کہین محشر نہ بپا ہو

ہو خاک مدینہ کی مرا یہ تن خاکی
اللہ کرے یہ مری مقبول دعا ہو

او ٹھو ابھی باندھو کمر اے قافلے والو
طیبہ کی طرف جانے مین تم سوچتے کیا ہو

کہدینا کہ طالب کو بلا لیجئے حضرت
تیرا جو گذر روضۂ اطہر مین صبا ہو

قضا آئے اگر ہجر شہ لولاک مین مجکو
تو دفنانا کہین شہر رسول پاک مین مجکو

مجھے اکسیر کیا گر کیمیا کی خاک خواہش ہو
ملی اکسیر جب پائے نبی کی خاک مین مجکو

بنایا آجتک مینے مہ و خورشید روشن مین
نظر جو نور آیا شہ کی ردئے پاک مین مجکو

الٰہی ہو کہین مدفن مرا شہر مدینہ مین
نہ کر برباد یون ہندوستان کی خاک مین مجکو

پھرون گا ٹھوکرین کہاتا کہانتک اے شہ عالم
یونہین کہوئیگا کبتک گردش افلاک مین مجکو

مری دیوانگی ہوش و خرد سے ہے کہین بڑہکر
جنون ہے عشق گیسوئے رسول پاک مین مجکو

ثنا خوان نبی طالب زمانہ مجکو کہتا ہے
ملا ہے مرتبہ مدح شہ لولاک مین مجکو

بیچلے کوئی سوئے روضہ والا مجکو
مدتون سے ہے زیارت کی تمنا مجکو

ہے بھروسا فقط اک آپ کا اے شافع حشر
حشر کے روز نہین اور سہارا مجکو

قبر مین جبکہ نکیرین کرین مجھسے سوال
یاد اوسوقت رہے نام تمہارا مجکو

پابرہنہ مین سوئے دشت مدینہ دوڑون
سر مین رہتا ہی شب و روز یہہ سودا مجکو

بخشوائین مجھے ایسے مرے اعمال نہین
صرف ہی ذات محمد کا بھروسا مجکو

نہوئی روضہ اقدس کی زیارت حاصل
ہند مین گردش قسمت نے پھرایا مجکو

شافع حشر حمایت کو ہین کافی طالب
خوف دل مین نہین کچھ روز جزا کا مجکو

بخشا ہی لیا ہمسے گنہگار کو دیکھو
لطف و کرم شہ ابرار کو دیکھو

لولاک لما شان مین ہی آپ کی نازل
اوج شرف احمد مختار کو دیکھو

آنسو کے عوض گرتے ہین گوہر دم گریہ
اے شاہ مری چشم گہربار کو دیکھو

جانے نہ دیا ہند سے طیبہ کی طرف ہائے
اس کجروئے چرخ ستمگار کو دیکھو

پھولون کی نہ کچھ قدر رہی دل مین تمہارے
اے بلبلو حضرت کے جو رخسار کو دیکھو

دن رات یہی ہی دل شیدا کا تقاضا
طیبہ کو چلو روضہ سردار کو دیکھو

ہو نعت محمد کی جو پڑھنے کا تمہین شوق
طالب سے مرے دیوان کی اشعار کو دیکھو

یون اپنیا ہین میرے پیمبر کے روبرو جسطرح تارے سب مہ انور کے روبرو

دندان شہ کے سامنے کیا آبرو تری کہدونگا جوہری یہی گوہر کے روبرو

آتی ہے یاد قامت محبوب کردگار جاتا ہون جب مین سرو و صنوبر کے روبرو

اے منکر رسول تو ہوگا بڑا خجل جائیگا حشر مین جو پیمبر کے روبرو

آب بقا ہے ظلمت گیسوے شاہ مین کہدے کوئی یہ خضر و سکندر کے روبرو

دیکھے جو اگر رخ پر نور مصطفےٰ + جاے نہ پھر کبھی مہ انور کے روبرو

طالب ادب کے ساتھہ سرحشر یہ غزل
پڑھنا ضرور شافع محشر کے روبرو

ردیف ہائے ہوز

صبا لیچل مجھے بہر خدا سوئے رسول اللہ کہ دیکھون جا کے چشم شوق سے کوئے رسول اللہ

رضائے حق تعالیٰ ڈہونڈتے ہین سارے پیغمبر یہ طرفہ ہے کہ خالق ہے رضاجوئے رسول اللہ

بیان واللیل سے ظاہر ہے زلف سرور دین کا عیان والشمس سے ہے مدحت روئے رسول اللہ

نہ دیکھوں گلشن عالم مین سنبل کی طرف ہرگز
نظر آئین کہین مجکو جو گیسوی رسول اللہ

نہین کچہ قبر کا دہڑکا نہین کچہ خوف محشر کا
رہا ہون عمر بہر مین توشا گوی رسول اللہ

جو منکر نعت کو ہین سنتی ہی دم بہر مین کٹ جاہین
سناؤن مین جو کچہ تعریف ابروی رسول اللہ

غزل اک اور بہی پڑہ دو سفر کے قافیہ مین تم
مگر طالب ردیف اوسکی رہے سوی رسول اللہ

خدا جانے کہ کب ہوگا سفر سوی رسول اللہ
سفر کی کب مین باندہون گا کمر سوی رسول اللہ

صبا ذکر یہ کہدینا کوئی غم مین تڑپتا ہے
جو ہو جائے کہین تیرا گذر سوی رسول اللہ

سما ہین کچہ مری آنکہون مین کیا صورتین یا رب
کہ ہر دم رہتی ہی میری نظر سوی رسول اللہ

تعجب کیا کہ ہے یہ تو اک ادنے معجزہ اون کا
بلانے سے چلا آیا شجر سوی رسول اللہ

نہ آؤن گا نہ آؤن گا کبہی پہر ہند کی جانب
مرا جانا ہوا ایدل اگر سوی رسول اللہ

کرینگے منزلین طی دیکہہ لینا سر سو آنکہون سے
ہمارا جسگہڑی ہوگا سفر سوی رسول اللہ

تمہارے ہجر مین طالب تمہارا جان دیدیگا
کوئی لیجائے طالب یہ خبر سوی رسول اللہ

نہین ہی حشر مین کوئی ہمارا یا رسول اللہ
فقط اک آپ ہی کا ہی سہارا یا رسول اللہ

کرم فرمائیے مجھپر خدارا یا رسول اللہ
کہ ہی سب حال میرا آشکارا یا رسول اللہ

زیارت کے لیے ہندوستان سے لوگ جاتے ہین
مری جانب بھی ہو جائے اشارا یا رسول اللہ

خدا کیواسطے مجکو بلالین آپ طیبہ مین
بہت مضطر ہون مین گردش کا مارا یا رسول اللہ

دکہادو خواب ہی مین اک نظر دیدار کر اپنا
اسی باعث دل و جان سے ہون شیدا تمہارا یا رسول اللہ

زیارت سے مشرف کیجیے پھر خدا مجکو
نہین ہی آپکی فرقت گوارا یا رسول اللہ

بلالو جلد اب ہندوستان سے تم مدینے مین
بہت بیتاب ہی طالب تمہارا یا رسول اللہ

بہت ہون ہند مین مضطر خبر لو یا رسول اللہ
رہون کبتک یونہین ششدر خبر لو یا رسول اللہ

تمہارے ہجر مین حضرت ہوئی ابتر مری حالت
یہی فریاد ہی اکثر خبر لو یا رسول اللہ

مین ہون ہردم مصیبت مین قدم ہر گام رکھتا ہین
ہوا ہی حال یہ ابتر خبر لو یا رسول اللہ

مرا احوال تم دیکھو مری فریاد کو پہونچو
پڑا ہون آکے مین در پر خبر لو یا رسول اللہ

سہون کبتک غم ہجران نکل جائیگی میری جان
عنایت سے ذرا آکر خبر لو یا رسول اللہ

بلالو مجکو پاس اپنے چھوڑا لو ہند کو مجھے
کہ پھرتا ہون یہان رو رو خبر لو یارسول اللہ

جو دن ہوگا قیامت کا جواب افسوس کیا دونگا
گنہ مجھسے ہوئے اکثر خبر لو یارسول اللہ

غم ہجران نے گھیرا ہی برا حال آج میرا ہے
مری یہ التجا سنکر خبر لو یارسول اللہ

ندامت جسگھڑی ہوگی مجھے طالب گناہونکی
کہونگا یہ دم محشر خبر لو یارسول اللہ

خدا کے آپ ہین مختار یارسول اللہ
ہر اک کو آپ ہین سردار یارسول اللہ

دکہائیے مجھے دیدار یارسول اللہ
مین آپ کا ہون طلبگار یارسول اللہ

مسیح بنکے خبر لیجیے ہماری آپ
پڑے ہین ہجر مین بیمار یارسول اللہ

اوٹھا کے خواب مین اپنی نقاب عارض ہی
ہمین دکھائیے دیدار یارسول اللہ

ہمین جو لطف سی بلوائیے مدینہ مین
نہین ہے کچھ بھی یہ دشوار یارسول اللہ

یہی ہے شوق مری دل مین ایک مدت سے
کہ دیکھون آپ کا دیدار یارسول اللہ

خدا کے واسطے محشر کے روز طالب کو
نہ بھولنا کبھی زنہار یارسول اللہ

مرا دل بند گیسو مین پہنساؤ یا رسول اللہ
مقید اسکو تم اپنا بتاؤ یا رسول اللہ

حضوری مین کہین مجکو بلاؤ یا رسول اللہ
مجھے بہی روضۂ اقدس دکہاؤ یا رسول اللہ

عذاب حشر سے ہمکو بچاؤ یا رسول اللہ
مکان جنت الماوی دلاؤ یا رسول اللہ

جلے جاتے ہین سوزِ آفتابِ روزِ محشر سے
لوائے حمد کے نیچے بلاؤ یا رسول اللہ

ہوا جاتا ہی عالم اور ہی ہنگام اوڈہل کر
مسیحا بنکے بالین پر تم آؤ یا رسول اللہ

سرِ منزل پہونچ جاؤن یہی ہی آرزو دل کی
مجھے وہ راستہ سیدہا بتاؤ یا رسول اللہ

قسیمِ آب کوثر آپ کو حق نے بنایا ہے
خدارا جام کوثر کچہ پلاؤ یا رسول اللہ

گناہون نے مجھے چارون طرف سی آج گہیرا ہے
مجھے میدان محشر مین بچاؤ یا رسول اللہ

حضور کی تمنا دل مین ہی طالب کو مدت سی
خدا کیواسطے اسکو بلاؤ یا رسول اللہ

ہے محمد کی وہ گفتار کہ سبحان اللہ
اور اوس مین ہین وہ اسرار کہ سبحان اللہ

درِ مقصود سے بھر جاتا ہی دامن سب کا
ہے شہ دین کا وہ دربار کہ سبحان اللہ

شبِ میلاد یہہ سب کہتے تہے فرشتے ملکر
اب وہ پیدا ہوا سردار کہ سبحان اللہ

مصحفِ دین اوسی کہیے کہ کوئی نورِ خدا
ایساتہا روئی پُرانوار کہ سُبحان اللہ

رشک کہاتی ہین جسے دیکھہ کے جنت کے چمن
ہے مدینہ کا وہ گلزار کہ سُبحان اللہ

نزع مین قبر مین محشر مین ہمارا ایدل
مصطفےٰ ہے وہ مددگار کہ سُبحان اللہ

نعت پاکِ شہ کونین مین طالب تو نے
لکہے وہ نعتیہ اشعار کہ سُبحان اللہ

ہے کون فضیلت مین محمدؐ سے زیادہ
رتبہ مین نہین کوئی بہی احمدؐ سے زیادہ

لیچل مجہے اے جذبۂ دل سوئے مدینہ
ہے شوق زیارت کا مجہے حد سے زیادہ

کہتے ہین جسے خلد برین حضرت واعظ
کب شان مین ہی شاہ کی مرقد سے زیادہ

لکہتی ہے جو مدح خطِ رخسار محمدؐ
ہر شعر ہی قیمت مین زمرد سے زیادہ

حاصل ہو اگر دولتِ دیدار شہ دین
مین سمجہون اوسی دولت بیحد سے زیادہ

اوس بحر عنایت کی طرف جائے جو سایل
پائے درِ مقصود وہ مقصد سے زیادہ

مدفن ہو مرا شہر مدینہ مین جو طالب
سمجہون مین اوسے خلد مخلّد سے زیادہ

حضرت کی محبت کا ہو غم اور زیادہ
کچھ اس سے نہین مانگتے ہم اور زیادہ

ایذا طلب سدرجہ ہون ہجر شہ دین مین
میرا ہی سخن تکیہ کہ غم اور زیادہ

مانع جو ہوئے معترض نعت محمدؐ
مدح آپکی کرنے لگے ہم اور زیادہ

عشاق نبیؐ کو نہین عشرت سے سروکار
کہتے ہین کہ ہون رنج و الم اور زیادہ

آواز یہی آتی ہے خامے کی زبان سے
تعریف کرون شہ کی سب قم اور زیادہ

لکھتا ہون مین جب مدح شجاعت شہ دین کی
زور اپنا دکھاتا ہے قلم اور زیادہ

ہے دل سے پسند آپکی طالب کو یہ حضرت
غم اور زیادہ ہوا الم اور زیادہ ✣

حضرت کرینگے جبکہ شفاعت اوٹھا کے ہاتھ
کھل جائینگے بندھے ہوئے سب کی خطا کے ہاتھ

معجز نبیؐ مین رہتے ہین بیمار اے طبیب
ہرگز شفا نہین ہے ہماری دوا کے ہاتھ

بیعت نبیؐ کی بیعتِ پروردگار ہے
جو ہاتھ ہین نبیؐ کے وہی ہین خدا کے ہاتھ

محشر مین لینگے ہم صلۂ نعت مین بہشت
ہے خلد کا دلانا نبیؐ کی ثنا کے ہاتھ

دریائے معصیت سے اوتر جائیگا وہ پار
جسنے پکڑ لئے ہین رسولِ خدا کے ہاتھ

سب بخشی جائینگے وہ شفاعت کریگی جب ۔ ہے بخشوانا سب کا شہ دوسرا کے ہاتھ

کیون نہ راہ حق نہ پوچھے طالب سئول ہی
ہر اک کی رہبری ہے اوسی رہنما کے ہاتھ

کہتی ہی مرے دل مین تمناے مدینہ ۔ ہو جلد کہین بادیہ پیماے مدینہ
مدت ہوئی ہون مین عاشق و شیدائے مدینہ ۔ دکہلا دے خدا صورت زیبائے مدینہ
رہتی ہے شب و روز تمناے مدینہ ۔ کیونکر نہ لقب دل کا ہو صحراے مدینہ
اے قیس ہی مسکن مرا صحرائے مدینہ ۔ کہتے ہین مجہے بادیہ پیماے مدینہ
ہر دم سے ہے تقاضاے تمناے مدینہ ۔ لیچل تو مجہے اے دل شیداے مدینہ
آشفتہ گیسو کوئی اسطرح نہو گا ۔ جسطرح میرے سر مین ہی سوداے مدینہ
حورون کی تمنا جو بہت ہی تجہے زاہد ۔ کہدون صفت انجمن آراے مدینہ
کیا مجکو لبہائینگے حسینان فسونگر ۔ ہون شیفتہ حسن دلاراے مدینہ
طے منزل مقصود کرون سر کے بل اے خضر ۔ بلوائین مدینہ مین جو مولاے مدینہ
بیماری فرقت سی مری جان ہی لب پر ۔ اب بہی کہین آجائے مسیحاے مدینہ

آنکھون مین جگہہ دون مین اوسی پتلی کی صورت
آئے جو نظر صورت زیبائے مدینہ

نقد دل و جان فدیکے نہ کسطرح خریدون
ہین جان سے پیارے مجھے اشیائے مدینہ

مسکن سے ہے رسول شہ لولاک کا طالب
کیونکر نہو پھر دلکو تمنائے مدینہ

رکھتا ہی بغض جو کوئی خیر الوریٰ کے ساتھ
بیشک ہی اوسکے دل مین عداوت خدا کے ساتھ

کیا آفتاب روز قیامت کا خوف ہو
زیر لوائے حمد ہون خیر الوریٰ کے ساتھ

آئے اجل تو آئے مدینہ مین اے خدا
ہو حشر اگر مرا تو ہو شاہ ہدیٰ کے ساتھ

لیچل سوئے مدینہ تو اے جذب دل مجھے
ہون فکر مین کہ جاؤن کسی رہنما کے ساتھ

مانگون مین جب دعا نہ یارب قبول ہو
یارب کہین کہا دا نہ ہی دعا کے ساتھ

رہجائیگا کھین نہ کھین یہ تو راہ مین
کیون جاؤن مین مدینے دل بیوفا کے ساتھ

اے شوق دل تو راہ اگر جانتا نہین
چل سوئے روضۂ شہ عالم صبا کے ساتھ

فردوس کی نہین ہمین بس مگر کچھ ہوس
ہے آرزو کہ حشر ہو خیر الوریٰ کے ساتھ

جنکو ازل سے دی ہی خدا نے نبی کی حب
جنت مین جائینگے وہی شاہ ہدیٰ کے ساتھ

جب جانتا نہین ہون رہِ روضۂ رسول — بہتر یہ ہے کہ جاؤن کسی رہنما کے ساتھ

طالب ضرور حشر مین پائیگا وہ نجات
ہے جسکو کچھ بہی عشق شہ دوسرا کے ساتھ

ردیف یای تحتانی

شب معراج ہی ختم الانبیا کی آمد آمد ہے — ہدایت کے لیے اک رہنما کی آمد آمد ہے

خدا کے دوست شاہِ دوسرا کی آمد آمد ہے — رسولِ حق محمد مصطفےٰ کی آمد آمد ہے

سیاہی کفر کی کافور ہو گی جسکے پرتو سے — او سی شمس الضحی بدر الدجیٰ کی آمد آمد ہے

فرشتے تہنیت خوان ہین یہی کہتے ہین خوش ہو کر — تعالی اللہ محبوبِ خدا کی آمد آمد ہے

پڑہین کیونکر نہ حورانِ جنان صل علیٰ ہر دم — کہ فخر دو جہان شاہ ہدا کی آمد آمد ہے

سر منزل پہونچ جائینگے وہ رستہ بتائینگے — ہمارے رہبر راہ ہدا کی آمد آمد ہے

بتائینگے خدا کی راہ وہ ہر اک کو اے طالب
جہان مین انس و جان کے رہنما کی آمد آمد ہے

طبیعت اپنی مصروف ثنا ہے
محمدؐ گمرہون کا رہنما ہے

یہی ورد زبان ہر دم مشغلا ہے
محمدؐ شافع روز جزا ہے

محمدؐ درد عصیان کی دوا ہے
تعجب کیا جو اک عالم فدا ہے

محمدؐ دافع رنج و بلا ہے
شہ کونین پر شیدا خدا ہے

خدائے دو جہان کے بعد اے دل
دکھا دے روضہ محبوب عالم

کہو جو کچھ محمدؐ کو بجا ہے
خدا سے ہر گھڑی یہ التجا ہے

خبر لے اے مسیحائے زمانہ
نہ بھٹکون گا کبھی راہ خدا سے

کہ دم فرقت مین لب پر آرہا ہے
محمدؐ سا مرا جب رہنما ہے

گناہون کی مجھے کیا فکر طالب
کہ حامی شافع روز جزا ہے

پوری کردے مری اللہ تمنا کوئی
لیچلے مجکو سوئے روضۂ مولا کوئی

ہے بھروسا مجھے اک آپکا اے شافع حشر
حشر کے روز نہین اور سہارا کوئی

جیتے جی آپکے روضہ کو مین دیکھون جاکر
یا نبیؐ اور نہین دل مین تمنا کوئی

پہوٹ کر روئین بہت آبلۂ پا میرے
دشت طیبہ مین جو دیکہین کہین کانٹا کوئی

ہے مجہی وحشت گیسوئے نبی اے مجنون
اور ہر گز نہین سر مین مرے سودا کوئی

میری آنکہون سے گرے اشک جو ہجر شہ مین
ہوگیا عرش کا تارا اور یکتا کوئی

جب سے طالب نے سُنا ہے کہ ہو تم شافع حشر
اوسکے دل مین نہ رہا حشر کا کہٹکا کوئی ✣

ہے عجب محفل میلاد رسول عربی
دیکہہ اب محفل میلاد رسول عربی

چل ذرا دیکہہ تو او معترض نعت رسول
ہے عجب محفل میلاد رسول عربی

ہے مجہی فکر یہ ایدل کہ پہر اس غم کے بعد
ہو گی کب محفل میلاد رسول عربی

جو محمدؐ کے ہین عشاق وہ کرتے ہین ضرور
روز و شب محفل میلاد رسول عربی

بزم جنت مین وہ جائیگا کہ جسکو شب و روز
ہے طلب محفل میلاد رسول عربی

اللہ اللہ برستی ہے خدا کی رحمت
دیکہو سب محفل میلاد رسول عربی

طالب افسوس یہی ہے مجکو کہ ہو جائیگی
ختم اب محفل میلاد رسول عربی

جمالِ مصطفےٰ پر شیفتہ ساری خدائی ہی — تعالی اللہ کیا اللہ نے صورت بنائی ہے

ذرا انصاف سی سوچو کہ کیا تقدیر پائی ہی — مجھی حاصل نبی کی آستان کی جبہ سائی ہی

ثنائی ابروئی محبوب حق مینے سنائی ہے — نبی کی منکرون نے آج کیا تلوار کھائی ہی

ضرورت کیا کہ جاؤن مین گدا بنکر کسی در پہ — مری حاجت روا کی ہاتھہ جب حاجت روائی ہی

مرا منہ کیا کہ لب کھولون مری حسرت سرائی کیا — تری مدح ای ممدوحِ حق ساری خدائی ہے

مسیحائے دو عالم لیجئے آکر خبر میری — لبون پر آپکی فرقت مین میری جان آئی ہی

نظر مین کیا کھپی شکل ان حسینان فسونگر کی — کہ محبوب خدا کی صورت آنکھون مین سمائی ہی

تمھین پر ہی بھروسا بخشوانیکا قیامت مین — تمہاری ذات سی ہر اک کو امید رہائی ہے

ثنائے گوہرِ دندانِ شاہِ دو جہان کہکر — سر میدان محشر آبرو کیا مینے پائی ہی

کسی کے پاس کیون عقدہ کشائی کو لیے جاؤن — مرے مشکلکشا کی ہاتھہ جب مشکلکشائی ہی

نہین ہی خواہش جاہ سکندر مجکو ای طالب
شہنشاہِ دو عالم کی مجھے حاصل گدائی ہی

رحمتِ حق پیشوائی کے لیے جانیکو ہے — حشر کا دن ہی شفیع عاصیان آنیکو ہے

آپ کا عاشق مدینہ اب کے سال آنیکو ہے
حالت ابتر سب اپنی آکے دکہلانیکو ہے

ہند سے شوقِ زیارت مجکو لیجانیکو ہے
روضۂ پاکِ شہ لولاک دکہلانیکو ہے

ڈہلگیا انکا مجہے کچہہ لیجئے آکر مری +
کوئی دم مین جان زار اینا دینے جانیکو ہے

عاصیو کیون ایسی گہبرائے ہوئے ہو حشر مین
شافع محشر تو کوئی دم مین اب آنیکو ہے

راہ طیبہ مین نہ بہٹکین گے کہین ہم ای خضر
جذبۂ دل ساتہہ اپنے راہ دکہلانیکو ہے

یون شبِ معراج کہتے تہے ملک آپس مین
آج محبوب خدا ای دوجہان آنیکو ہے

کیجئے اپنی بہار وصل سے شاد اب آج
غنچۂ دل اب سموم غم سے مرجہانیکو ہے

منتظر ہے امتِ عاصی شفاعت کے لیئے
روز محشر ہے شفیعِ عاصیان آنیکو ہے

اے خیالِ سرور عالم مجہے آباد کر
ایک مدت سے یہ خواہش دل کو ویرانے کو ہے

قافلہ والون لئے جاؤ اسے تم اپنے ساتہہ
جانب شاہ دوعالم دل مرا جانیکو ہے

کیون مرا شوقِ زیارت بڑہ گیا ہے آجکل
ہو نہو لطف شہ ابرار بلوانیکو ہے

کیجئے منظور آنا اور اجازت دیجئے
آپ کے دربار مین یہہ بینوا آنیکو ہے

رحمتِ خالق کہے گی حشر مین یون برملا
اے گنہگارو شفیع عاصیان آنیکو ہے

عارض پر نورِ حضرت کی ہر یون اُلفت نہ مجہے
شمع سی طالب محبت جیسی پروانیکو ہے

صدق دل سی جو محمدؐ کی ثنا خوان ہونگے
پہر وہ کیا خوفِ قیامت سے ہراسان ہونگے

فرقتِ شاہ مین عشاق جو گریان ہونگے
گرتے ہی آنکہون سی آنسو دُرِ غلطان ہونگے

جو گلِ روی محمدؐ کے ثنا خوان ہونگے
اونکے اشعار بہارِ چمنستان ہونگے

حشر کی روز جو شافع شہِ ذیشان ہونگے
پُرزے پُرزے مری سب دفترِ عصیان ہونگے

نزع کا گور کا محشر کا ہو کہٹکا کیونکر
ہر جگہ شاہِ رسُلؐ اپنی نگہبان ہونگے

یہی کہدونگا کہ ہون مین تو ثنا خوانِ رسولؐ
قبر مین مجہسو نکیرین جو پُرسان ہونگے

عشق حضرت مین مری دل مین پڑی ہین جو داغ
اک نہ اک دن وہ برنگِ گلِ خندان ہونگے

پہر ہوئی وحشتِ گیسوے نبیؐ اسے مجنون
بات کی بات مین ہم اور بیابان ہونگے

ہے اُمید آپ یہہ کہدینگے کہ جانی دو اسی
ٹوکنے والے جو فردوس کے رضوان ہونگے

خمِ گیسوی نبیؐ کی تو سُنا دون کچہہ مدح
سنبلِ تر مگر اولجہن سی پریشان ہونگے

چند شعر اور پڑہو طالب ابہی چپ نہ رہو
خوش بہت تمسی سرِ بزم سخندان ہونگے

اشک بیزان جو مری دیدۂ گریان ہونگے — آب آب ای شہ دین گم غلطان ہونگے

خواہش خلد نہ کچہ دل مین ہمارے ہوگی — ایک دیدار کے ہم حشر مین خواہان ہونگے

پرسش حشر سی کیا ہمکو ہو خوف اے واعظ — اپنی اُمت کی نبی شافع عصیان ہونگے

شوق سے آبلۂ پا مرے لینگے بوسے — دشت طیبہ مین اگر خار مغیلان ہونگے

مین بہی ہونگا وہین اے طالب مداح رسول
حشر کے روز جہان شہ کے ثنا خوان ہونگے

حبیب خاص بنا حق نے احمد کو بنایا ہی — رسولون مین بتاؤ تو سہی کسکا یہ پایا ہے

رہونگا تیرا اے شوق زیارت عمر بہر ممنون — شہ عالم کا روضہ تو ہی نے مجکو دکہایا ہی

بجالا خالق کونین کا شکر اے دل نادان — کہ حق نے اپنا پیغمبر محمد سا بنایا ہے

مجہی بہائینگی حوران جنان اب کیا قیامت ہین — مری دل کو عروس حسن حضرت نے لبہایا ہی

سر میدان محشر تشنگی کا خوف کیونکر ہو — قسیم آب کوثر آپکو حق نے بنایا ہے

جناب خضر کا مین شکریہ کیونکر بجا لاؤن — مدینہ تو مجہے شوق زیارت نے دکہایا ہے

مشام جان معطر ہی ثنائے گیسوئے شہ سے — ملایک کہہ رہی ہین عطر ایسی کسنے لگایا ہی

ہوا اصلِ علی کا شور برپا بزم مولد مین | شہ کون و مکان کا وصف جب مینے سنایا ہے

عرب تک کیون نہو شہرہ مری شیرین بیانی کا
لب حضرت کا طالب مدح خوان حق نے بنایا ہے

روضہ سے اوٹھکے آپ کہان اصلا نجا ئینگے | اب پہر کے ہند ایدلِ شیدا نجا ئینگے
لیجا ئینگے تجہے کبہی تنہا نجا ئینگے | طیبہ اکیلے اے دلِ شیدا نجا ئینگے
کہتی ہے زاہدون کو شفاعت رسول کی | عاصی جنان مین حشر کے دن کیا نجا ئینگے
مینے کہا نجا تو مدینے سے سوے خلد | بولا پھڑک کے دل کہ ہم اچھا نجا ئینگے
کہدے خدا کیواسطے اتنا تو ہے نصیب | شہرِ مدینہ جا ئینگے ہم یا نجا ئینگے
جو کوچہ رسول مین رہتی ہین زاہدو | باغِ جنان کو شوق سے اصلا نجا ئینگے
جاتے ہین ہم تو جانب شہرِ شہِ اُمم | جا ئینگے آپ حضرت دل یا نجا ئینگے
لیجا ئینگے نبی کا وسیلا برو ز حشر | ہم لیکے اور کوئی سہارا نجا ئینگے

جبتک تصورِ رخ حضرت نہو گا ساتھ
طالب جنان کو حشر مین تنہا نجا ئینگے

مومن نہ ہے مقر جسے اقرار نبی ہے
ہے کافر مطلق جسے انکار نبی ہے

قبلہ تو مرا ابروئے خمدار نبی ہے
قرآن مجھے روئے پُر انوار نبی ہے

حورون کی نہ خواہش نہ جنت کی ہے چاہت
میرا دلِ مشتاق طلبگار نبی ہے

کیون دور زمانے سے نہ ہو کفر کی ظلمت
ہر چار طرف پرتو رخسار نبی ہے

پیغمبر و جبریل و ملک کرتے ہین تسلیم
اللہ رے کس درجہ کا دربار نبی ہے

پھندے مین حسینان فسونگر کے پھنسے کیا
دل میرا ازل ہی سے گرفتار نبی ہے

ہان اسلیے صحت کی نہین اوسکو تمنا
اچھے سے وہ اچھا ہے جو بیمار نبی ہے

وہ دن بھی کہین ہو کہ جبین آگے مین گردن
یہہ شوق مجھے اے در و دیوار نبی ہے

کیا خواہش جنت مجھے ہو حضرت زاہد
جب سامنے میرے گلِ رخسار نبی ہے

اے حضرتِ عیسی کبھی اچھا نہ ہوگا
میرا دلِ بیمار تو بیمار نبی ہے

پلکون سے میسر مجھے جاروب کشی ہو
حسرت یہی آ قبر پُر انوار نبی ہے

کسطرح نہو بلبلِ دل زمزمہ پرداز
ہر پھول مین بوی گلِ رخسار نبی ہے

غمخانۂ عالم مین وہ آزاد رہیگا
اسے حضرتِ طالب جو گرفتار نبی ہے

چشم شہ کی مری لب پر جو ثنا آتی ہے
حور عین کہتی ہوئی صلِ علیٰ آتی ہے

لائق خلعتِ لولاک ہین آپ یحضرت
آپکو ٹھیک ھالت کی قبا آتی ہے

لفظ کہتے ہین درود اور قلم صلِ علیٰ
میری تحریر مین جب شہ کی ثنا آتی ہے

منہ دکھاؤن تمہین کسطرح کہ ہون مین عاصی
شرم تمسے مجہے اے شاہِ ہدا آتی ہے

آج جاتا ہون مقر شہِ والا کی طرف
کیا مرے ساتہہ تو اے بادِ صبا آتی ہے

جانکر کشتہ ہجر رخِ محبوب خدا
قبر پر رحمت حق پہول چڑہا جاتی ہے

اپنی اُمت کی شفاعت کو لیے محشر مین
ہان الہی رحمتِ شاہِ دوسرا آتی ہے

بخشوا لوکہین اے شافعِ روزِ محشر
شرم عصیان سے مجہے روز جزا آتی ہے

طالب خستہ تو جاتا ہے ترے ساتہہ مگر
راہ طیبہ تجہے اے بادِ صبا آتی ہے

دکھلایا نتیجہ یہ محمد کی ولا نے
محشر مین مجہے بخشدیا میرے خدا نے

جب عزم شفاعت کا کیا شاہِ ہدا نے
ہمراہ چلی رحمتِ خالق بہی جہوڑا اسنے

اے عاصیو محشر سے چلو جانب جنت
بخشا لیا اللہ سے شاہِ دوسرا نے

رخسار محمدؐ کی ہے حسن لین کہین تعریف
پہر گل نہ سنین مرغ خوش الحان کے ترانے

صد شکر کہ میرے دل شیدا کو لبہایا
محبوب خداوند دو عالم کی ادا نے

اک روز تو دیکہیگا گلستان مدینہ
مژدہ یہ سنایا ہی مجہے باد صبا نے

خود بخشش خالق یہہ کہیگی سر محشر
لو بخشدیا امت حضرت کو خدا نے

مسکن مرا کیونکر نہو صحراے مدینہ
دیوانہ کیا گیسوی محبوب خدا نے

جس راہ سے ہین کعبہ مقصود کو پہونچون
وہ راہ دکہائی ہی مرے راہنما نے

اللہ رے کیا کفر کی ظلمت کو کیا دور
اوس شمع شبستان رسالت کی ضیا نے

ہر اک سے فضائل مین مراتب ہین یہ برتر
کیا رتبہ دیا سرور عالم کو خدا نے

اللہ کو منظور محمدؐ کو ہی منظور
وہ کام کئے بعد نبیؐ کے خلفا رض نے

معراج مین رکہا جو قدم عرش بریں پر
قوسین کی نعلین دئین حضرت کو خدا نے

کیا پوچہتے ہو ہمو طنو باعث تاخیر
آنے نہ دیا روضہ حضرت کی فضا نے

ای عاصیو گہبراتے ہو کیون تم سر محشر
حضرت کی شفاعت ابہی آتی ہی چہوڑانے

کس شوق سے کس ذوق سے دیکہا شب معراج
خالق کو محمدؐ نے محمدؐ کو خدا نے

راحی ہو سوے روضہ سردار دو عالم
طالب ترے اچھے نہین ہر روز بہانے

صدق دل سی ہو گیا ہون مدح خوان مصطفےٰ
بھا گئی ہی میری دل کو داستان مصطفےٰ

ہی بڑی ہر ایک پیغمبر سے شان مصطفےٰ
دیکھنا اسے عرش تو اوج مکان مصطفےٰ

عاشقان شاہ دین صل علی کہنے لگے
بزم مین جسدم پڑھا مینے بیان مصطفےٰ

آب حیوان بھی بڑھکر ہی خضر سمجھون اوسے
مجکو ملجائے اگر آب دہان مصطفےٰ

وجد مین آئے شہ عالم کے عاشق بزم مین
کیسی دلکش پڑھ سنائی داستان مصطفےٰ

خلقت آدم کا بھی کچہ نام تک ہرگز نہ تہا
جسگھڑی پیدا ہوا نام و نشان مصطفےٰ

کم نہین یہہ مرتبہ طالب ہمارے واسطے
لوگ کہتے ہین ہمین اب مدح خوان مصطفےٰ

رہتا ہون مین تو روضہ حضرت کے سامنے
کسطرح جاؤن مین رضوان جنت کے سامنے

گو مہر و ماہ حسن مین یکتا ہین ای فلک
کیا منہ جو آئین آپکی صورت کے سامنے

کہتا ہی لطف سرور عالم یہ عاصیو
کچھ بھی نہین گناہ شفاعت کے سامنے

پوچھیگی کوئی بات فرشتون نے قبر مین — جسوقت آئے عاشق حضرت کے سامنے

تاراج شاه جانکے رضوان نه ٹوکے گا — جاؤن گا جسگھڑی درِ جنت کے سامنے

شرمنده هونگے منکر نعتِ شه اُمم — محشر مین جب وه جائینگے حضرت کے سامنے

طالب سناؤن گا مین حضوری مین یه غزل
جاؤن گا جبکه روضۂ حضرت کے سامنے

هوئے پیدا مرے نبی پهلے — ان سے هرگز نه تها کوئی پهلے

یا الٰهی جب آئے مجکو اجل — دیکھ لون صورتِ نبی پهلے

دیکھ لینا یه باغ جنت مین — جائیگی اُمت آپ کی پهلے

نعت حضرت تو سن پهرا ئو منکر — دل مین رکھ اُلفتِ نبی پهلے

کیا عصا مین نعت هاتھ آئین — جب نه اُلفت هو شاه کی پهلے

اُمتِ شاه کا یه رتبه هے — حشر مین هوگی جنتی پهلے

شاهِ عالم کو حشر مین طالب
پڑھ سُنانا غزل یهی پهلے

مدحت سرور کونین کا فن اچھا ہے ‎ ‎ جس مین تعریف نبی ہو وہ سخن اچھا ہے

صاف کہدی مجہی اچھی ہے بہار طیبہ ‎ ‎ یا ترا مرغ خوش الحان یہ چمن اچھا ہے

گیسوئے سرور عالم سے اسے کیا نسبت ‎ ‎ کسکا منہ ہے جو کہے مشک ختن اچھا ہے

آب حیوان کی نہین کچہ بہی حقیقت اے خضر ‎ ‎ شہ دین کا بخدا آب دہن اچھا ہے

گل رخسار محمد کی ہے اچھی تعریف ‎ ‎ یا یہ نغمہ ترا اے مرغ چمن اچھا ہے

خود یہ حوران گلستان جنان کہتی ہین ‎ ‎ گلشن خلد سے طیبہ کا چمن اچھا ہے

نعت حضرت جو سناتا ہون مین پڑہکر طالب
کہتے ہین سب کہ یہ انداز سخن اچھا ہے

ہے خون جدائی مین یہ دل اور جگر بہی ‎ ‎ کچہ آپ کو ہے اندیشہ دین میری خبر بہی

گریان غم حضرت مین جو ہے آنکہین ہماری ‎ ‎ ہو جائین وہین شرم سے آب گہر بہی

اک وہ ہین کہ طیبہ مین بسر کرتے ہین ہر دم ‎ ‎ اک مین کہ مدینہ نہوا میرا گذر بہی

اوس روضے منور کی زیارت مجہے ہو جائے ‎ ‎ اے طالع بیدار دکہا دے وہ سحر بہی

میدان قیامت مین جو ہو پرسش اعمال ‎ ‎ لینا شہ کونین وہان میری خبر بہی

دامانِ محمدؐ جو مرے ہاتھہ مین آجائے | پہر دل مین مرے حشر کا ہو خوف و خطر بہی

کیسی غزل نعت پڑھی آپ نے طالب
خوش ہین سرِ بزم اہل سخن اہل ہنر بہی

حساب حشر کی ایدل تجہے کیون اتنی وہشت ہے | محمدؐ سا نبی جب شافع روز قیامت ہے
وہی ہے دوست خالق کا جسے شہ سے محبت ہے | وہی دشمن خدا کا جسکو حضرت سے عداوت ہے
سرِ محشر یہہ کہتی پہرتی حضرت کی شفاعت ہے | نہین ہے خوف اونکو جو شہ عالم کی اُمت ہے
مبارک آپکو خلدِ برین اےحضرتِ زاہد | مری آنکہون مین گلزارِ مدینہ باغِ جنت ہے
خدارا لیچلو سوئے مدینہ رہنما بنکر | بڑی مدت سے مجکو اے خضر شوق زیارت ہے
محمدؐ کا تو یہہ رتبہ ہوا اور اُمت کا وہ رتبہ | وہ ہے فخر رسل فخر اُمم حضرت کی اُمت ہے

مقدر اپنا لیجائے اگر مجکو تو اے طالب
یہہ تجکو صاف کہدون گا مدینہ مجکو جنت ہے

دل ہے وہی جسے ہے محبت رسولؐ کی | آنکہین وہی ہین جن مین ہے صورت رسولؐ کی
کبتک ستائیگی مجہے فرقت رسولؐ کی | یارب دکہادے خواب مین صورت رسولؐ کی

فرمادیا خدا نے اطیعوالرسول جب
کیون فرض ہو نہ ہم پر اطاعت رسول کی

حورون کی چاہ دل مین نہ باقی رہی کبھی
دیکھون جو خواب مین کہین صورت رسول کی

ہرگز کرو نہ خوف گناہون کا عاصیو
کافی ہے روز حشر شفاعت رسول کی

اپنے گدا کو دم مین توانگر بنا دیا
قربان جاؤن تیرے سخاوت رسول کی

پوچھین گے مجھسے جبکہ نکیرین قبر مین
طالب سناؤن گا اونہین مدحت رسول کی

اپنا جمال خواب مین حضرت دکھا چکے
ایدل ہم آج دولت کونین پا چکے

تاریکی مزار کا کھٹکا نہین ہمین
داغ فراق سید کونین کھا چکے

نایاب ہو دوا مرض ہجر شاہ کی
ہم حال ہر طبیب کو ایدل سنا چکے

منحوس شاعری کو جو کہتے ہین جھوٹ ہے
ہم نعت پاک مین کئی بار آزما چکے

کیون باغ خار خار نہ آئین نظر مجھے
رویا مین آپ چہرہ اقدس دکھا چکے

حورون کا وہ نہو گا طلبگار زاہدو
جسکو جمال اپنا شہ دین دکھا چکے

رویئگا حشر تک کوئی طالب اسقدر
جتنا فراق شہ مین ہم آنسو بہا چکے

پڑھو سنانا نعت سرور کوئی ہمسی سیکھ جائے
مدح خوانی پیمبر کوئی ہمسے سیکھ جائے

گلشن مدح گل روئی رسول اللہ مین
وصف کہنا ای گل تر کوئی ہمسی سیکھ جائے

راستہ طیبہ کا ہمسے پوچھتے ہین خضر آج
رہبری کا ڈھب مقرر کوئی ہمسی سیکھ جائے

ہجر حضرت مین ہلا دیتے ہین نالون سی فلک
یون اوٹھانا شور محشر کوئی ہمسے سیکھ جائے

قامت حضرت سی تجکو کچھ بھی نسبت ہی نہین
راست کہنا ای صنوبر کوئی ہمسے سیکھ جائے

سنتے ہی مرغ خوش الحان ہوگئے ہین دم بخود
نعت گوئی ای گل تر کوئی ہمسے سیکھ جائے

شاعری مین طالب اپنی دہوم اک عالم مین ہے
لطف نعت پاک سرور کوئی ہمسے سیکھ جائے

ہم جبکہ سوئے روضۂ خیر الوریٰ چلے
باد صبا سی بھی قدم اپنے بڑھا چلے

اے خضر کیجیے گا مجھے مطلع ضرور
جب سوئے روضۂ شہ دین قافلا چلے

کیون بھول جاؤن راہ مدینہ کی ہمدمو
جب ساتھ خضر شوق شہ دوسرا چلے

پیچھے ہی رہگئی رہ طیبہ مین منزلون
کیا بڑھکے تجسے میری قدم ای صبا چلے

روز ازل سی پیرو شاہ ہدا ہین ہم
جاتے ہین ہم اودھر کو جدہر مصطفےٰ چلے

لیجائیگا مدینہ مرا جذبِ دل مجھے — کیا فائدہ جو ساتھ مری رہنما چلے

طالب وہ باغِ خلد مین جائیگا بیگمان
حضرت کے راستہ مین جو سیدھا چلا چلے

درِ تحریر جو دل شہ کی ثنا کہتا ہے — شوق سے اپنا قلم صلِّ علیٰ کہتا ہے
ڈھونڈھتا ہے دلِ شیدا کوئی موقع ہردم — سُنیئے اسکی شہ دین عرض کہ کیا کہتا ہے
نہین اڑتا مرے مضمون سے کسی کا مضمون — دل مرا مدحِ نبی سب سے جدا کہتا ہے
شوقِ دل کا جو تقاضا ہے کہ طیبہ کو چلو — کیا ہی بہتر یہ مرا راہنما کہتا ہے
مدح خوانِ شہ لولاک ملا ہون دل سے — غم نہین اسکا کوئی مجکو برا کہتا ہے
صلۂ نعت مین جنت تجھے ملجائیگی — تو جو اے دل شہ عالم کی ثنا کہتا ہے

سُنکے طالب کی غزل بزم مین سب نے یہ کہا
کیا ہی نعتِ شہ عالم بخدا کہتا ہے

آپ یاد یا نبی جب ہو گئے — پورے میرے دل کے مطلب ہو گئے
خوف کیون ہو اسے گنہگارو ہمین — شافع محشر نبی جب ہو گئے

آسمانِ دینِ اسلام آپ ہین
اور سب اصحاب کوکب ہو گئے +

آسیئے امداد کو بہرِ خدا
میرے دشمن یا نبیؐ سب ہو گئے

ہین وہ سرگرمِ شفاعت عاصیو
غافل اُمّت سے نبیؐ کب ہو گئے

جامِ کوثر ہو عطا حضرت مجھے
تشنگی سے خشک یہ لب ہو گئے

بخش دے خالق نہ کیون طالبؔ کے جرم
آپ شافع یا نبیؐ جب ہو گئے +

دکھا روئے شاہِ ہدا یا الٰہی
مرا غنچۂ دل کھلا یا الٰہی

رخ و زلف حضرت دکھا یا الٰہی
نظر آئین صبح و مسا یا الٰہی

نہین پرسشِ حشر کا خوف دل مین
نبیؐ کو جو شافع سُنا یا الٰہی

مجھے مدتون سے ہے شوقِ زیارت
محمدؐ کا روضہ دکھا یا الٰہی

کیا مجکو حضرت کی اُمّت مین پیدا
بڑا ہے یہ احسان ترا یا الٰہی

مجھے خواب مین ہو زیارت نبیؐ کی
یہی ہے مری التجا یا الٰہی +

کہا مین نے مشکِ ختن زلفِ شہ کو
یہ بیشک ہے میری خطا یا الٰہی

یہان سے مدینہ ہوئے سب روانہ | مین اک ہند مین رہگیا یا الٰہی

چلا جائے سیدھا مدینہ کو طالب
دکھا اسکو وہ راستا یا الٰہی

جسکے دل مین مرے حضرت کی محبت ہوگی | اوس پہ اللہ کی ہر وقت عنایت ہوگی
کب مددگار الٰہی مری قسمت ہوگی | روضۂ پاک کی کسوقت زیارت ہوگی
بخشدے گا ہمین اللہ قیامت مین ضرور | حشر کے دن جو پیمبر کی شفاعت ہوگی
کوئی ہوگا نہ مددگار ہمارا اے دل | بخشوا دینگے نبی جبکہ قیامت ہوگی
بعد مُردن نہ رہیگی مجھے کچھ خواہش خلد | زیر دیوار نبی میری جو تربت ہوگی +
آئیگی رحمتِ خالق پئے امداد رسول | عرصۂ حشر مین جسوقت شفاعت ہوگی

نار دوزخ مین جلیگا وہ قیامت کے دن
جسکو طالب مرے حضرت سے عداوت ہوگی

اوس سرورِ عالم کی ثنا اور ہی کچھ ہے | اور اوسکی حقیقت بخدا اور ہی کچھ ہے
بلبل ترے گلشن کی ہوا اور ہی کچھ ہے | گلزار مدینہ کی فضا اور ہی کچھ ہے

حورون کی نہ چاہت ہی نہ جنت کی ہی خواہش
محبوب خدا میری دعا اور ہی کچھ ہے

اس مہر منور مین چمک سے مگر ایدل
رخسار محمدؐ کی ضیا اور ہی کچھ ہے

ہر چند یہ چاہت ہی کہ جاؤن سوئے طیبہ
مین کیا کرون منظور خدا اور ہی کچھ ہے

گو حسن مین سب مثل ہین حضرت یوسفؑ
حسنِ شہ عالم بخدا اور ہی کچھ ہے

مین عشق محمدؐ کا ہون بیمار طبیبو
اس درد کی واللہ دوا اور ہی کچھ ہے

لکھتا ہون مین جب نعت تو شانِ شہ لولاک
کہتی ہے مری مدح و ثنا اور ہی کچھ ہے

معراج سے ہوتی ہے عیان آپکی رفعت
رتبہ شہ دین کا بخدا اور ہی کچھ ہے

او منکرِ نعتِ نبوی تجھکو خبر کیا
تعریف محمدؐ مین مزا اور ہی کچھ ہے

سنکر غزلِ نعت یہ کہتے ہین سخنور
طالب کی طبیعت بخدا اور ہی کچھ ہے

حشر مین کی ہی محمدؐ نے شفاعت کیسی
اپنی امت سی مری شہ کو ہی شفقت کیسی

شوق رہبر ہی چلا جاؤن گا طیبہ کی طرف
بخدا رہبریِ خضرؑ کی حاجت کیسی

طالع بد نے نہ جانے دیا طیبہ کی طرف
ہائی برگشتہ ہوئی ہی مری قسمت کیسی

آپ تھے یا تھے وہان ذاتِ خدا سو دو جہان
شہ کو حاصل ہوئی معراج مین خلوت کیسی

شہ کی اُمت مین کیا مجکو خدا نے طالب
تھی ازل سے مری اللہ رے قسمت کیسی

عرصۂ محشر مین کیا ہم زاہد و گھبرائینگے
شافعِ عصیان ہمین سوی جنان لیجائینگے

آپ کے شوقِ زیارت مین تڑپتا ہے یہ دل
خواب مین دیدار اپنا آپ کب دکھلائینگے

کھولئے بندِ نقاب اے شاہ دین بہرِ خدا
آپ کبتک اک نظر کیواسطے ترسائینگے

میری دلمین ہے وہ تابان داغِ عشقِ مصطفےٰ
مہر و مہ بھی دیکھکر اسکو آسمان شرمائینگے

حشر مین اوتنی ہی راحت پائینگے عشاق سب
عشقِ احمدؐ مین جہانتک جیتے جی غم کھائینگے

خواب مین ہی آپکا رخ دیکھ لینگے ہم اگر
دولتِ کونین اے شاہِ ہدا پاجائینگے

آپ کی فرقت مین طالب ہے نہایت بیقرار
آپ کب اسکو حضوری مین طلب فرمائینگے

میرے دل مین رہا ہے شاہ محبت تیری
پتلیان بن کے رہی آنکھون مین صورت تیری

دل وہ ہے اے شہ دین جس مین ہے الفت تیری
چشم پر نور وہ ہے جس مین ہے صورت تیری

فرقت شاہ مین اے دل ہی یہ حالت تیری — مجھسے دیکھی نہین جاتی ہی مصیبت تیری

میرے اعمال تو اچھے نہین کچھ اے شہ دین — خلد مین کھینچے لیے جاتی ہی رحمت تیری

خوف کیا پرسشِ محشر سے تری اُمت کو — عرصۂ حشر مین کافی ہی شفاعت تیری

خواہشِ خلد برین کچھ بھی نہین اس دل مین — ہے تمنا مجھے اے روضۂ حضرت تیری

شکل قمری ہوئی ہون ہوا خواہ ترا اے مولا — خواب مین دیکھی ہی جس روز سے قامت تیری

جانتا ہے ترے رتبے کو خداوند جہان — مین ہون کیا مجکو ہو معلوم حقیقت تیری

میرے حضرت کا لقب جب ہے شفیعِ عصیان — فکر کیا ہو مجھے اے روزِ قیامت تیری

پرزے پرزے مری سب نامۂ عصیان ہونگے — عرصۂ حشر مین ہوگی جو شفاعت تیری

مین یہ سمجھون کہ مرا طالع خفتہ جاگا — دیکھ لون خواب مین اے شاہ جو صورت تیری

کھینچ کر خلد مین لیجاؤن گی ہر عاصی کو — کہہ رہی ہی سر محشر یہ شفاعت تیری

روضۂ سرور کونین کا ہون وارفتہ — مجکو خواہش نہین اے گلشن جنت تیری

مجھسے کونین بھی چھوٹین تو نہو کچھ پروا — دل سے اے شاہ نچھوٹے مگر الفت تیری

راہ اسلام سے گمراہ نہون گا مین کبھی — کارگر ہوگئی اسطرح ہدایت تیری

تو ثنا خوانِ رسولِ عربی ہے طالب
ہند سے تا بہ عرب کیون ہنو شہرت تیری

قصیدۂ نعتیہ

ازل کے روز سے میرا وہ برگشتہ مقدر ہی
نہین آرام اک ساعت برنگِ چرخ چکر ہے

حباب آسا ہی کیفیت میری اس بحر ہستی مین
مجھے باد نفس کی آمد و شد سے بھی اک ڈر ہے

مقدر ہی مرا خود بن گیا ہی آجکل دشمن
عدوئے عیش میرا کیا ہی چرخِ ستمگر ہے

کھلا ہرگز نہ میرا غنچۂ دل موسم گل مین
مری دلبستگی پر خندہ زن ہر گل مقرر ہی

بھٹکتا پھرتا ہون شام و سحر صحرائے وحشت مین
نہ کوئی میرا ساتھی ہی نہ کوئی میرا رہبر ہے

پتا ملتا نہین ہرگز کہین مطلوب کا میرے
مقرر میری سعی و جستجو کا شور گھر گھر ہے

دلِ وحشی پھنسا رہتا ہی زنجیر تعلق مین
نہین غمخانۂ عالم مین بے آزار دم بھر ہی

دکھا دیتا ہی مجکو جذبۂ دل راہ صحرا کی
یہ مجھ شوریدہ سر کا عالمِ وحشت مین ہمسر ہی

تعلق مجکو جب سے ہو گیا ہی زلف جانان سے
مجھے ہر دم پریشانی برنگِ سنبلِ تر ہے

مین وہ ایذا پسند اب ہو گیا ہون بزم عالم مین
نشاط و عیش سے مجکو کہین آزار بہتر ہے

یہانتک آگ بھڑکائی ہی اس داغ سویدا نے — خدا جانے مری پہلو مین دل ہی یا سمندر ہے

خرابات زمانہ مین یہانتک مست الفت ہون — نہین مجکو خبر کس کا ہون شیدا کون دلبر ہی

مین کیونکر چین سے سوتا کسی شب ایک ساعت بھی — بجای فرش مدت سی مجھی کانٹون کا بستر ہی

مری محفل وہ بیسامان ہی اس دور زمانہ مین — نہ ساقی ہی نہ صہبا ہی نہ شیشہ ہی نہ ساغر ہی

مرا کاسہ گدائی کا ہی جام جم سی بھی بہتر — کسے بزم جہان مین خواہش جاہ سکندر ہی

مرے رونے سی کیون برپا ہو طوفان عالم مین — کہ رشک ابر نیسانی مرا ہر دیدہ تر ہے

جلایا ہی یہانتک گرمی سوز محبت نے — کباب آسا مرا دل ہی جگر مانند اخگر ہے

رہون کیونکر نہ مین غم دوست اس محبت مین — کہ دل میرا غم و رنج و الم کا آج خوگر ہے

ہوئے روشن نہ اتبک داغ دل داغ جگر میرے — عبث سمجھا تھا مین یہ ماہ وہ مہر منور ہے

مرے اپنے پرائے بیکسی مین کچھ نہ کام آئے — نہ کوئی میرا مونس ہی نہ کوئی میرا یاور ہے

شکایت کر رہا ہون مین تو اپنے طالع بد کی — قسم ہی کچھ نہ مجکو شکوہ چرخ ستمگر ہے

سنائی ہی جو مینے آج اپنے غم کی کیفیت — حقیقت مین یہ سب افسانہ ہجر پیمبر ہے

پیمبر وہ محمد نام ہے جسکا دو عالم مین — پناہ امت عاصی شفیع روز محشر ہے

سنو دل سے سناتا ہون میں اب وہ مطلع رنگین | کہ ہر ہر لفظ جس کا برگمان شنک گل تر ہے

مطلع ثانی

تعالی اللہ روح افزا عجب نعت پیمبر ہے | برنگ عنبر سارا مشام جان معطر ہے

نہو کیون مجکو ناز ایدل کہ میرا وہ پیمبر ہے | جو اقلیم رسالت کا شہ بازینت و فر ہے

بدولت اوسکی بیڑا پار ہوجائیگا امت کا | خدا کی عام رحمت کا اوسیکی ذات مظہر ہے

کئے دونون جہان پیدا خدا نے واسطے اوسکی | اوسیکا رتبہ تو لولاک سے کا الشمس اظہر ہے

ہر اک اعلی سے اعلی ہے ہر اک افضل سے ہے افضل | ہر اک اچھے سے اچھا ہے ہر اک بہتر سے بہتر ہے

ہر اک کامل سے اکمل ہے ہر اک بالا سے ہے بالا | ہر اک اونچے سے اونچا ہے ہر اک برتر سے برتر ہے

وہی ہر اک کا مولا ہے وہی ہر اک کا ہے آقا | وہی ہر اک کا والی ہے وہی ہر اک کا سرور ہے

ازل کے روز سے ٹھہرا ہے وہ اللہ کا پیارا | وہی ممتاز خالق ہے وہی مختار داور ہے

اوسی نے دور کی ہے کفر کی ظلمت زمانے سے | وہی چرخ نبوت کا مقرر مہر انور ہے

وہی محبوب ہے حق کا وہی مطلوب ہے رب کا | وہی اللہ کا شاہد ہے اک عالم کا دلبر ہے

بشر کا رہنما ہے قدسیون کا مقتدا ہے وہ | امام انبیا ہے پیشوائے ہر پیمبر ہے

ہوی ملک رسالت مین ہزارون انبیا لیکن
فضائل مین کوئی پیغمبر اوسکی کب برابر ہے

خدا نے لامکان تک اوسکو بلوایا شب اسریٰ
مقرر زینہ معراج اوسکا چرخ اخضر ہے

پلائیگا وہ اک اک تشنہ لب کو جام بھر بھر کر
کہ میدان قیامت مین وہی ساقی کوثر ہے

خدا سی بخشوائے گا وہی ہر ایک عاصی کو
لقب اوسکا دو عالم مین شفیع روز محشر ہے

گنہگارون کو کیونکر خوف ہو روز قیامت کا
ہر اک عاصی کا محشر مین تو وہ شافع مقرر ہے

نہین ہے پرسش روز جزا کا کچھ ذرا کھٹکا
کہ محبوب خدا اپنا شفیع روز محشر ہے

کیا ہی مجکو پیدا ایسے پیغمبر کی امت مین
یہی مجپر بڑا احسان ذات رب اکبر ہے

ثنا خوان نبی ہون نعت کے اشعار کہتا ہون
مرا ہر وقت ہر دم مشغلا نعت پیمبر ہے

مرے دیوان کی ہر اک غزل ہی مدح پیغمبر
ہر اک شعر اوسکا بہر منکران نعت خنجر ہے

پڑھی جاتی ہین ہر محفل مین میری نعتیہ غزلین
مری رنگین بیانی کا جہان مین شہرہ گھر گھر ہے

مرے اشعار مین کیونکر نہون مضمون پاکیزہ
کہ مجپر عام لطف حضرت شوق سخنور ہے

کرون کس منہ سے تیرا شکر ادا خلاق عالم
کہ تیری ہی عنایت کا یہ جلوہ اب مقرر ہے

مجیب دعوت ہر بیکس و نادار ہے تو ہی
تیری درگاہ مین طالب کی عرض ای رب داور ہے

کہ جبتک قمریان ہین نغمہ سنج اس باغِ عالم مین
خیابانِ جہان مین جلوہ سرو و صنوبر ہے

ہو گردش مہر و مہ کو جبتک اس گردون گردان کو
برنگِ جام می چکر مین جبتک چرخ اخضر ہے

سہے جبتک یہ نشاط و عیش کا عالم زمانہ مین
خراباتِ جہان مین گردشِ می و ساغر ہے

مرا دیوان مقبولِ شہِ انّا فتحنا ہو
پڑھے وہ اسکو جو دلدادۂ نعتِ پیمبر ہے

مخمس بر غزل خود

حضرت نے پایا رتبۂ جاہ و جلال کیا
سُن سُنکے ہوتا ہے دلِ غمگین نہال کیا

شانِ نبیؐ کو پائے کسیکا خیال کیا
اللہ نے دیا ہے عروجِ کمال کیا

ہو چاند ہمسرِ رخِ احمدؐ مجال کیا

تشبیہ دون کسیکو محمدؐ سے کیا مجال
مین جانتا ہون بے ادبی ہو گی کیا سوال

مومن ہون شانِ پاک کا کیونکر نہو خیال
کسطرح ان سے آپکے ناخن کو دون مثال

ہین اوسکے آگے ابرو و تیغ و ہلال کیا

کیا پوچھنے کو آتے ہین غمخوار صبح و شام
یونہین رہیگا میرا یہ آزار صبح و شام

میرا تو اب علاج ہے بیکار صبح و شام
رہتا ہون ہجر شاہ مین بیمار صبح و شام

ہو اسے طبیب میری طبیعت بحال کیا

اک عشق ہو گیا ہے محمدؐ کی نعت سے
حاصل عجب مزا ہے محمدؐ کی نعت سے

تکیہ سبھی بڑا ہے محمدؐ کی نعت سے
سینہ بھرا ہوا ہے محمدؐ کی نعت سے

مرقد مین کچھ کرین گے فرشتے سوال کیا

محبوب حق کا آکے تماشا ذرا تو دیکھ
تیری نظر مین آتا ہے کیا کیا ذرا تو دیکھ

نور نبیؐ کا جلوہ ہے کیسا ذرا تو دیکھ
حسنِ محمدؐ آکے زلیخا ذرا تو دیکھ

یوسفؑ کا اوسکے آگے ہے حسن و جمال کیا

نغمہ سرا ہون مین چمنستانِ نعت مین
کیونکر کھلین نہ گل مرے دیوانِ نعت مین

سرسبز کیون نہ ہون مین گلستانِ نعت مین
اے عندلیب دیکھ کہ ارمانِ نعت مین

ہون اندنون مین لطف نبیؐ سے نہال کیا

کہتا ہون اپنا حال خدا کے لیے سنو
کچھ نیک نیتی سے مجھے تم جواب دو

لاکھون گناہ مینے کیے اس جہان مین گو
ہون منفعل مین اپنے معاصی سے زاہدو

افسوس ہوگا حشر کے دن میرا حال کیا

مثل خزان ہوا ہے مجھے موسم بہار
روتا ہون عندلیب کے مانند زار زار
مین کیا کہون کہ حال ہی میرا سب آشکار
لالے کیطرح عشق نبی سے ہے داغدار

فصل بہار مین رہے دل کچھ نہال کیا

پیدا ہوئی تہے جسگھڑی شاہنشہ جہان
نوشیروان کا زلزلے مین آگیا مکان
مین کیا کہون کہ دہوم مچی تہی کہان کہان
اللہ رے ولادت ختم الرسل کی شان

بُت ہو گئے تہے زیر قدم پائمال کیا

ہون مبتلا مین ہجر کے ایذا مین یا رسول
رہتا ہون غم مین رنج مین دنیا مین یا رسول
ہے آرزو یہی دل شیدا مین یا رسول
دیکہون گا کب وہ رات کہ رویا مین یا رسول

پوچہین یہ مجہسے آپ کہ ہی تیرا حال کیا

اک عرض آج ہی اوسے کر لیجئے قبول
بہر خدا کہین اوسی ہرگز نجائین بہول
رہتا ہی ہند مین بہت اب جان ملول
بلوائیے جو طیبہ مین طالب کو یا رسول

کہیے تو ہے یہ آپ کے آگے محال کیا

چمن تواریخ

۱۳۱۰ ھ
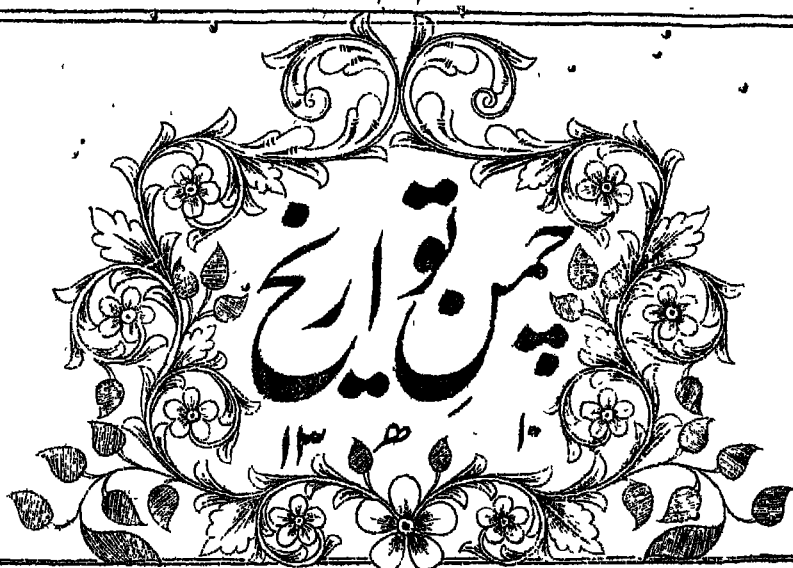
قطعۂ تاریخ ولادت راقم الحروف عفی عنہ

مہِ ذی الحجہ و تاریخ ہفتم	مرا فرمود بیدار ربِّ مطلق
چو فکر اسم تاریخی نمودم	سروش غیب گفتا مظہر الحق ۱۲۸۴ھ

قطعۂ تاریخ وفات حضرت والد ماجدم جناب عبداللہ بن عبدالشکور غفر اللہ لہ

چون جناب والدم کرد انتقال	بر دلِ من از الم اُفتادہ کوہ
خامۂ طالب قمر زد سال فوت	شد بہ فردوسِ بریں فی انس ثروہ ۱۲۹۸ھ

قطعۂ تاریخ شہادت حضرت مولانا مولوی زین العابدین

ساکن کوڑے واہن وسالارواہن ضلع ملتان

ہوئی مقتول زین العابدین ہو کر ہین اعدا سے
نہین کچھ اسمین شک معلوم ہی سارے زمانے کو

وہ عالم تہے وہ فاضل تہے وہ عابد تہے محدث تہے
جگہ اون کے لیے کیونکر نہ گلزار جنان مین ہو

سروش غیب سے آئی ندا اے طالب غمگین
چراغ اہل پنجاب آہ تاریخ اون کی تم کہدو
١٣٠٤ھ

قطعہ تاریخ وصال مقبول بارگاہ یزدانی حضرت مولانا مولوی عبید اللہ چشتی ملتانی نور اللہ مرقدہٗ

رہبر عالم عبید اللہ اہل علم و فضل
جانب جنت روان گردید ازین دار فنا

گفت طالب بہر تاریخ وصالش مصرعے
کامل راہ ہدا رفت از فنا سوے بقا
١٣٠٥ھ

قطعہ تاریخ وفات محقق یگانہ علامۂ زمانہ جناب مولانا مولوی رحیم بخش ملتانی مرحوم

گئے بہشت کی جانب رحیم بخش افسوس
کہ جو ادیب زمانہ تہے دین کے عالم

کہو یہ مصرع سالِ وفات اے طالب	ہزار حیف ہوئے منتقل طبرے عالم ۱۳۰۵ھ

قطعۂ تاریخ وصال مشفقی و محبی جناب خیر محمد ملتانی مرحوم

جناب خیر محمد بوقت نصف نہار	پیٔ طہارت تن رفت سوئے نہر روان
قضا رسید و بلغزید پائے او افسوس	میان آب فرو رفت و شست دست از جان
ہزار حسرت و ہیہات و صد ہزار افسوس	نبود بر سر آن وقت غرق ہیچ انسان
بچار شنبہ و تاریخ پنجشم شوال	روانہ گشت ز دار فنا بسوئی جنان
بگفت طالب غمگین برائے تاریخش	کہ ہائے مُرد بنہر ولی محمد خان ۱۳۰۶ھ

قطعۂ تاریخ بنای مکان عالیشان جناب معلی القاب مخدوم شیخ محمد راجو گردیزی رئیس اعظم ملتان

تعالی اللہ جناب شیخ راجو	بنا فرمود قصر راحت افزا
بگو طالب پئے تاریخ سالش	بنا شد این مکان فرحت افزا ۱۳۰۶ھ

قطعۂ تاریخ تالیف کتاب مفردات رحیمی مولفہ زبدۃ الاطبا

عمدۃ الحکما حضرت استادی جناب حکیم رحیم بخش ملتانی دام مجدہٗ وعمّ فیضہ

باسلوب خوش و زیبا مرتب
چو شد این نامۂ حکمت مقالہ
پئے تاریخ ہجری گفت طالب
شدہ تالیف این عمدہ رسالہ
۱۳۰۶ھ

ایضاً

خوب تالیف یہ کتاب ہوئی
جو پسند دل اطبا ہے
عیسوی سال لکھدے طالب
کہ کتابِ لغات زیبا ہے
۱۸۸۹ع

ایضاً

ہوئی ختم جسدم یہ نادر کتاب
تو حل ہو گئے طب کے سب مشکلات
پئے عیسوی سال دل نے کہا
لکھو بے بہا ہے کتاب لغات
۱۸۸۹ع

قطعۂ تاریخ ترمیم مسجد بوہر دروازۂ ملتان

چو شد ترمیم این بیت الٰہی
بسعی مردمان نیک طینت

بگو شد مسجد اطہر مرمت ۱۳۰۶ھ	سروشم گفت طالب بہر تاریخ

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ گریہ غلام مصنفۂ جناب غلام سکندر خان غلام مرثیہ گو ساکن شہر بھکر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

کمالات حسینؑ ابن علی الحق شدہ مطبوع	زتصنیف سکندر خان درین مجموعۂ نادر
کہ حالات حسینؑ ابن علی الحق شدہ مطبوع ۱۳۰۶ھ	رقم زد طالب مغموم سال انطباع آن

قطعہ تاریخ تالیف کتاب نقش سبحانی مولفہ مشفقی و محبی جناب منشی محمد خیر الدین صاحب صابر ملتانی

چون جناب صابر شیرین سخن	این کتاب بے بدل تالیف کرد
گو کتاب خوب مقبول زمن ۱۳۰۶ھ	از پئے تاریخ طالب فکر چیست

قطعۂ تاریخ وفات وجیہ سید پہلوان علی شاہ گردیزی ملتانی

چو بانوی جناب پہلوان شاہ
بجنت شد بعاشور محرم

فغان زد بلبل دل سال تاریخ
گلے گم گشت از این گلزار عالم
۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ بنای چاہ جناب سید جہان شاہ گردیزی ملتانی

چو سید جہان شاہ بحر معانی
بنا کرد این چاہ شیرین بہ از جان

اگر فکر داری پئے سال طالب
بکش آب از چشمۂ فیض یزدان
۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ انتقال عم محترم من جناب غلام حسن مرحوم

حضرت عم من غلام حسن
راہ ملک عدم گرفت افسوس

مصرع سال زد رقم طالب
زجہان مرد حق برفت افسوس
۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ طبع مجموعہ مرثیہ مصنفۂ جناب غلام سکندر خان صاحب غلام مرثیہ گو ساکن شہر بھکر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

چھپا اب وہ مجموعۂ مرثیہ
کہ ہے جسمیں احوال آلِ عبا

کہین ذکر اوصافِ حسینؑ پاک
کہین مدحتِ شاہِؓ خیبر کشا

کہین قید اہل حرم کا بیان
کہین قصۂ جنگ کرب و بلا

کہین ذکر بیدادی شمر ہے
کہین ذکر ہے صبر شبیرؑ کا

لکھی مینے طالب یہ تاریخ طبع
چھپا آج مجموعۂ غم فزا
۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ بنای مکان عالیشان جناب سلطان ہراج رئیس اعظم چوکی ہراجان ضلع ملتان

شد بنا چون این مکان دلکش از سلطان ہراج
گفت ہر کس ہست بیشک فرحت افزا و عجیب

از پئے تاریخ طالب خامۂ رنگین من
زد رقم شد این مکان تعمیر زیبا و عجیب
۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ طبع فرہنگ تحفۃ الاحرار مولانا جامی قدس سرہ السامی مؤلفہ جناب منشی محمد خیر الدین صاحب صابر ملتانی

چون رسالۂ تالیفات صاحب شاعر رنگین بیان
مصرع تاریخ طبعش خامۂ طالب نوشت

خوشنما و بے بدل فرہنگ تحفہ طبع شد
بے بہا و بے بدل فرہنگ تحفہ طبع شد
۱۳۰۷ ھ

قطعۂ تاریخ تولد غلام محمد سلمہ فرزند دلبند مصنف عفی عنہ

عطا کیا تمہیں طالب خدا نے فرزند آج
جو کوئی اوسکے تولد کا تم سے پوچھے سال

دعا یہ مانگو کہ عمر خضر ملے اوسکو
خدا نے چاند سا بیٹا عطا کیا کہدو
۱۳۰۸ ھ

ایضاً

عطا فرمود فرزندم الٰہی
بگفتم مصرع تاریخ طالب

نکو طلعت نکو رو نیک سیما
نکو طالع ہمایون بخت بادا
۱۳۰۸ ھ

مظہر الاسلام
۱۳۰۸ ھ

محمد اظہر علی
۱۳۰۸ ھ

تاریخ رحلت جناب فضل علی شاہ مرحوم خلف اکبر جناب مخدوم شیخ محمد راجو گردیزی رئیس اعظم ملتان

رباعی

چون فضل علیشاہ گلِ باغِ صفا	از دار فنا رفت سوئے دار بقا
طالب پئے تاریخ وفاتش رضوان	گفتا کہ خرامید بفردوس علا ۱۳۰۸ھ

قطعۂ تاریخ وفات جناب حکیم محمود خان دہلوی مرحوم

مرگیا محمود خان افسوس آج	تہا وہ حکمت مین مسیحائے زمان
طالب اوسکا سال تاریخِ وفات	لکہہ سوئے جنت گیا محمود خان ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب محمد یار خان خلف اکبر جناب غلام قادر خان مرحوم رئیس اعظم ملتان

چون محمد یار خان نواب را	داد فرزندے خدائی انس وجان
نیک طلعت نیک طالع نیک رو	فرخ وفرخ قدم فرخ نشان
عمرِ او بادا فزون چون عمر خضر	تا ابد زندہ بماند در جہان

طالب از روی بشارت گفت سال
زاد فرزند محمد یار خان
۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ انتقال جناب مولانا مولوی نور محمد امام جامع مسجد علی محمد خان چوک ملتان مرحوم و مغفور

جناب نور محمد یگانۂ عالم
چراغ راہ ہدا شمع بزم علم و یقین
ہوا وصال جو اون کا تو گوش طالب مین
کہا سروش نے ہے ہے بجھا چراغ دین
۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ وفات خواجہ محمد اکبر سوداگر ملتانی

حیف چون خواجہ محمد اکبر
اجلش آمد و در خاک نہفت
سال تاریخ رقم زد طالب
بزمین لحد آسودہ بخفت
۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ وفات زوجہ اولی مؤلف غفر اللہ لہا

کیا ہو گیا کیون رو رہی ہین سارے احبا
کیون کرتے ہین ماتم مرے گھر اہل عزا آج
کل شام تک افسوس تہا کچھ اور ہی عالم
اے اہلیہ اے مونسہ کیا تمکو ہوا آج

حسرت ہی کہ تمکو نہ ملی بات کی مہلت
ہیہات تمہین یکبیک آئی یہ قضا آج

اوس حالت ہیضہ مین اگر دیکھتے تمسکو
عیسے بہی یہ فرماتی کہ ہو وقت دعا آج

آنکھون مین پہرا کرتا ہے وہ نزع کا عالم
ہے یاد مجہے وہ دم آخر بخدا آج

اے طالب غمگین ہے یہ تاریخ کا مصرع

افسوس اوسے ہیضہ نے جدا مجہسے کیا آج
۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ تشریف آوری جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب بہادر دام اقبالہ

کیون نہون چار طرف عیش و خوشی کی جلسے
شہر ملتان مین لفٹنٹ گورنر آج آے

دور ہو جائیگی تاریکی بیداد و ستم
برج انصاف کی خورشید منور آج آے

موجزن ہوگا ہر اک سمت کو دریائے کرم
بخشش و جود و سخاوت کے سمندر آج آے

پُر زر مقصود سی بہر دینگے ہر اک کا دامن
کہ یہان ابر گہربار مقرر آج آے

پیشکش کردو یہ تاریخ مسیحی طالب
کیا ہی رونق ہی کہ لفٹنٹ گورنر آج آے
۱۸۹۲ء

قطعہ تاریخ طیاری خیمہ عبدالخالق ملتانی

واہ کیا کہنا ہے کیا خوب ہے ماشاء اللہ
چشم انصاف سے دیکھو کہ ہے کیسا خیمہ

ایسے خیمہ کا بھلا کون سا لکھے مین وصف
ہے ہر اک وصف مین موصوف سراپا خیمہ

نظر بد کہین اسکو نہ آہی لگجائے
کہ نظر مین نظر آتا ہے یہ یکتا خیمہ

راجہ صاحب بخوشی کیون نہ کرین اسکو پسند
خوب سے خوب ہے اچھے سے ہے اچھا خیمہ

سال سنبت کا یہ ہے مصرع احسن طالب
خوب ہے اچھا ہے بہتر ہے یہ اچھا خیمہ
۱۹ ۵۰

قطعۂ تاریخ مثنوی ترانۂ عشق طبعزاد مشفقی و محبی جناب خواجہ پیر سلام مدراسی شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

کیا سلام نکتہ ور نے کہی یہ مثنوی
مانتے ہین جسکے ہر ہر شعر کو اہل کمال

طبع کی تاریخ اے طالب کوئی پوچھے اگر
چھپ گئی ہے مثنوی کیا خوب کہدو اوسکا سال
۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب محمد شاہ مرثیہ گو

ہاشمی تخلص خلف جناب شیخ مخدوم بہاول بخش قریشی رئیس اعظم ملتان صدر نشین خانقاہ حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی نور اللہ مرقدہٗ

محمد شہ نیک خو مر گئے ہائے
جگہہ اون کی فردوس میں یا خدا ہو

جو خواہش ہے تاریخ کی تم کو طالب
کہو آہ آئی قضا ہاشمی کو
۱۰ ۱۲۰۳ھ

تاریخ بنای چاہ مسجد کبری پٹولیان واقع شہر ملتان

رُباعی

صد شکر کہ از فضل خداوند جہان
نو چاہ بنا گشت بہ شہر ملتان

طالب پئے تاریخ سروش غیبم
فرمود بگو چشمۂ فیض یزدان
۱۲۰۳ھ

قطعۂ تاریخ ترتیب کلیات ہذا

ہوا فضل خدا سے جب مرتب
یہ میرا کلیات نظم افکار

ندا دی ہاتف غیبی نے طالب
کہ ہے یہ کلیات حسن گفتار
۱۲

تواریخ نتیجہ افکار گہربار شعرائے نامدار

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع خجستہ گہر جناب حکیم محمد عبدالحق صاحب اختر رئیس موضع حاجی پور علاقہ شمشیر نگر ضلع سلہٹ شاگرد حضرت شوق نیموی

بحمداللہ چھپا دیوان طالب	جو مقبولِ دلِ اہلِ نظر ہے
یہ لکھی خامۂ اختر نے تاریخ	کہ نظمِ طالب والا گہر ہے

۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنورِ نامور جناب منشی غلام احمد صاحب اخگر متوطن امرتسر دام لطفہ

۲	بہار آمد بہ بستانِ سخن بہرِ سخن سنجان	۳۰	شدہ مطبوع دیوانِ جنابِ طالبِ ملتان	
۹۰۰	ظہورِ باکمالش چون بمیدانِ سخن افتاد	۴۰	منور شد ز نورش دیدۂ عشاق و محزونان	
۹۰	سرور یکہ سخنان از خواندنش در دل شود پیدا	۴	دماغ از عرش بالاتر شود مثلِ پریدہ یان	
۲	برای سالِ طبعش مادہ چون جستم اخگر	۲	بگفتا ہاتفِ غیبی کہ تاریخش موشح دان	

۱۳۱۱ھ

دیگر

چہپگیا طالب کا نیرنگ عجیب
خوش بیانی جس سے یکسر ہی عیان

کہتا ہے بیساختہ سر اک یہی
ہے نرالے ڈہنگ کا یہ بیگمان

سال سنبت لکہدیا آخگر نے یہ
دوستون کے واسطے ہی ارمغان
۴۹ ۱۹ سنبت

قطعہ تاریخ شاعر ذیشرف یادگار سلف جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف لکہنوی

ہوا رونق طبع فضل خدا سے
کلام سخن سنج و یکتائے دوران

درم فکر تاریخ دل نے کہا یہ
لکہو بزم شمع سخندان ہی دیوان
۱۳۱۰

ولہ

طبع دیوان ہوا وہ طالب کا
جسکے طالب تہی شاعران زمن

فکر تاریخ تہی مجہے اشرف
کہا ہاتف نے لکہہ شگرف سخن
۱۳۱۰

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر سخنور شیرین کلام و خوش تقریر جناب

منشی محمد بشیر صاحب بشیر لکپا کوٹی شاگرد حضرت شوق نیموی

ہوا جبکہ طالب کا دیوان طبع	ہے ہر شعر جسکا دُرِ بے بہا
بشیر اسکی تاریخ مین نے کہی	کہ دلخواہ ہمیشل دیوان چھپا ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ شاعر شیرین بیان و خوش تقریر جناب منشی امیر الدین صاحب تسطیر ساکن پورنیہ شاگرد حضرت شوق نیموی

ہوا فضلِ خدا سے جبکہ مطبوع	جنابِ طالبِ ملتان کا دیوان
لکہا تسطیر نے یون سال فصلی	چھپا بیمثل دیوان دُرافشان ۱۳۰۰ف

تاریخ نتیجہ فکر سلیم ہمپایہ قدسی و کلیم حضرت استاذ الاستاذ جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

زہے طالب ناظم خوش بیان	سخندان سخن فہم شیرین زبان
جنہین سب کہتے ہین جملہ دانا ے دہر	بلاغت فصاحت مین یکتا ے دہر
کیا جمع دیوان اک لاجواب	بیاض سحر کی طرح انتخاب
ہوا صاف تحقیق و صحت کے ساتہہ	چھپا حسنِ خط و کتابت کے ساتہہ

میرے دل کو تسلیم آیا خیال | کرون نظم مصرع کوئی بہر سال
کہا مینے آخر در اختتام | یہ دیوان چھپا بیتکلف تمام ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ شاعر بے نظیر جناب منشی معز الدین احمد صاحب تفسیر ساکن پورنیہ شاگرد حضرت شوق نیموی

طالب نکتہ سنج کا دیوان | کیا ہی عمدہ چھپا بفضل خدا
سال فصلی یہ لکھدو اسے تفسیر | کیا ہی دیوان بے نظیر چھپا ۱۳۰۰ف

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنور نکتہ پرور جناب منشی میگھہ برن سنگہ صاحب جوہر غازیپوری شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چون مرتب کلام خود فرمود | طالب نکتہ سنج و ماہر فن
گفت تاریخ سال آن جوہر | رونق انگیز و دلپسند سخن ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنور شیرین گفتار جناب منشی سالگ رام صاحب سالک رئیس گروار ضلع بلیا شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چون جناب طالب شیرین بیان | رونق بزم سخن ناز کخیال

کلیاتِ نظم خود ترتیب داد | شد پسندِ خاطرِ ہر ذی کمال
کلک سالک سالِ طبعش زد رقم | کلیاتِ طالبِ نیکو خصال
۱۰ ۱۲ھ

ولہ

طالبِ رنگین بیان نازک خیال | شاعرِ شیرین سخن ہر دل عزیز
بہر پابوسِ عروسِ فکر او | دائما حاضر فصاحت چون کنیز
کلیاتِ نظم خود چون جمع کرد | خواست سالک عیسوی تاریخ نیز
از سر اخلاص کلکم زد رقم | ارمغانِ طالبِ صاحب تمیز
۹۳ ۱۸ع

قطعہ تاریخ شاعر شیرین کلام جناب سید خواجہ معین الدین چشتی معروف بخواجہ پیر متخلص سلام مہتمم گلدستہ گلیانگ مدراسی شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چھپا دیوان طالب جب تو بولا وہ خوشی سے دل | کہ ہر ہر شعر اسکا پھول ہے باغِ بلاغت کا
سلام اب جستجو تمکو جو ہے تاریخ ہجری کی | لکھو دیوان طالب کا گلستان ہے فصاحت کا
۱۰ ۱۲ھ

ولہ

چھپ گیا اب حدائق طالب — جسکے ہر شعر مین ہی نعت رسول

دفتر مدحت حبیب سے ہے — دونون عالم مین کیون نہو مقبول

فکر تاریخ تھی سلام مجھے — ابر رحمت کا تھا فلک سے نزول

ہاتف غیب نے صدا یہ دی — لکھو نسخہ بہشت مدح رسول ١٣١٠ھ

قطعہ تاریخ شاعر شیرین نوا صاحب فکر رسا جناب مولوی حسن مرتضی صاحب شفق ساکن عماد پور ضلع گیا شاگرد جناب کوثر خیرآبادی وحضرت شوق نیموی

عجب دیوان طالب کے چھپے ہین — کہ طالب جنکا ہر پیر و جوان ہے

یہ ہے طبع رسا سے اوج مضمون — زمین شعر رشک آسمان ہے

یہ ہے موج طبیعت کی روانی — کہ جدول صفحے پر آب روان ہے

لطافت ہے سخن مین لطف کرتا — عجب اردو کی پاکیزہ زبان ہے

مزا باتون کا ہے شعرونمین حاصل — مصنف بھی عجب طیب اللسان ہے

شفق لکھا یہ مین نے طبع کا سال — کلام شاعر شیرین بیان ہے ١٣١٠ھ

ولہ

یہ شاگرد جو حضرت شوق کے ہین
خدا بخش طالب سخن سنج و خوش دل

کلام اونکے یہ نعتیہ عاشقانہ
چھپے دونون فضل الٰہی سے شامل

شفق مینے لکھی یہ تاریخ فصلی
مضامین طالب کا طالب ہی ہر دل

تاریخ طبع زاد افصح الفصحا ابلغ البلغا صاحب طبع وقاد و نقاد حضرت استاذ الاستاذ جناب مولانا مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی دام فیضہ

قطعہ سال کلیات گلریز علم و معانی طالب ملتانی

ساز داده کلام عالی خود
چون خدا بخش شاعر کامل

گفت شمشاد مصرع تاریخ
کلیات نفیس و جوش فزائے دل

ولہ

چون مرتب کرد نظم لاجواب
شاعر نامی و یکتائے زمن

گفت شمشاد از پئے تاریخ آن
کلیات طالب وافی سخن

قطعۂ تاریخ علامۂ زمن محقق کامل الفن سخنور شیریں سخن حضرت استاذنا مولانا ابوالخیر محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی مدظلہ

مرتب چو گردید این کلیات ۔ فصاحت بیان و بلاغت نشان

رقم کرد مصراع تاریخ شوق ۔ خجستہ کلیاتِ معانی بیان

۱۰ ۔ ۱۳ھ

قطعۂ تاریخ سخنور نازک خیال شاعر شیریں مقال نکتہ سنج خجستہ بنیاد جناب منشی سید محمد عبدالشکور صاحب عرشی ساکن قصبہ کراے ضلع عظیم آباد شاگرد حضرت شوق نیموی

طالبِ خوش بیان کا یہ دیوان ۔ کیا ہی عمدہ چھپا بفضلِ خدا

خامۂ دُرفشانِ عرشی نے ۔ لکھی تاریخ نظمِ بیش بہا

۱۰ ۔ ۱۳ھ

قطعۂ تاریخ شاعر فصیح البیان سخنور شیریں زبان سرامد ارباب دانش و تمیز جناب سید شاہ عبدالعزیز صاحب عزیز بہاری شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چو شد مطبوع این دیوانِ طالب ۔ چراغِ بزمِ گفتارِ دل افروز

عزیز از بہر سالِ انطباعش ۔ بگفتم شمعِ اشعارِ دل افروز

۱۰ ۔ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر با مذاق سر آمد ارباب اخلاق جناب حکیم محمد جان صاحب فراق عظیم آبادی شاگرد حضرت شوق نیموی

مرتب جب ہوا افضلِ خدا سے	کلامِ طالبِ عالی مراتب
فراق اوسکی لکھی مین نے تاریخ	کہ ہے یہ برگزیدہ نظمِ طالب

۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع سر امد ارباب ذوق جناب سید ابوالفتح محمد عمر صاحب فوق رئیس عظیم آباد شاگرد حضرت شوق نیموی

جب یہ دیوان حضرتِ طالب	چھپ گیا غیرتِ بہارِ چمن
فوق تاریخ میری بلبلِ فکر	بول اوٹھی گلشنِ نفیس سخن

۱۳۱۰ھ

قطعۂ تاریخ شاعر عالی تبار سخن سنج شیرین گفتار جناب منشی محمد عبد الاحد صاحب قدس تعلقہ دار پہرسا ٹار ضلع بلیا شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

مرتب جب ہوئے طالب کے دیوان	ہوئے وہ رشکِ گلشن طبع ہمثل

یہ کلکِ قدسؔ نے تاریخ لکھی	چھپے دیوانِ روشن طبع جمیل ۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ سخنورِ جامع الفضائل جناب مولوی سید شاہ تفضل حسین صاحب کاملؔ بہاری شاگرد حضرت شوقؔ نیموی

طالبؔ کے چھپے جو دو نون دیوان	پھڑکی روحِ نصیرؔ و غالبؔ
تاریخ یہ مین نے لکھی کاملؔ	کیا سنجیدہ ہے نظم طالب ۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ سخنورِ کامل جناب حکیم سید شاہ محفوظ الحق صاحب واصلؔ عظیم آبادی شاگرد حضرت شوقؔ نیموی

جبکہ طالبؔ کے یہ دو نون دیوان	چمکے عالم مین مثالِ خورشید
سنۂ طبع لکھا واصلؔ نے	نظم طالب ہے بہارِ امید ۱۳۰۱ھ

قطعہ از زبدۂ اہل معارف جناب سید شاہ ناظر حسین صاحب واقفؔ بہاری شاگرد حضرت شوقؔ نیموی

طبع چون گردید از فضلِ خدا	کلیاتِ طالبِ یکتائے فن
زد رقم تاریخ سالِ انطباع	کلکِ واقفؔ ہدیۂ شعر و سخن ۱۳۰۱ھ

تمت

ملتانی

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
زیارت	زیارت	۷	۱۱۸
اب یہ	تیرا	۱	۱۳۲
ہوتی ہے	ہونی ہے	۹	۱۴۰
مین ترا	آپ کا	۱۰	۱۴۵
کی فضا مجکو	دل وحشی	۱۰	۱۵۹
+	اسی یا عیش	۵	۱۶۵
ہوتین	ہون	〃	〃
گناہونگی	گناہونگی	۴	۱۶۶
ہو	ہوا	۸	۱۶۹
کبھی	کبھی	۷	۱۷۵
خواہش ہے	خواہش	۳	۱۸۰
عور	عور	۱	۱۸۱
پڑھتے	کہتے	۳	〃
چڑھا آتی	چڑھا جاتی	۶	〃
اطیعوا	اطیعو	۱	۱۸۷
جبین ہے	جبین	۱۳	۱۹۳
ادا ہے	ادا سے	۱۲	۱۹۸
بتلاو	افسوس	۱	۲۰۱
آشوب وفا	ترانۂ عشق	۷	۲۱۳
نکتہ پرور	نکتہ ور	۹	〃
شمع بزم	بزم شمع	۸	۲۱۶
شمشاد	شمشاد	۷	۲۲۱

اشتہار کتب مؤلفہ علامۂ زمن محدث کامل الفن حضرت مولانا ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی دام فیضہ

آثار الشحۃ المجید

ائمہ اربعہ رح کی تقلید کے بیان مین اور امام اعظم رح کی سوانح عمری مین یہ رسالہ نہایت ہی محققانہ لکھا گیا ہے اسنے ملک پر پورا اثر ڈالا ہے بہتیرے متعصبین کے اگلے خیالات پلٹ دیئے ہین۔ ملک نے اسکی بہت بڑی قدردانی کی ہے۔ قیمت فی جلد۔ ۵۰۰

حبل المتین

یہ معرکۃ الآرا رسالہ بحث آمین مین ہے جسمین طرفین کی حدیثین صحاح ستہ کے علاوہ بہت سی نایاب کتابون کی مع اسناد درج ہین۔ پٹنہ و حیدرآباد و مدراس و لکھنو۔ و پنجاب و ملک عرب کے مختلف کتب خانون سے مدد لیگئی ہے۔ آمین بالاخفا کے ثبوت مین آجتک کوئی ایسا رسالہ تالیف نہین ہوا۔ قیمت فی جلد۔ ۶

مقالۂ کاملہ

یہ رسالہ ایک شخص کے رسالے کے جواب مین لکھا گیا ہے۔ اسمین علاوہ اور مباحث مفیدہ کے یارسول اللہ وغیرہ کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ طور پر کی گئی ہے۔ قیمت۔ ۴ر

تذییل

اس رسالے مین بزرگان دین کی قدمبوسی و دستبوسی کا استحباب احادیث و فقہ سے کماحقہ ثابت کیا گیا ہے۔ مقالۂ کاملہ کے ساتھ چھپا ہے اور بعد نظر ثانی و محو و اثبات رسالہ نہایۃ الفقہ کے ساتھ بھی چھپا ہے۔ قیمت فی جلد۔ ۱ر

ازاحۃ الاغلاط

غلط الفاظ کی تحقیق مین یہ رسالہ بحوالہ کتب و اشعار اساتذہ نہایت جانفشانی سے لکھا گیا ہے اور ولایتی کاغذ پر چھپا ہے جن حضرات کو غلطی سے بچنا ہو ضرور اسکی خریداری کرین۔ قیمت فی جلد۔ ۸ر

اصلاح

یہ رسالہ اردو گو شعرا اور انشا پردازون کے حق مین حکم اکسیر رکھتا ہے۔ اسمین متروکات وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت فی

ایضاح

یہ رسالہ اصلاح کی شرح ہے جسمین شاعری کے متعلق جا بجا ایسی باتین ہین جو کسی کتاب مین نہین۔ طرہ یہ کہ اصلاح اور ازاحۃ الاغلاط بھی بعد نظر ثانی اسکے ساتھ چھپی ہے۔ قیمت فی جلد۔ ۶ر

سرمۂ تحقیق

یہ رسالہ اسم بامسمی ہے جسکی دھوم سارے ہندوستان مین مچی ہوئی ہے۔ اسمین معرکۃ الآرا الفاظ کی چھان بین کیگئی ہے اسکے ساتھ نعمت عظمی۔ حل القصیدہ۔ تذکرۃ الشوق۔ دندان شکن۔ طومار التوبیخ بھی شامل ہین قیمت فی جلد ۵

نغمۂ راز

یہ پُر درد مثنوی اردو مین نہایت پاکیزہ خیال کے پیرایے مین نظم ہوئی ہے۔ ملک کی قدردانی سے دوبارہ چھپی ہے۔ نظر ثانی مین بہت کچھ ترمیم ہوئی ہے۔ سونے مین سہاگہ یہ کہ اسکے ساتھ درد جدائی ضمیمہ ...

یادگار وطن

یہ ایک عمدہ تذکرہ ہے جسمین جناب مصنف کی سوانح عمری اور حضرات نیمی کے تراجم اور بارہ کے حالات درج ہین۔ جا بجا بہار اور ... کے مضامین ... نہایت مفید باتین لکھی گئی ہین۔ قیمت فی جلد ۸ر

یہ کل کتابین جناب مولانا موصوف کے یہان سے بہ نشان ... پٹنہ ... بارسال قیمت یا بایجازت ویلو پے ایبل مل سکتی ہین۔